عمران سیریز

بلاسٹنگ اسٹیشن

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

عمران نے کار ہوٹل ذیشان کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اترا کا وہ ابھی کار لاک کر رہی تھا کہ پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر پارکنگ کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کار کو کس نے چرا کر لے جانا ہے مسٹر۔ جو تم مجھے پارکنگ کارڈ دے رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب ہمارے ہوٹل میں پارکنگ کی کوئی فیس نہیں ہوتی اس لئے آپ پریشان نہ ہوں ۔ ویسے یہ کار تو لوگوں کا خواب ہوتی ہے"...... پارکنگ بوائے نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تم نے میرے خالہ زاد قاسم دی گریٹ کی کار نہیں دیکھی ۔ ورنہ تم اسے سرے سے کار کہنے سے ہی انکار کر دیتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پارکنگ کارڈ جیب میں ڈالے وہ مڑ کر ہوٹل ذیشان کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جسم پر آج بڑے طویل عرصے

بعد ٹیکنی کلر لباس تھا چونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس بھی کوئی
کیس نہ تھا اور فور سٹارز بھی فارغ تھے اس لئے آج کل سیکرٹ سروس
کے ممبران ایک دوسرے کو دعوتیں دینے میں مصروف تھے اور آج
ہوٹل ذیشان میں تنویر کی طرف سے دعوت تھی۔ تنویر نے شاید جولیا
کے اصرار پر اسے دعوت دے ڈالی تھی ورنہ عمران جانتا تھا کہ تنویر
اسے دعوت میں بلانے سے ہمیشہ کتراتا تھا۔ اور شاید تنویر کی دعوت
کی وجہ سے عمران خاص طور پر ٹیکنی کلر لباس پہن کر آیا تھا۔ ہوٹل
ذیشان کے مین گیٹ پر موجود دربان نے اسے دیکھتے ہی بڑے مؤدبانہ
انداز میں سلام کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ ہوٹل ذیشان
میں چونکہ عمران کی آمدورفت اکثر رہتی تھی اس لئے یہاں کا سارا عملہ
اس سے بخوبی واقف تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دربان نے اسے دیکھتے ہی
مسکرا کر سلام کیا اور دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ عمران کے جسم پر جس
ٹائپ کا لباس تھا۔ اس پر اگر وہ دربان اسے جانے سے نہ روکتا تو
بہرحال ناک بھوں ضرور چڑھاتا۔

"کیا حال ہے تمہارا شبیر"...... عمران نے رک کر دربان سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"جی اللہ کا فضل ہے صاحب آپ کو دعائیں دیتے ہیں"...... دربان
نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا بیٹے کی ٹیکسی ٹھیک چل رہی ہے ناں کوئی گڑ بڑ تو
نہیں"...... عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سا نوٹ نکالتے

ہوئے کہا۔

"بالکل فسٹ کلاس چل رہی ہے صاحب۔ جناب اب تو ہم نے اپنا
گھر بھی پکا بنوا لیا ہے"...... دربان نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"اچھا پھر تو مبارک ہو۔ اپنی ماں کو میرا سلام کہہ دینا۔ کسی روز
آؤں گا انہیں پوچھنے"...... عمران نے جیب سے نکالا ہوا نوٹ شبیر کی
جیب میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا اور خود ہی دروازہ کھول کر تیزی
سے اندر داخل ہو گیا۔ شبیر اس کا پرانا واقف تھا۔ اس کا بیٹا بھی پہلے
اس ہوٹل میں ملازم تھا لیکن پھر ایک ایکسیڈنٹ میں اس کی ایک
ٹانگ خراب ہو گئی اور وہ معذور ہو کر رہ گیا۔ عمران کو جب پتہ چلا تو
اس نے خصوصی طور پر ایک ایسی ٹیکسی ایکریمیا سے منگوا کر اسے دی
جسے وہ ایک ٹانگ سے آسانی سے چلا سکتا تھا اس طرح اس نے اس گھر
بیٹھے معذور اور بال بچے دار نوجوان کو دوبارہ کام پر لگا دیا تھا۔ اس لئے
اس نے شبیر سے اس کا حال پوچھا تھا۔ ہال آدھے سے زیادہ خالی تھا۔
عمران جیسے ہی اندر داخل ہوا ایک کونے سے اس نے صفدر کا ہاتھ
اونچا ہوتے دیکھا تو وہ مڑ کر تیزی سے اس طرف کو چل پڑا جدھر صفدر
اور دوسرے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ یا اہالیان ذیشان۔ بہ دعوت
تنویر"...... عمران نے قریب جا کر بڑے خضوع و خشوع سے اور بلند
آواز میں کہا تو ہال میں بیٹھے ہوئے افراد چونک کر اس کی طرف دیکھنے

لگے۔

"دیکھا اسی لئے میں کہتا تھا کہ اسے نہ بلاؤ اس نے دعوت کو عذاب بنا دینا ہے"....... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ نوواردہال ذیشان"....... صفدر نے کھڑے ہو کر سر جھکاتے ہوئے اسی لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ماشاء اللہ چشم بددور۔ اگر اتنی فارسی آگئی ہے تو انشاء اللہ جلد ہی عربی بھی آجائے گی اور پھر خطبہ نکاح کا مسئلہ حل ہو ہی جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"ہم آپ کے منتظر تھے عمران صاحب"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا صفدر کے یہاں موجود ہونے کے باوجود"....... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"دیکھو عمران اگر تم نے اسی طرح بکواس کرنی ہے تو"۔ تنویر نے ایک بار پھر بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنویر تم میزبان ہو۔ کیا اب میں یہ سمجھوں کہ تمہیں آداب میزبانی بھی نہیں آتے"....... جولیا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار فقرہ نامکمل چھوڑ دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئی ایم سوری"....... تنویر نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا

"کمال ہے اس قدر فرمانبرداری تو شاید ہدایت نامہ بیوی میں بیویوں کے لئے بھی درج نہ ہو گی جتنی تم دکھا رہے ہو۔ ویسے یہ میزبان شاید فیل بان شتربان ٹائپ کا لفظ ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران بھی اسی قافیے میں آتا ہے"....... صدیقی نے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ عمران کے فیل بان شتربان کہنے پر تنویر کا چہرہ قدرے بگڑ گیا تھا لیکن صدیقی کے جواب سے اس کا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا۔

"آپ نے کیا فرمایا ہے مہربان"....... عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور محفل ایک بار پھر زعفران زار ہو گئی۔

"عمران صاحب اس دعوت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ہر آدمی اپنی مرضی کا کھانا کھائے گا۔ ہم سب نے اپنا اپنا مینو بتا دیا ہے۔ آپ بھی بتا دیں تاکہ کھانا سرو ہو سکے"....... صفدر نے کہا۔

"جو میرے مہربان۔ میزبان۔ ذیشان نے اپنے لئے پسند کیا ہو وہی میرے لئے بھی منگوا لو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میں نے اپنے لئے زہر پسند کیا ہو تو پھر"....... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید اپنے طور پر عمران کو زچ کرنے کے لئے یہ فقرہ کہا تھا۔

"تو پھر میرا حصہ بھی تم کھا لینا۔ تاکہ معاملہ کنفرم ہو جائے"۔ عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور ایک بار پھر قہقہے گونج اٹھے اور تنویر

بے اختیار ہنس پڑا۔اس نے ایک طرف کھڑے ویٹر کو اشارہ کیا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس کی طرف بڑھ آیا۔

"جو مینو میں نے اپنے لئے بتایا ہے وہی ان صاحب کے لئے بھی لے آؤ"...... تنویر نے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب اب دعوت دینے کی باری آپ کی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باری کی کیا ضرورت ہے۔ میری طرف سے دعوت عام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آموں کا تو موسم نہیں ہے آج کل"...... اس بار نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔اس نے دعوت عام کے لفظ کو آم میں بدل دیا تھا۔

"آم خوری اور آدم خوری میں صرف حرف "د" زائد ہے اور دعوت کا لفظ بھی "ا" سے ہی شروع ہوتا ہے۔اس لئے آم خوری کی دعوت آدم خوری کی دعوت بھی بن سکتی ہے اس لئے سوری"...... عمران بھلا جواب دینے میں کہاں پیچھے رہنے والا تھا اور سب عمران کی اس انداز کی توجیہہ پر بے اختیار ہنس پڑے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی۔اچانک ہوٹل کا سپروائزر ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون اٹھائے ان کے قریب پہنچ گیا۔

"عمران صاحب آپ کی کال"...... سپروائزر نے بڑے مؤدبانہ لہجے

میں کہا اور کارڈلیس فون کی طرف بڑھا دیا۔

"واہ کسی اور دعوت کی کال ہے شاید"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں صاحب ابھی ابھی جوانا کا فون آیا ہے۔ جوزف کو رانا ہاؤس سے جبراً اغوا کر لیا گیا ہے اور جوانا شدید زخمی ہے۔ وہ فون کے دوران ہی بات کرتے کرتے بے ہوش ہو گیا ہے۔ میں نے آپ کو فون کرنے سے پہلے ڈاکٹر صدیقی کو فون کر دیا ہے اور اب میں خود رانا ہاؤس جا رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم نے اچھا کیا کہ ڈاکٹر صدیقی کو فون کر دیا۔ میں پہنچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور فون آف کرتے ہوئے میز پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... سب نے عمران کے چہرے کو دیکھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"رانا ہاؤس پر حملہ ہوا ہے۔جوزف کو اغوا کر لیا گیا ہے اور جوانا شاید زخمی ہے سلیمان کو فون کرنے کے دوران ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔آئی ایم سوری تنویر مجھے فوراً جانا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم سب چلتے ہیں"...... باقی ساتھی بھی تیزی سے اٹھ کھڑے

ہوئے۔

" نہیں تم کھانا کھاؤ۔ سلیمان نے ڈاکٹر صدیقی کو فون کر دیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب تک جوانا کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہو گا میں وہیں جا رہا ہوں "...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار آندھی اور طوفان کی طرح اڑتی ہوئی رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرسی پر نیم دراز غیر ملکی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اندر آنے والا بھی غیر ملکی تھا۔

" کوئی اطلاع آئی ہے سمتھ "...... آنے والے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں آئی باس "...... کمرے میں موجود نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب تک اطلاع تو آجانی چاہئے تھی "...... غیر ملکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی سمتھ بھی کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اب اس کے بیٹھنے کا انداز پہلے سے مختلف تھا۔ پہلے وہ نیم دراز تھا تو اب وہ مؤدبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

" باس میرا خیال ہے کہ قلعہ نما عمارت میں کوئی خاص سسٹم

نصب ہوں گے اس لئے گروپ کو مشکل پیش آسکتی ہے"۔ سمتھ نے کہا۔

"وہ تمام سامان ساتھ لے گئے ہیں اور یہ ان کے لئے کوئی نیا کام نہیں ہے"...... باس نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے جلدی سے اٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس نارمنڈ بول رہا ہوں"...... باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کراؤن بول رہا ہوں باس جوزف کو سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"وہاں ایک ایکریمی موجود تھا اس نے مزاحمت کی کوشش کی تو میں نے اسے گولی مار دی۔ اس کے علاوہ اور کوئی پرابلم پیش نہیں آیا"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"کوئی نگرانی وغیرہ"...... باس نے پوچھا۔

"نو باس"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں پہنچ رہا ہوں"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرے ساتھ آؤ سمتھ"...... باس نے کہا تو سمتھ جو اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ سر ہلاتا ہوا باس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک سرخ رنگ کی کار میں بیٹھے شہر سے باہر جانے والی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سمتھ تھا جبکہ

باس سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد سمتھ نے ایک سائیڈ روڈ پر کار موڑی اور پھر تھوڑی دور آگے جانے کے بعد وہ ایک فیکٹری کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ کھلونے بنانے والی فیکٹری تھی۔ اس کا گیٹ بند تھا سمتھ نے گیٹ کے سامنے پہنچ کر کار روکی تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک غیر ملکی باہر آگیا۔ اس نے سمتھ اور باس کو دیکھا تو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا چند لمحوں بڑا پھاٹک کھل گیا اور سمتھ کار اندر لے گیا ایک برآمدے کے سامنے پہنچ کر سمتھ نے کار روکی۔ برآمدے میں دو مشین گنوں سے مسلح غیر ملکی کھڑے ہوئے تھے کار رکتے ہی باس نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ سمتھ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک دیوار کے ساتھ زنجیروں سے جکڑا ہوا جوزف موجود تھا لیکن اس کا جسم ڈھیلا اور گردن جھکی ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش تھا۔ تہہ خانے میں ایک لمبے قد اور قدرے پھیلے ہوئے جسم کا آدمی موجود تھا۔

"یہی ہے جوزف کراؤن"...... باس نے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ یہی ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوکے اسے ہوش میں لے آؤ"...... باس نے کہا تو کراؤن نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے

آگے بڑھ کر شیشی کا دہانہ جوزف کی ناک سے لگا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور ڈھکنا بند کر کے اس نے شیشی کو واپس جیب میں ڈال لیا۔چند لمحوں بعد ہی جوزف کے ڈھیلے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔ باس خاموش کھڑا اسے ہوش میں آتا دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم سیدھا ہو گیا۔اب وہ حیرت سے سامنے کھڑے باس اس کے پیچھے کھڑے سمتھ اور ساتھ کھڑے ہوئے کراؤن کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے گردن گھمائی ایک نظر تہہ خانے اور پھر اپنے جسم کے گرد موجود زنجیروں کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ستے ہوئے چہرہ پر یکلخت مسکراہٹ سی تیرنے لگی۔

"تمہارا نام جوزف ہے"...... باس نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صرف جوزف نہیں جوزف دی گریٹ کہو"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ۔آدمی کو اسی طرح بہادر اور دلیر ہونا چاہئے۔بہرحال جوزف دی گریٹ ہم نے تمہیں اس لئے اس قلعہ نما عمارت سے اغوا کرایا ہے کہ تم مجھے بتا دو کہ آج سے ایک ہفتہ قبل شوالا نے جو فائل تمہارے حوالے کی تھی وہ اس وقت کہاں ہے"...... باس نے کہا تو جوزف چونک پڑا۔

"شوالا۔فائل۔کیا مطلب"...... جوزف نے حیران ہو کر کہا۔

"دیکھو میرے سامنے اداکاری کرنے کی کوشش مت کرو۔میں ابھی تک تمہیں اس لئے کچھ نہیں کہہ رہا مجھے براہ راست تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔مجھے صرف وہ فائل چاہئے اور شوالا کو ہم نے پکڑ لیا تھا اس نے تمہارے متعلق بتایا ہے۔تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تم نے وہ فائل کہاں رکھی یا کس کو دی ہے۔اس کے بعد تم فارغ"...... باس نے کہا۔

"شوالا مجھے ملا ضرور تھا۔میں اپنے ساتھی جوانا کے ساتھ ہوٹل گیا تھا۔وہاں اتفاقاً شوالا مجھ سے ٹکرا گیا۔چونکہ وہ میرا پرانا واقف تھا اس لئے ہم بیٹھے باتیں کرتے رہے۔شوالا کو میں نے کھانا کھلایا۔اس نے مجھے بتاتا تھا کہ وہ آج کل ایکریمیا میں کسی بین الاقوامی تنظیم سے وابستہ ہے اور اسی کے کام کے سلسلے میں یہاں آیا ہوا ہے لیکن چونکہ مجھے اس کی تنظیم سے کوئی واسطہ نہ تھا اس لئے میں نے اس سے اس بارے میں پوچھ گچھ نہ کی اور نہ ہی اس نے خود کچھ بتایا اس کے بعد وہ چلا گیا۔نہ ہی اس نے مجھے کوئی فائل دی اور نہ کسی فائل کا ذکر کیا"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا تو کہنا ہے کہ اس نے فائل تمہیں دی ہے کہ یہاں سے واپس جاتے ہوئے فائل تم سے لے لے گا اور اس نے ہمیں اس قلعہ نما عمارت کا پتہ بتایا جہاں تمہاری رہائش ہے اور پھر جب ہم نے نگرانی کی تو تم واقعی اس عمارت میں رہائش پذیر تھے اور اب تمہیں وہیں سے ہی لایا گیا ہے اگر شوالا کی ملاقات تم سے ہوٹل میں ہوتی تو

پھر اسے اس عمارت کا اور تمہاری رہائش کا کیسے علم ہو جاتا"۔ باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شوالا نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔ جہاں تک اس عمارت کا تعلق ہے تو اس کا پتہ میں نے اسے بتایا تھا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ وہ جاتے وقت مجھ سے مل کر جائے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"دیکھو جوزف ہمیں وہ فائل ہر قیمت اور ہر صورت میں چاہئے۔ اس لئے یا تو تم بتادو کہ فائل کہاں ہے یا پھر کوئی ایسا کلیو دے دو جس سے ہم اس فائل تک پہنچ سکیں۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری ایک ایک ہڈی بھی توڑی جا سکتی ہے"...... باس کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"جب مجھے معلوم ہی نہیں تو میں کیا بتاؤں گا"...... جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور ایک مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔

"چیف کی کال آئی ہے باس"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ باس نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو چیف کالنگ اوور"...... بٹن پریس ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

"یس نارمنڈ بول رہا ہوں اوور"...... باس نے جواب دیا۔

"نارمنڈ وہ فائل مل گئی ہے۔ شوالا نے وہ فائل یہیں ایک بیکری والے کے پاس رکھوائی تھی اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا کس طرح علم ہوا اس فائل کا اوور"...... باس نے چونک کر کہا۔

"اس بیکری والے نے شوالا کے مقررہ وقت تک نہ آنے پر شوالا کے ایک ساتھی سے فون پر بات کی اور اسے فائل کے متعلق بتایا تو اس ساتھی نے مجھے فون کر دیا اس طرح بیکری والے سے وہ فائل حاصل کر لی گئی ہے اوور"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ اس فائل کو مجھ تک پہنچانے کی بجائے اس میں درج پتہ ٹرانسمیٹر پر ہی بتادیں تاکہ میں یہ کام فوری طور پر نمٹا سکوں اوور"...... نارمنڈ نے کہا۔

"گلشن کالونی کوٹھی نمبر سیون اے بلاک اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے اب کام ہو جائے گا۔ مزید کوئی ہدایت اوور"۔ نارمنڈ نے کہا۔

"نہیں۔ باقی سب کام پہلے کی ہدایت کے مطابق ہونا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ باس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر مڑ گیا۔ سمتھ اس کے ساتھ ہی تھا۔

"سمتھ جا کر کراؤن کو بلالاؤ"...... باس نے سمتھ سے کہا اور سمتھ

سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا جب کہ باس کمرے سے باہر نکلا اور باہر پورچ کی طرف بڑھ گیا کچھ دیر بعد سمتھ اور کراؤن وہاں پہنچ گئے۔

"یس باس"...... کراؤن نے کہا۔

"چیف کی کال آئی ہے۔ فائل وہیں سے ہی مل گئی ہے۔ چیف نے اس میں درج پتہ بتا دیا ہے اور یہ پتہ ہے گلشن کالونی کوٹھی نمبر سیون اے بلاک۔ تم فوری طور پر اس کوٹھی پر ریڈ کرو اور وہاں سے ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کر کے اسے پروگرام کے مطابق گارش پہنچا دو تاکہ پراجیکٹ پر کام شروع ہو سکے۔ ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کرنے کے بعد مجھے ہیڈ کوارٹر فون کر دینا تاکہ میں بھی گارش روانہ ہو سکوں"۔ باس نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس جوزف کے بارے میں کیا حکم ہے اسے گولی مار دی جائے"...... کراؤن نے کہا۔

"ظاہر ہے اب ہم نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا"...... باس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے باس"...... کراؤن نے جواب دیا اور باس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ سمتھ بھی اس کے ساتھ تھا۔

عمران ہوٹل ذیشان سے سیدھا رانا ہاؤس پہنچا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی ڈاکٹر صدیقی اپنے آدمیوں کے ذریعے جوانا کو وہاں سے لے جا چکا تھا جب کہ سلیمان وہاں موجود تھا۔

"صاحب جوانا کی حالت بے حد نازک ہے۔ میں جب یہاں پہنچا تو ایمبولینس میں جوانا کو لے جایا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے مجھے اتنا بتایا کہ جوانا کی حالت نازک ہے اور پھر وہ چلے گئے میں آپ کے انتظار میں یہاں رک گیا ہوں"...... سلیمان نے عمران کی کار رکتے ہی کھڑکی کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"تم رانا ہاؤس کا خیال رکھو میں ہسپتال جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال پہنچ چکا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی ابھی آپریشن روم میں تھے اور جوانا کا آپریشن جاری تھا۔ عمران آپریشن روم کے باہر ٹہلنے لگا۔ اس کے چہرے پر

پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے تھوڑی دیر بعد ہی سیکرٹ سروس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے دعوت کینسل کر دی اور سیدھے یہاں آئے ہیں۔

"یہ سب کیسے ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

"جوانا کا آپریشن ہو جائے پھر سوچوں گا"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چونکہ وہ سب جوزف اور جوانا سے اچھی طرح واقف تھے اس لئے سب کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی باہر آگئے۔

"مبارک ہو عمران صاحب جوانا کی زندگی بچ گئی ہے۔ ایک گولی دل کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی جس کی وجہ سے حالت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا ہے اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اس سے بات چیت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ابھی کم از کم چار گھنٹوں بعد ورنہ اس کی حالت اور زیادہ بگڑ بھی سکتی ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آیئے میرے آفس آجایئے۔ میں آپ کو چائے پلواتا ہوں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال نہیں۔ جوانا کی طرف سے اطمینان ہو گیا ہے۔ ابھی اس جوزف کا کھوج نکالنا ہے اسے اغوا کر لیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں عمران صاحب۔ جوزف کی بازیابی کے لئے جدوجہد بھی آپ نے اکیلے تو نہیں کرنی"...... صفدر نے کہا۔

"سب ساتھیوں کی ضرورت نہیں ہے اس لئے صفدر تم اور تنویر میرے ساتھ آجاؤ باقی ساتھی آرام کریں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ہسپتال کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"جوزف کے اغوا ہونے کی بات میری سمجھ میں تو نہیں آ رہی۔ اس کا آخر کیا مقصد ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے خود بھی سمجھ نہیں آ رہی۔ کیونکہ بظاہر تو کوئی کیس بھی نہیں ہے اور اگر کوئی کیس ہوتا بھی سہی تو اس سلسلے سے جوزف کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"رانا ہاؤس میں وہ لوگ داخل کیسے ہوئے ہوں گے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ فی الحال تو کچھ نہیں کہا جا

سکتا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ سلیمان وہیں موجود تھا۔

" صاحب میں نے باہر کے لوگوں سے پوچھا۔ دو کاروں میں چھ افراد تھے۔ چھ کے چھ غیر ملکی تھے۔ انہوں نے کاریں رانا ہاؤس کے گیٹ کے سامنے کھڑی کر دیں۔ انہوں نے کال بیل دی۔ پھاٹک کھلنے پر جوزف باہر آیا تو انہوں نے جوزف کو اٹھا کر ایک کار میں ڈال دیا اسی لمحے جوانا باہر آگیا تو انہوں نے جوانا پر فائر کھول دیا۔ جوانا نیچے گرا تو وہ کاریں لے کر نکل گئے۔ لوگ جوانا کو اٹھانے کے لئے دوڑے تو جوانا نے انہیں روک دیا اور تیزی سے اندر چلا گیا۔ جوانا کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی لیکن پولیس اس وقت آئی جب جوانا ہسپتال جا چکا تھا۔ پولیس آفیسر کو میں نے آپ کا نام بتایا تو وہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔ اور میں نے رانا ہاؤس میں دیکھا یہ جوانا زخمی حالت میں گیٹ سے فون تک گیا ہے اور یہ فون کے دوران ہی وہیں بے ہوش ہو کر گر گیا ہے"...... سلیمان نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کار سے نیچے اترتے ہی اپنی تحقیقاتی رپورٹ سنا دی۔

" کمال ہے تم نے تو باقاعدہ تحقیقات کر ڈالی ہیں لیکن ان غیر ملکیوں کے حلئے اور کاروں کے نمبر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" حلئے بھی عام سے تھے اور کاروں کے نمبر کسی نے دیکھے ہی نہیں صرف اتنا بتایا ہے کہ یہ دونوں کاریں سیاہ رنگ کی تھیں اور نئی اور

بڑی کاریں تھیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

" لیکن جوزف اتنی آسانی سے تو اغوا نہیں ہو سکتا۔ چاہے اسے اغوا کرنے والے چھ تھے یا آٹھ"...... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اسے کوئی چیز سونگھائی گئی ہو گی ورنہ وہ سات آٹھ تو کیا پوری فوج کے لئے کافی تھا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" میرا خیال ہے ہمیں خود بھی باہر لوگوں سے پوچھ گچھ کرنی چاہئے شاید کوئی خاص بات سامنے آجائے"...... عمران نے کہا۔

" ہم دونوں یہ کام کر لیتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور تنویر کو ساتھ لئے وہ تیزی سے واپس گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

" تم فلیٹ پر جاؤ سلیمان۔ تم نے واقعی مجھ سے پہلے ڈاکٹر صدیقی کو فون کر کے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے ورنہ زیادہ خون بہہ جانے سے جوانا ختم ہو جاتا۔ اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے"...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ تو آپ کی واپسی سے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ اس کی حالت خطرے سے باہر ہو چکی ہو گی۔ البتہ میں ایک اور بات آپ کو بتا دوں کہ جوانا نے بے ہوش ہونے سے پہلے فرش پر کوئی لفظ اپنے خون سے لکھا ہے لیکن میری سمجھ میں تو وہ لفظ نہیں آیا۔ آپ دیکھ لیں شاید آپ کی سمجھ میں آجائے"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا دوسرے لمحے وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کے ساتھ ہی اس کمرے

کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ فون کے رسیور پر خون کے نشانات موجود تھے۔

"فون کا رسیور لٹک رہا تھا میں نے اسے کریڈل پر رکھا تھا"۔ سلیمان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن اس کی نظریں فرش پر جمی ہوئی تھیں جہاں واقعی خون سے کوئی لفظ لکھا ہوا تھا لیکن وہ پڑھا نہ جا رہا تھا۔ لیکن چند لمحوں بعد عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اب اس نے یہ لفظ پڑھ لیا تھا۔ نائف بلیڈ۔

"نائف بلیڈ"...... عمران نے ایک دو بار اسے دوہرایا پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا اور اسے یاد آگیا کہ نائف بلیڈ ایکریمیا کی ایک مشہور مجرم تنظیم تھی جو کافی عرصہ پہلے ختم ہو چکی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ اس گروپ میں لازماً کوئی ایسا آدمی شامل تھا جس کا تعلق نائف بلیڈ سے رہا ہو گا اور جوانا اسے پہچان گیا ہو گا اس لئے اس نے نائف بلیڈ کے الفاظ لکھ دیئے ہیں۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر رانا ہاؤس سے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوزف کے اغوا اور جوانا کے زخمی ہونے کی بابت اسے مختصر طور پر بتا دیا۔

"لیکن یہ سب کچھ کیوں ہوا عمران صاحب۔ جوزف کا تو کسی کیس

وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا نے بے ہوش ہونے سے پہلے فرش پر خون کی مدد سے ایک لفظ نائف بلیڈ لکھا ہے۔ مجھے یاد آگیا ہے کہ نائف بلیڈ ایکریمیا کی مشہور مجرم تنظیم رہی ہے لیکن پھر اس کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ ختم ہو گئی ہے یقیناً جوانا نے جوزف کو اغوا کرنے والوں میں سے کسی کو پہچان لیا ہوا کہ اس کا تعلق نائف بلیڈ سے رہا ہو گا۔ تم لائبریری سے اس کی فائل نکالو اور اسے چیک کرو ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر اس تنظیم کے معروف آدمیوں کے نام اور حلیئے درج ہوں اور ہو سکتا ہے کوئی تصویر وغیرہ بھی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کر لیتا ہوں۔ آپ کو کال رانا ہاؤس پر ہی کروں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"صفدر اور تنویر میرے ساتھ ہیں اس لئے کال کے دوران ان کی موجودگی کا خیال رکھنا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھا اور پھر مڑ کر واپس برآمدے میں آگیا۔ سلیمان اس دوران جا چکا تھا تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر آگئے۔

"جو کچھ سلیمان نے بتایا ہے اس سے زیادہ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ حملہ آور ایکریمین تھے"...... صفدر نے کہا۔

"جوانا نے اندر فون روم کے فرش پر اپنے خون سے ایک لفظ

نائف بلیڈ لکھا ہے۔ نائف بلیڈ ایکریمیا کی ہی ایک مجرم تنظیم تھی لیکن
پھر اطلاع ملی کہ وہ ختم ہو گئی ہے۔ میں نے چیف کو فون کر کے کہہ دیا
ہے کہ اگر ان کے پاس نائف بلیڈ کی فائل ہو تو اسے چیک کریں۔ اگر
اس میں نام اور حلیئے درج ہوں تو وہ مجھے فون کر کے بتا دیں۔ ہو سکتا
ہے کہ کوئی حلیہ ایسا مل جائے جسے تلاش کیا جا سکتا ہو"...... عمران
نے کہا اور صفدر اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً دس
منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس سر کچھ پتہ چلا سر اس نائف بلیڈ کے سلسلے میں"...... عمران
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فائل میں دو نام موجود ہیں لیکن نہ ہی ان کے حلیئے درج ہیں اور نہ
ہی کسی قسم کی کوئی تصویر۔ البتہ اس میں یہ درج ہے کہ پاکیشیا میں
نائف بلیڈ کا ایجنٹ مقامی لارڈ کلب کا مالک کرستان ہے"۔ دوسری
طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ دو نام کون سے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کراؤن اور جیکی اور ان کے بارے میں درج ہے کہ یہ دونوں
نائف بلیڈ کے انتہائی سرکردہ رکن ہیں"...... ایکسٹو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر
رکھا اور تیزی سے دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس

نے الماری کھولی اور اس کے اندر سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے
میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی
ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر
دی۔

"یس باس ٹائیگر اٹنڈنگ یو اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر
سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یہاں کوئی لارڈ کلب بھی ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس لارڈ کلب کے مالک کرستان سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور وہ بھی
فوراً اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس کرستان اب لارڈ کلب کا مالک نہیں ہے۔ تین سال پہلے
اس نے لارڈ کلب فروخت کر دیا تھا۔ اب اس نے ٹیلی روڈ پر الگ
کلب بنایا ہوا ہے اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"چلو وہ کلب سہی۔ مقصد اس کرستان سے پوچھ گچھ ہے اوور"
عمران نے کہا۔

"باس کرستان میرا خاص دوست ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ سلسلہ
کیا ہے ہو سکتا ہے کہ میں اس سے فون پر ہی معلومات حاصل کر لوں
اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"ایکریمیا میں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم نائف بلیڈ کی کسی
زمانے میں بڑی شہرت تھی۔ پھر اطلاعات ملیں کہ یہ تنظیم ختم ہو گئی

ہے کرستان پاکیشیا میں اس نائف بلید کے لئے کام کرتا تھا۔ آج رانا ہاؤس پر چھ ایکریمیوں نے جو دو سیاہ رنگ کی کاروں میں سوار تھے حملہ کیا ہے۔ وہ جوزف کو اغوا کر کے لے گئے ہیں جب کہ جوانا پر انہوں نے فائر کھول دیا۔ جوانا اس وقت ہسپتال میں ہے اور ابھی بات چیت کے قابل نہیں ہوا البتہ جوانا نے بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے خون سے فرش پر نائف بلیڈ کے الفاظ لکھے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس حملہ آور گروپ میں کوئی آدمی ایسا شامل تھا جسے جوانا نائف بلیڈ کے حوالے سے جانتا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی کلیو نہیں مل رہا اور میں نے فوری طور پر جوزف کو حملہ آوروں سے برآمد کرنا ہے۔ سیکرٹ سروس کی فائل میں نائف بلیڈ کے صرف دو ناموں کا حوالہ درج ہے۔ ایک کراؤن اور دوسرا جیکی ہو سکتا ہے کہ کرستان کو اس بارے میں کوئی معلومات حاصل ہوں اوور"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں باس اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"رانا ہاؤس سے اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں باس صرف پانچ منٹ کے اندر آپ کو فون پر کال کرتا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"...... عمران نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر واقعی ابھی پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ فون کی

گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس کرستان سے میں نے معلوم کر لیا ہے۔ نائف بلیڈ کا کراؤن دارالحکومت میں موجود ہے۔ گو وہ کرستان سے ملا تو نہیں لیکن کرستان نے اسے اب سے ایک گھنٹہ پہلے راجر روڈ کی ایک عمارت سے کار میں نکلتے دیکھا ہے۔ چونکہ اس کے ساتھ اور ایکریمی بھی تھے اس لئے ان کے درمیان بات چیت نہیں ہو سکی"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"اس عمارت کا محل وقوع"...... عمران نے پوچھا۔

"راجر روڈ پر سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ بقول کرستان اس کے پھاٹک پر کسی ڈاکٹر آرنلڈ کا بورڈ لگا ہوا اس نے دیکھا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے تم وہیں پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ ایک کلیو تو ملا"...... عمران نے صفدر اور تنویر سے کہا اور تینوں ہی تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

باس اور اس کے ایک ساتھی کے کمرے سے جانے کے بعد وہاں
ایک آدمی رہ گیا تھا جسے باس نے کراؤن کے نام سے پکارا تھا۔

" تم لوگوں کا تعلق کسی تنظیم سے ہے"...... جوزف نے کراؤن
سے مخاطب ہو کر کہا۔

" خاموش رہو۔ یہ باس تھا جو تم سے اس طرح دوستوں کی طرح
باتیں کر رہا تھا۔ میں تو تم جیسوں کی ہڈیاں توڑنا زیادہ پسند کرتا
ہوں"...... کراؤن نے بڑے سرد لہجے میں کہا تو جوزف کی آنکھوں میں
جیسے غصے کے شعلے سے بھڑک اٹھے۔

" تم۔ تم جوزف دی گریٹ کی توہین کر رہے ہو حقیر کیڑے"۔
جوزف نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا تو کراؤن نے ایک جھٹکے
سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا
کمرے میں وہ آدمی داخل ہوا جو باس کے ساتھ واپس چلا گیا تھا۔

" باس نے آپ کو بلایا ہے"...... اس آدمی نے کہا تو کراؤن نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑی زہریلی نظروں سے جوزف کی طرف دیکھا اور
ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے تہہ خانے
کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے پیچھے وہ آدمی بھی باہر چلا
گیا۔ اب جوزف اکیلا تھا۔ ان کے باہر جاتے ہی جوزف نے اپنے
بازوؤں کے گرد بندھی ہوئی زنجیروں کو زور دار جھٹکے دینے شروع کر
دیئے۔ اس کراؤن نے جس انداز میں اس کی تحقیر کی تھی اور جن
نظروں سے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا اس نے جوزف کے دل میں
الاؤ دہکا دیا تھا۔ گو زنجیریں خاصی موٹی اور مضبوط تھیں اور انہیں جکڑا
بھی اس انداز میں گیا تھا کہ جوزف کے لئے زیادہ حرکت کرنا بھی بظاہر
مشکل تھا لیکن جوزف مسلسل اپنے بازوؤں کو آگے کی طرف جھٹکے دیتا
رہا۔ اور پھر دو تین جھٹکوں کے بعد جب زنجیریں ذرا سی ڈھیلی پڑیں تو
جوزف نے ہونٹ بھینچ کر اور زیادہ طاقت سے جھٹکے دینے شروع کر
دیئے۔ اور پھر ایک کڑاکا سا ہوا اور جوزف کا ایک بازو زنجیر کی گرفت
سے آزاد ہو گیا۔ دیوار میں نصب کنڈا ہی جوزف کے زور دار جھٹکوں کی
وجہ سے باہر آ گیا تھا اس طرح وہ پوری زنجیر ہی کھل گئی تھی۔ جوزف
نے بازو آزاد ہوتے ہی تیزی سے اپنا ہاتھ دوسرے بازو پر موجود زنجیر
میں پھنسایا اور زور دار جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے ایک
اور کڑاکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو بھی آزاد ہو گیا۔ اب
صرف اس کا جسم زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا جب کہ اس کے دونوں بازو

آزاد ہو چکے تھے۔ چونکہ بازوؤں کے گرد موجود زنجیریں علیحدہ علیحدہ
بندھی ہوئی تھیں جب کہ جسم کے گرد زنجیریں علیحدہ تھیں۔ جسم کے
گرد موجود زنجیریں دائیں ہاتھ پر موجود ایک کنڈے میں جا کر ختم ہو
رہی تھیں اور جوزف نے دیکھ لیا تھا کہ اس میں سے ایک کنڈے پر
بٹن لگا ہوا ہے۔ اس نے بازو موڑا اور اپنا ہاتھ اس بٹن تک لے جا کر
اس نے جیسے ہی بٹن پریس کیا کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کنڈا درمیان
سے کھل کر دیوار میں نصب کنڈے سے باہر آگیا اور اس کے ساتھ ہی
زنجیر کھڑکھڑاتی ہوئی کھل گئی۔ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے
جسم کو چکر دے کر زنجیر کھولنی شروع کر دی۔

"ارے تم آزاد ہو گئے"...... اچانک جوزف کو چیختی ہوئی آواز سنائی
دی۔ اس وقت جوزف زنجیر کھولنے کے لئے وہ چکر کاٹ رہا تھا اور اس
کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ وہ تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت
پے در پے دو دھماکے ہوئے اور جوزف کو یوں محسوس ہوا جیسے دو دہکتی
ہوئی سلاخیں اس کی پشت کے اندر گھس گئی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی
اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کے اندر کوئی ایٹم بم پھٹ پڑا
ہو اور بس یہ آخری احساس تھا جو اسے ہوا اس کے بعد اس کا ذہن
تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ اس کے جسم
میں درد کی تیز لہر سی دوڑ گئی ہے۔ اس تیز لہر نے اس کے ذہن پر چھائی
ہوئی تاریکی کو قدرے مدھم کر دیا تھا۔

"مر گیا ہے باس"...... ایک ہلکی سی آواز جوزف کے کانوں میں

پہنچی۔

"ہونہہ بڑا جوزف دی گریٹ بن رہا تھا حقیر کیڑا"...... ایک اور
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں ایک بار پھر درد کی
تیز لہر دوڑ گئی اور اس بار اس کے ذہن پر موجود تاریکی تیزی سے دھند
میں بدلتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں
اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکلی۔ اس نے
ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن میں دھماکے
سے ہو رہے تھے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس جو اس
کے گلے میں پھنس سا گیا تھا اب آہستہ آہستہ جاری ہو گیا ہو۔ البتہ
اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ وہ اسی تہہ خانے میں پشت کے بل زمین پر
پڑا ہوا ہے۔ اس کی کمر میں بے پناہ درد اور تیز ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔
اس نے ایک بازو زمین پر لگانے کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا کہ اس
کے بازو کے نیچے خون ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اٹھنے لگا۔ درد کی تیز لہروں
نے اسے بے جان سا کر دیا لیکن اس نے ہمت کی اور پھر آہستہ آہستہ وہ
اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب اس کے ذہن میں وہ آوازیں
واضح ہو گئی تھیں اور اسے احساس ہوا کہ ان میں سے ایک آواز اسی
کراؤن کی تھی اور شاید اس نے نفرت سے جوزف کے پہلو پر بوٹ سے
ٹھوکر ماری تھی جس کی وجہ سے درد کی تیز لہر اس کے جسم میں دوڑی اور
اس درد کی تیز لہر نے ہی اس کے ڈوبتے ہوئے ذہن کو روشنی کی طرف
واپسی میں مدد کی تھی جب اسے پوری طرح احساس ہو گیا کہ وہ زندہ

ہے اور تہہ خانہ خالی ہے تو اس نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور پھر آہستہ آہستہ وہ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اسے خاصی کمزوری سی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کی ٹانگیں بھی کپکپا رہی تھیں اور اسے چکر بھی آ رہے تھے لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر جب اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے اس جگہ پر خون کا تالاب سا نظر آیا جہاں اس کی پشت تھی۔ پشت سے اب بھی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اور ذہن ابھی تک پوری طرح صاف نہیں ہوا تھا اسے احساس ہو رہا تھا کہ پشت پر جہاں گولیاں لگی تھیں وہاں سے خون مسلسل بہہ رہا ہے۔ البتہ اتنی بات اب اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ اس کے جسم سے خون نکل رہا تھا مردہ سمجھ کر کیسے چھوڑ گئے اور چونکہ وہ پشت کے بل گرا ہوا تھا اس لئے زخموں سے نکلنے والا خون اس کی پشت کے نیچے ہی جمع ہوتا رہا اور انہیں خون نکلتا نظر نہ آ سکا تھا اور انہوں نے اس کی حالت دیکھ کر ہی سمجھ لیا کہ وہ مر چکا ہے۔ اس نے آہستہ آہستہ قدم اٹھایا۔ قدم اٹھاتے ہی اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ بے اختیار لڑکھڑا کر گرنے لگا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"میں جوزف ہوں۔ جوزف دی گریٹ۔ میں شیر ہوں شیر۔ یہ کتے مجھے نہیں مار سکتے۔ کتے نہیں مار سکتے"...... جوزف نے بے اختیار بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے محسوس کیا کہ یہ فقرے اس کی زبان سے ادا ہوتے ہی اس کے ذہن میں روشنی کے جھماکے سے ہونے لگے

ہیں۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے قوت اور توانائی کی لہریں درد کی لہروں پر غلبہ حاصل کرتی جا رہی ہوں۔ اس نے بے اختیار قدم آگے بڑھائے اور پھر وہ آسانی سے چلتا ہوا دروازے تک پہنچ گیا لیکن دروازے تک پہنچتے ہی اسے یکلخت ایک زوردار چکر آیا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوم کر پہلو کے بل نیچے گرا اور ایک بار پھر اس کے ذہن پر تاریک چادر پھیلتی چلی گئی۔ پھر جس طرح تاریک بادلوں میں بجلی کی لہریں دوڑتی ہیں اس طرح اس کے تاریک ذہن میں پھر روشنی کی لہریں سی دوڑنے لگیں اور پھر یہ روشنی تیز ہوتی چلی گئی اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔

"آپ کو ہوش آ گیا ویری گڈ"...... ایک نسوانی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے کسمسا سا گیا کہ اس کا جسم حرکت نہ کر رہا تھا۔ لیکن اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کسی نرم سے بستر پر پہلو کے بل لیٹا ہوا ہے اور چند لمحوں بعد ہی اسے پوری طرح احساس ہو گیا کہ وہ اس تہہ خانے کی بجائے کسی ہسپتال میں موجود ہے۔ سامنے ہی کمرے کا دروازہ تھا۔ اس کی نظریں دروازے پر ہی تھیں کہ دروازہ کھلا اور اسے عمران کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ مر کر دوبارہ زندہ ہوا ہے۔

"تمہیں ہوش آ گیا جوزف۔ مبارک ہو"...... عمران نے قریب آتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا

"باس یہاں مجھے کون لے آیا ہے"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام میرے علاوہ اور کون کر سکتا ہے۔ تم اس تہہ خانے کے دروازے کے ساتھ ہی گرے پڑے تھے۔ تمہاری حالت بے حد خراب ہو گئی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم بروقت پہنچ گئے تھے۔ بہرحال اس بار شاید دونوں بلیک سٹارز کے ستارے اکٹھے ہی گردش میں آگئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دونوں کیا مطلب باس"...... جوزف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جوانا بھی اسی ہسپتال میں داخل ہے وہ بھی مرتے مرتے بچا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ تو۔ انہوں نے جوانا کو بھی اغوا کیا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"اسے اغوا نہیں کیا۔ یہ اعزاز صرف تمہیں ہی حاصل ہوا ہے اس پر تو انہوں نے رانا ہاؤس کے گیٹ پر ہی فائر کھول دیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس کال بیل بجنے پر میں جیسے ہی باہر نکلا اچانک میری ناک پر غبارہ سا پھٹا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں تہہ خانے میں زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا"...... جوزف نے اس طرح شرمندہ سے لہجے میں کہا جیسے اغوا ہو جانا اس کے لئے انتہائی شرم کا باعث ہو۔

"مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہی ہوا ہو گا ورنہ تم جیسے آدمی کو اغوا کرنا

آسان نہیں ہے۔ بہرحال اب تم مجھے بتاؤ کہ وہاں کیا ہوا۔ کیا کیا باتیں ہوئیں پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"باس جب مجھے ہوش آیا تو میں زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ یہ ایک تہہ خانہ تھا میرے سامنے تین افراد موجود تھے ان میں سے ایک کا نام کراؤن تھا یہ وہ آدمی تھا جو اغوا کرنے والوں میں شامل تھا۔ کیونکہ بے ہوش ہونے سے پہلے میں نے اسے دیکھا تھا۔ دو اور آدمی تھے جن میں ایک کا نام بعد میں سمتھ بتایا گیا اور دوسرا باس تھا۔ باس نے مجھ سے پوچھ گچھ کی"...... جوزف نے پوری تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"جو جو باتیں ہوئیں وہ پوری تفصیل سے بتاؤ بلکہ کوشش کرو کہ حرف بحرف دوہرا سکو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے باس اور اپنے درمیان ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اس کے بعد باس کو بتایا گیا کہ چیف کی کال ہے۔ وہ باس اس آدمی سمتھ کے ساتھ باہر چلا گیا جب کہ کمرے میں وہ آدمی کراؤن رہ گیا میں نے اس سے ان کی تنظیم کی بابت پوچھنے کی کوشش کی تو اس نے انتہائی حقارت بھرے انداز میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ لگتا تھا کہ وہ مجھ پر فائر کھولنے والا ہے کہ وہ سمتھ آگیا۔ وہ اسے بلا کر اپنے ساتھ لے گیا۔ ان کے باہر جانے پر میں نے اپنے آپ کو آزاد کروانے کی جدوجہد شروع کر دی۔ پہلے میں نے اپنے دونوں بازو آزاد کرائے پھر جسم پر بندھی ہوئی زنجیر کھولی اور اس بھاری زنجیر سے آزاد ہونے کے لئے مجھے چکر لگانے پڑے۔

پھر اس چکر کے دوران جب کہ میری پشت دروازے کی طرف تھی۔ مجھے کسی آدمی کی حیرت سے بولنے کی آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ میں گھومتا مجھ پر فائر کھول دیا گیا اور گولیاں میری پشت پر لگیں اور میں بے ہوش ہو گیا پھر مجھے ہوش آیا تو میں فرش پر پڑا تھا۔ میں اٹھا اور ابھی دروازے تک پہنچا تھا کہ پھر گر پڑا اور اب ہوش مجھے یہاں آیا ہے"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اسی لئے تمہیں پشت پر گولیاں ماری گئی ہیں۔ میری سمجھ میں یہی بات نہ آ رہی تھی کہ تمہیں گولیاں پشت پر کیسے لگی ہیں۔ لیکن کیا واقعی شوالا نے تم سے کسی فائل کا ذکر نہیں کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس کسی فائل کا ذکر تک نہیں ہوا۔ جوانا میرے ساتھ تھا آپ بے شک اس سے پوچھ لیں"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن تم نے شوالا کو رانا ہاؤس کا پتہ کیوں دیا تھا"...... عمران کا لہجہ ناخوشگوار سا تھا۔

"یہ پتہ جوانا نے دیا تھا۔ شوالا ہم سے دوبارہ ملنا چاہتا تھا میں نے اسے ٹالنے کی کوشش کی تو جوانا نے اسے کہہ دیا کہ اگر وہ ملنے آئے تو رانا ہاؤس آجائے۔ پھر میں خاموش ہو گیا"...... جوزف نے کہا۔

"یہ شوالا کون ہے اور تمہارا دوست کیسے تھا"...... عمران نے کہا۔

"آپ سے ملنے سے پہلے کا واقف ہے اور اتنے طویل عرصے بعد اچانک اس ہوٹل میں آ ملا۔ میں نے تو اسے پہچانا بھی نہ تھا لیکن اس

نے مجھے پہچان لیا اور پھر جب اس نے مجھے سابقہ حوالے دیئے تو میں بھی اسے پہچان گیا۔ اتنے طویل عرصے بعد کی ملاقات پر میں نے اخلاقاً اسے کافی پلوائی اس نے بتایا کہ وہ آج کل ایکریمیا کی کسی نیم سرکاری تنظیم سے وابستہ ہے اور اس تنظیم کے ایک کام کی وجہ سے پاکیشیا آیا ہوا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس باس اور سمتھ کا حلیہ بتا دو۔ کراؤن کا حلیہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا حلیہ مجھے جوانا نے ہی بتا دیا ہے اور ایک اور ذریعے سے بھی معلوم ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اس باس اور اس کے ساتھی سمتھ کے حلیئے تفصیل سے بتا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے اب میں چلتا ہوں۔ تمہیں ابھی کچھ روز یہاں رہنا پڑے گا۔ کیونکہ تم شدید زخمی حالت میں یہاں پہنچے تھے۔ یہ تو خدا کا شکر ہے کہ ہم تمہارے پاس بروقت پہنچ گئے ورنہ اگر ہمیں تھوڑی سی بھی اور دیر ہو جاتی تو خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے تمہاری موت بھی واقع ہو سکتی تھی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تو جوزف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے نارمنڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس نارمنڈ بول رہا ہوں"...... نارمنڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کراؤن بول رہا ہوں باس جو پتہ ڈاکٹر جہانگیر نے بتایا ہے وہ غلط ثابت ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔یہ کیسے ممکن ہے"...... نارمنڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے مشینری سے مکمل چیکنگ کر لی ہے باس۔اس پورے علاقے میں کوئی انڈر گراؤنڈ اڈہ موجود نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کراؤن نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ یہ تو بہت برا ہوا۔وہ ڈاکٹر جہانگیر بھی ختم ہو گیا۔اب کیا کیا جائے"...... نارمنڈ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔بہرحال یہ بات تو طے ہے کہ وہاں کوئی اڈہ نہیں ہے ڈاکٹر جہانگیر نے غلط بیانی کی ہے"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس خوفناک تشدد کے بعد اس نے زبان کھولی ہے اس سے تو غلط بیانی کا کوئی امکان نہ تھا۔لیکن بہرحال اب یہی ہو سکتا ہے کہ اس ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ کی مکمل تلاشی لی جائے وہاں سے لازماً کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا"...... باس نے کہا۔

"میں نے اپنے دو آدمی پہلے ہی بھیج دیئے ہیں۔میرا بھی یہی خیال تھا کہ وہاں سے ہمیں ضرور کلیو مل جائے گا"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوکے۔وہاں سے جو رپورٹ ملے وہ تم نے مجھے بتانی ہے"۔ نارمنڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس نارمنڈ بول رہا ہوں" .... نارمنڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کنگ فرام دس سائیڈ"...... دوسری طرف سے سرد آواز سنائی دی تو نارمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس چیف"...... نارمنڈ نے کہا۔

"نارمنڈ کراؤن یہاں کی سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ چکا ہے۔

اسے فوری طور پر آف کر دو ورنہ تم سمیت سارا گروپ بھی مارا جا سکتا ہے"...... چیف نے کہا تو نارمنڈ بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"کراؤن سیکرٹ سروس کی نظروں میں آچکا ہے کیا مطلب چیف اور آپ کو کیسے اطلاع ملی"...... نارمنڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی کہ چیف کو وہاں ایکریمیا میں بیٹھے اطلاع کیسے مل گئی۔

"میرے اپنے بھی ذرائع ہوتے ہیں۔ تمہارے وہاں پہنچنے کے بعد ظاہر ہے میں تم لوگوں سے غافل تو نہیں رہ سکتا تھا مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق وہ جوزف جسے تم نے کراؤن کے ذریعے اغوا کرایا تھا اس عمران کا خاص آدمی ہے اور جسے کراؤن نے جوزف کو اغوا کرتے وقت گولی ماری تھی اس کا نام جوانا ہے اور جوانا ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا وہ آج کل عمران کا ملازم ہے۔ کراؤن پہلے ایکریمیا کی ایک تنظیم نائف بلیڈ کا سرگرم کارکن تھا۔ نائف بلیڈ کے خاتمے کے بعد وہ ہمارے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ جوانا نے اسے پہچان لیا تھا۔ پھر تم نے جوزف کو بھی ہلاک نہیں کیا جوزف کو بھی عمران نے زخمی حالت میں تمہارے اڈے سے برآمد کر لیا۔ اس کے بعد کراؤن کی تلاش پورے شہر میں شروع کر دی گئی۔ اس کا حلیہ انہیں معلوم ہے۔ مجھے تو حیرت ہے کہ اب تک کراؤن ان کے ہاتھ سے کیسے بچ گیا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور یہ عمران دنیا کے خوفناک ایجنٹ ہیں۔ جس پارٹی نے مجھے کام دیا ہے اس نے مجھے خاص طور پر یہ تاکید کی تھی کہ ہمارے اس مشن کا اس عمران اور

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح بھی علم نہ ہونا چاہئے۔ اب اگر کراؤن ان کے ہاتھ لگ گیا تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہوگا"...... چیف کنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کراؤن اور اس کے سارے ساتھی میک اپ میں ہیں۔ میں نے اور سمتھ نے بھی میک اپ کر لیا تھا کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ میری عادت ہے کہ جب مشن میں کوئی پیش رفت ہوتی ہے میں فوراً میک اپ تبدیل کر لیتا ہوں۔ آپ نے جیسے ہی ڈاکٹر جہانگیر کا پتہ بتایا میں نے کراؤن کو ہدایت کر دی کہ وہ خود اور اپنے تمام ساتھیوں کا میک اپ پہلے کرے اور پھر مشن کا اگلا مرحلہ مکمل کرے لیکن چیف کراؤن ہمارے گروپ کا انتہائی اہم آدمی ہے۔ نئے میک اپ میں وہ لوگ اسے کسی طرح بھی ٹریس نہیں کر سکتے اس لئے آپ اس کی موت کے حکم کے بارے میں نظر ثانی کریں"...... نارمنڈ نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ تم اس کراؤن کو زندہ رکھ کر نہ صرف خود مرنا چاہتے ہو بلکہ ہماری پوری تنظیم کا مجھ سمیت خاتمہ کرنا چاہتے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ دنیا بھر کے سیکرٹ ایجنٹ اور مجرم تنظیمیں جو اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ختم ہوئی ہیں میک اپ کرنا نہیں جانتی تھیں۔ مشن مکمل ہو یا نہ ہو۔ بہرحال کراؤن کو فوری طور پر ختم کر دو بلکہ تم ایسا کرو کہ کراؤن کو ہلاک کر کے اس کے سارے گروپ کو فوری واپسی کا حکم دے دو۔ میں یہاں سے دوسرا گروپ بھجوا دوں گا"۔ چیف

نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... نارمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مشن کے بارے میں اب تک کیا پیش رفت ہوئی ہے"۔ اس بار چیف نے کہا۔

"ڈاکٹر جہانگیر نے زبان کھولنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے اس پر تشدد کرنا پڑا۔ تشدد کے بعد اس نے زبان کھول دی لیکن وہ اس تشدد کے بعد زندہ نہ رہ سکا۔ ابھی آپ کی کال آنے سے پہلے کراؤن کی کال آئی ہے کہ جو علاقہ ڈاکٹر جہانگیر نے بتایا ہے وہاں کوئی اڈہ نہیں ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے مشیزی کی مدد سے پورا علاقہ اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ اب میں نے اسے کہا ہے کہ وہ ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ کی مکمل تلاشی لے شاید وہاں سے اس بارے میں کوئی کلیو مل جائے ورنہ تو ہمارے لئے مشن مکمل کرنا ناممکن ہو جائے گا"...... نارمنڈ نے کہا۔

"یہ تو تم نے اچھی خبر نہیں سنائی ایسی معلومات لکھ کر رہائش گاہوں میں نہیں رکھی جاتیں۔ تم ایسا کرو کہ ایئر فورس کے ڈیفنس ونگ میں کسی آدمی کو ٹریس کرو۔ اس ونگ کے پاس اس بارے میں یقیناً معلومات موجود ہونگیں لیکن اب تم سب نے انتہائی محتاط رہنا ہے کیونکہ ڈاکٹر جہانگیر کے اغوا کے بعد اس کی تلاش یقیناً کی جائے گی"...... کنگ نے کہا۔

"یس باس۔ یہ خدشہ میرے ذہن میں پہلے سے موجود تھا اس لئے میں نے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں پھر بھی میں بڑی احتیاط کروں گا"...... نارمنڈ نے کہا۔

"تم مجھے فوری رپورٹ دو۔ اگر تم اس مشن پر آگے بڑھ سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے تم سب کو واپس بلا کر کسی دوسرے گروپ کو بھیجنا پڑے گا۔ مشن کو بہرحال مکمل کرنا ہی ہے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور نارمنڈ نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے رسیور ڈھیلے ہاتھوں سے واپس کریڈل پر رکھ دیا کیونکہ چیف نے واپس کے سلسلے میں جو فقرہ کہا تھا اس کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھتا تھا۔ چیف کے نزدیک ناکام واپسی کا مطلب موت ہی ہوتا ہے۔

"کاش یہ ڈاکٹر جہانگیر نہ مرتا"...... نارمنڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ مسلسل ٹہلتا رہا۔ اسے اب کراؤن کی آمد کا انتہائی بے چینی سے انتظار تھا اور پھر نجانے کتنا وقت وہ اسی طرح ٹہلتا رہا کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"نارمنڈ بول رہا ہوں"...... نارمنڈ نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"کراؤن بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کراؤن کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے ۔ تم خود کیوں نہیں آئے فون کیوں کیا ہے"...... نارمنڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ پر باقاعدہ فوجی پہرہ دے رہے ہیں ۔ میں نے ساتھ والی کوٹھی میں سے اندر جانے کا راستہ تلاش کر لیا اور پھر میں نے پوری تفصیل سے رہائش گاہ کی تلاشی لی ہے ۔ ایک خفیہ سیف میں ایک فائل ملی ہے جس میں ایک نقشہ ہاتھ سے بنا ہوا ہے لیکن اس نقشے کی کوئی تفصیل موجود نہیں ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ نقشہ اسی علاقے کا ہے جسے ہم تلاش کر رہے ہیں ۔ باہر آکر میں نے اس نقشے کو سمجھنے کے لئے یہاں کے جغرافیکل سروے آفس کے ایک اہم آدمی سے رابطہ کیا ۔ یہ اس محکمے کا خصوصی ماہر ہے ۔ میں اس کی کوٹھی پر گیا اور اس نے انتہائی بھاری معاوضے کے عوض اس نقشے کو پڑھنے کی حامی بھر لی ۔ چنانچہ اب میں وہیں موجود ہوں اور وہیں سے کال کر رہا ہوں"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"تم نے اس آدمی کے سامنے یہاں فون کیا ہے"...... نارمنڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس وہ اپنے خاص سٹڈی روم میں نقشے کو پڑھ رہا ہے جب کہ میں علیحدہ سٹنگ روم سے فون کر رہا ہوں ۔ میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے کہ آپ میرا انتظار کر رہے ہوں گے"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ یہ آدمی درست طور پر نقشہ پڑھ لے گا"

نارمنڈ نے کہا۔

"یس باس وہ اس کام میں ماہر ہے اسی لئے تو میں نے اس سے رابطہ کیا ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"معاوضہ کتنا طے کیا ہے"...... نارمنڈ نے پوچھا۔

"ایک لاکھ ڈالر معاوضہ طے ہوا ہے ۔ میرے پاس سپیشل گارنیٹڈ چیک بک موجود تھی ۔ چنانچہ میں نے اسے ایک لاکھ ڈالر کا چیک دے دیا ہے اور اس نے اسے فون پر بنک سے کنفرم بھی کر لیا ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ نقشہ پڑھنے کے بعد یہ چیک میں ساتھ ہی لے آؤں گا اسی لئے میں نے ایک لاکھ ڈالر پر کوئی اعتراض نہ کیا تھا"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"او کے ہر طرف سے محتاط رہ کر کام کرنا اور نقشہ پڑھوا کر تم نے سیدھا میرے پاس آنا ہے ۔ میں تمہارا منتظر رہوں گا"...... نارمنڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور نارمنڈ نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کراؤن اپنی عادت کے مطابق نقشہ پڑھوا لینے کے بعد اس ماہر کو ہلاک کر کے وہ چیک اس سے واپس لے آئے گا۔

"تم جیسے ذہین آدمی کا خاتمہ تنظیم کے لئے بے حد نقصان دہ ثابت ہو گا کراؤن لیکن میں کیا کروں چیف اپنی بات پر بضد ہے"۔ نارمنڈ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا ۔ وہ شروع سے ہی کراؤن کی

ذہانت کا قائل تھا اور کراؤن نے جس طرح نقشے کو پڑھنے کے لئے فوری طور پر ماہر کو ڈھونڈھ نکالا تھا۔ حالانکہ وہ یہاں اجنبی تھا اس سے بھی وہ بے حد متاثر ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر یہ مسئلہ اس کے سامنے ہوتا تو شاید وہ بھی اتنی جلدی اس نقشے کو نہ پڑھوا سکتا لیکن اب وہ چیف کے حکم پر مجبور تھا کیونکہ چیف کی حکم عدولی کا مطلب اس کی اپنی موت بھی ہو سکتی تھی اور وہ کراؤن کی زندگی کے لئے اپنے آپ کو ہلاک نہ کرا سکتا تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔ دستک دینے کا یہ خصوصی انداز چونکہ کراؤن کا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ دستک دینے والا کراؤن ہی ہے۔ وہ کرسی پر سیدھا ہوا اور اس نے میز کی دراز کھول دی جس میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔

"یس کم ان"...... نارمنڈ نے کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور کراؤن اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"گڈ لک چیف نقشہ صحیح پڑھا گیا ہے اور اب پاکیشیا کا یہ انتہائی خفیہ اڈہ ہمارے سامنے آگیا ہے"...... کراؤن نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"یہ سب تمہاری ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے کراؤن"...... نارمنڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ چیف آپ کی یہ تعریف میرے لئے اعزاز ہے"...... کراؤن

نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا اور پھر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ کر اس نے جیب سے کاغذ نکالا اور اسے کھول کر میز پر بچھا دیا۔

"یہ دیکھئے چیف یہ ہے نقشہ"...... کراؤن نے کہا اور نارمنڈ نقشے پر جھک گیا۔

"یہ اس اڈے کا اندرونی نقشہ ہے اور یہ اس اڈے کا بیرونی محل وقوع۔ ڈاکٹر جہانگیر نے اسے ہاتھ سے بنایا ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"اس لحاظ سے تو یہ اڈہ خاصا وسیع و عریض ہے۔ لیکن یہ ہے کون سا علاقہ"...... نارمنڈ نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ پاکیشیا کے جنوب مشرق میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جسے بالون پہاڑی سلسلہ کہا جاتا ہے۔ یہ انتہائی دشوار گزار پہاڑی سلسلہ ہے اور یہاں اس پورے پہاڑی سلسلے کے گرد چھوٹی چھوٹی فوجی چھاؤنیوں کے ذریعے سرکل بنایا گیا ہے اور چوٹیوں پر ایئر فورس کے چیکنگ اڈے اور پوائنٹس ہیں۔ پہاڑی سلسلے کے اندر ایک وادی بھی ہے جسے بالون ویلی کہا جاتا ہے اس بالون ویلی میں انتہائی جدید ترین میزائل پوائنٹ بنایا گیا ہے۔ یہاں اس قدر جدید میزائل نصب کیے گئے ہیں کہ جن کی رینج بے حد وسیع ہے اور یہ کمپیوٹرائزڈ راڈار سے منسلک ہیں۔ جیسے ہی ایک مخصوص رینج میں کسی قسم کا کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر داخل ہوتا ہے یہ میزائل پلک جھپکنے میں اسے ہٹ کر دیتے ہیں۔ کسی قسم کی پوچھ گچھ کا تکلف ہی نہیں کیا جاتا"...... کراؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ پھر تو اس بالون پہاڑی سلسلے میں داخل ہونا ہی مسئلہ بن جائے گا۔ وہاں سے زیرو ون کو کیسے چرایا جاسکے گا لیکن تم نے یہ معلومات کہاں سے حاصل کر لیں"...... نارمنڈ نے کہا۔

"یہ معلومات بھی اسی ماہر سے ملی ہیں وہ محکمے کی طرف سے کئی بار وہاں جا چکا ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس میں داخل کیسے ہوا جا سکتا ہے تو اس کے لئے میں نے جو پروگرام بنایا ہے وہ فول پروف ہے۔ اس نقشے کے مطابق اس اڈے میں داخل ہونے کا راستہ اس میزائل پوائنٹ کے پاس ہی ہے۔ اس اڈے میں کام کرنے والے لامحالہ جب شہر جاتے ہوں گے تو اس اڈے کی ٹرانسپورٹ پر جاتے ہوں گے اور اس طرح جب وہ اندر جانے کے لئے وہاں پہنچتے ہوں گے تو اسی اڈے پر پہنچتے ہوں گے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ٹرانسپورٹ کے لئے ایئر فورس کے خصوصی بڑے ہیلی کاپٹر استعمال کیے جاتے ہیں جن میں ایسی مشینری خصوصی طور پر نصب کی گئی ہے جن کی وجہ سے کمپیوٹرائز میزائل راڈار انہیں چیک نہیں کر سکتا۔ یہ خصوصی ہیلی کاپٹر ایئر فورس کے ایک خصوصی اڈے ناکاگی سے جاتے ہیں۔ جس شخص نے اس اڈے کے اندر جانا ہوتا ہے وہ ناکاگی پہنچ جاتا ہے جہاں اس کی انتہائی سخت ترین چیکنگ ہوتی ہے پھر اسے ایک خصوصی کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔ پھر وہ اس ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتا ہے اور وہاں سے اڈے پر جاتا ہے۔ اس طرح وہاں سے ہر آنے والے کی بھی اسی طرح چیکنگ ہوتی ہے۔ یہ ساری باتیں بھی مجھے اسی

ماہر نے بتائی تھیں کیونکہ وہ کئی بار وہاں سرکاری کام کے لئے جا چکا ہے"...... کراؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسے آدمیوں کو کس طرح ٹریس کیا جائے گا اور پھر ان کی جگہ ہمارے آدمی کیسے لیں گے اور یہ مشن کس طرح مکمل ہوگا۔ یہ تو انتہائی مشکل مشن ثابت ہو رہا ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ جگہ لوکیٹ ہونے کے بعد کوئی مسئلہ نہ ہوگا اور ہم اندر داخل ہو کر اپنا کام آسانی سے مکمل کر لیں گے"...... نارمنڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ناکاگی ایئر پورٹ کا محاصرہ کرنا ہوگا۔ وہاں سے ان لوگوں کو چیک کرنا ہوگا جو روزانہ آتے جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے اپنے مطلب کے دو تین آدمی منتخب کرنے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ناکاگی ایئر پورٹ پر موجود چیکنگ مشینری کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہونگیں پھر ان منتخب شدہ افراد کو پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کی جائیں گی اس کے بعد ان کے روپ میں اڈے میں جا کر مشن مکمل کرنا ہوگا"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو بہت طویل کام ہے اس کام میں تو کافی عرصہ لگ جائے گا اور سیکرٹ سروس ہمارے پیچھے لگ چکی ہے"...... نارمنڈ نے کہا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔

"سیکرٹ سروس ہمارے پیچھے کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی چیف کی کال آئی تھی۔ اس کے یہاں اپنے ذرائع ہیں۔ ان

سے اسے اطلاع ملی ہے کہ جوزف جسے تم اغوا کر کے لائے تھے ایک شخص علی عمران کا ملازم تھا اور علی عمران پاکیشیا کا خوفناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور جوزف کو ہمارے خصوصی اڈے سے زخمی حالت میں برآمد کر لیا گیا ہے اور اس کے ساتھ وہاں موجود دوسرے ایکریمی جسے تم نے گولی مار دی تھی اس کا نام جوانا ہے۔ وہ ایکریمیا کے خوفناک پیشہ ور قاتلوں کی مشہور تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا اور اب وہ عمران کا ملازم ہے۔ اس نے تمہیں پہچان لیا کیونکہ تم پہلے نائف بلیڈ میں کام کرتے تھے اس طرح تمہارا حلیہ عمران تک پہنچ گیا ہے اور اب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پورے دارالحکومت میں تمہیں تلاش کر رہی ہے۔ یہ تو تم نے میک اپ کر لیا تھا اس لئے اب تک تم ان کی نظروں سے بچے رہے ورنہ شاید تمہیں اتنا کام کرنے کی بھی مہلت نہ ملتی"...... نارمنڈ نے جواب دیا تو کراؤن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ ویری بیڈ باس۔ یہ تو واقعی بے حد برا ہوا۔ مجھے اگر ذرا بھی اس بات کا خیال ہوتا تو ہم جوزف کو اس انداز میں کبھی اغوا نہ کرتے لیکن جوزف تو ہلاک ہو چکا تھا۔ میں نے خود اس کی ہلاکت کی تصدیق کی تھی پھر وہ کیسے زندہ ہو گیا"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے کس طرح تصدیق کی تھی"...... نارمنڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس جب آپ نے جوزف کی ہلاکت کا حکم دیا تو آپ کے جانے

کے بعد میں میک اپ میں مصروف ہو گیا اور میں نے اپنے آدمی کو بھیج دیا کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے جوزف پر فائرنگ کر کے اسے ہلاک کر دے لیکن تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے واپس آ کر بتایا کہ جوزف نے زنجیریں توڑ دی تھیں اور وہ اگر چند لمحے مزید وہاں نہ پہنچتا تو وہ آزاد ہو چکا ہوتا لیکن اس نے اسے فائر کر کے ہلاک کر دیا ہے۔ جس پر میں خود وہاں گیا۔ جوزف پشت کے بل زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم کے گرد خون کا تالاب سا بنا ہوا تھا اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ میں نے پھر بھی احتیاطاً اس کی پسلیوں پر دوبارہ ضربیں لگائیں لیکن وہ ختم ہو چکا تھا۔ چونکہ میں نے یہ اڈہ مکمل طور پر چھوڑ دیا تھا اس لئے میں نے اس کی لاش کو وہاں چھوڑا اور میک اپ کر کے وہاں سے اپنے آدمیوں سمیت نکل گیا"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مرا نہیں ہو گا بے ہوش پڑا ہو گا اور اسے وہاں سے زخمی حالت میں برآمد کر لیا گیا"...... نارمنڈ نے کہا۔

"لیکن باس انہیں کیسے معلوم ہوا ہو گا کہ وہ وہاں ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

"اسے ہوش آ گیا ہو گا وہاں فون موجود تھا اس نے کال کر دی ہو گی اب اس کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے بہر حال اب سیکرٹ سروس ہمارے پیچھے لگ چکی ہے بلکہ زیادہ درست طور پر فی الحال وہ تمہارے پیچھے ہے۔ لامحالہ اسے ڈاکٹر جہانگیر کے اغوا کی اطلاع بھی مل چکی ہو گی اور ڈاکٹر جہانگیر اس ادارے میں کام کرتا رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ

وہاں کی نگرانی بھی کریں"...... نارمنڈ نے کہا۔

"آپ نے فکر رہیں چیف آپ نے اچھا کیا مجھے بتا دیا۔ اب میں پوری طرح محتاط رہوں گا"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا گروپ کہاں ہے"...... نارمنڈ نے پوچھا۔

"اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے کیوں"...... کراؤن نے چونک کر پوچھا۔

"ویسے ہی پوچھا تھا لیکن کراؤن ایک اور مجبوری بھی ہے"۔ نارمنڈ نے کھلی دراز میں موجود سائیلنسر لگے مشین پسٹل کے دستے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"مجبوری کیسی مجبوری"...... کراؤن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"چیف نے تمہاری موت کا حکم سنا دیا ہے"...... نارمنڈ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کراؤن کچھ سمجھتا نارمنڈ نے ہاتھ اونچا کیا۔ اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی کراؤن کے حلق سے تیز چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت الٹ کر پشت کے بل فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ نارمنڈ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ٹیبل پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"سمتھ بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سمتھ کی آواز سنائی دی۔

"سمتھ میرے دفتر میں آجاؤ"...... نارمنڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سمتھ اندر داخل ہوا لیکن فرش پر پڑی کراؤن کی لاش دیکھ کر وہ حیرت کی شدت سے اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کراؤن کو یہ کیا ہوا"...... سمتھ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کراؤن سیکرٹ سروس کی نظروں میں آگیا تھا اس لئے چیف نے اس کی فوری ہلاکت کا حکم دیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ اس کی لاش کو اٹھا کر لے جاؤ اور اس کا چہرہ بگاڑ کر سٹور میں ڈال دو اب ہم نے بھی فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دینی ہے"...... نارمنڈ نے کہا تو سمتھ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی کراؤن کی لاش کو گھسیٹ کر اٹھایا اور پھر کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"تم جیسے ذہین آدمی کو اپنے ہاتھ سے گولی مارنے پر مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا کراؤن لیکن ہم جس چکر میں پھنسے ہوئے ہیں اس میں ایسا ہی ہوتا ہے"...... نارمنڈ نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارمنڈ بول رہا ہوں"...... نارمنڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف میں جیکب بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف باس کے حکم پر کراؤن کو موت کی سزا دے دی گئی ہے۔
کیونکہ وہ یہاں سیکرٹ سروس کی نظروں میں آگیا تھا اس لئے اب
گروپ کا چیف تمہیں بنایا جاتا ہے"...... نارمنڈ نے کہا۔

"یس باس"...... جیکب کی آواز سنائی دی۔

"اور چیف باس نے تو سارے گروپ کے خاتمے کا حکم دے دیا تھا
لیکن میری خصوصی سفارش پر باقی گروپ کی جان بخشی کر دی گئی ہے
لیکن ساتھ ہی یہ حکم دیا گیا ہے کہ پورا گروپ فوری طور پر ملک چھوڑ
دے اس لئے تم فوری طور پر واپس جانے کے انتظامات کرو اور اگر
تمہیں عام سروسز میں سیٹیں نہ ملیں تو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پہلے
کافرستان جاؤ اور پھر وہاں سے ایکریمیا چلے جاؤ لیکن آج رات سے پہلے
پہلے تم سب کو یہاں سے چلا جانا چاہئے"...... نارمنڈ نے کہا۔

"تو کیا مشن ختم کر دیا گیا ہے چیف"...... جیکب نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں چیف وہاں سے کوئی اور گروپ یہاں بھیجے گا تب تک مشن
پر کوئی کام نہیں ہو گا"...... نارمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے
جیکب نے کہا اور نارمنڈ نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا
لیا جب ٹون آنے لگی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔

"یس"...... کنگ چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

"نارمنڈ بول رہا ہوں چیف"...... نارمنڈ نے کہا۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا
گیا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ کراؤن کو میں نے اپنے
ہاتھوں سے گولی مار دی ہے اور اس کے گروپ کو واپسی کا حکم دے دیا
ہے"...... نارمنڈ نے کہا۔

"اوکے مشن کے بارے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے"...... اس
بار کنگ نے مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"کراؤن نے اپنی موت سے پہلے اس مشن میں خاصا کام کر لیا تھا۔
اس نے مجھے تفصیلی رپورٹ دی ہے"...... نارمنڈ نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے کراؤن۔ کے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ سے نقشہ حاصل
کرنا اور پھر فوجی ماہر سے اسے پڑھوانے کے ساتھ ساتھ اڈے کے
بارے میں تمام تفصیلات بھی جو کراؤن نے اسے بتائی تھیں
دوہرا دیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ مشن خاصا مشکل ہے"...... کنگ نے
جواب دیا۔

"یس چیف۔ واقعی یہ انتہائی مشکل ہے"...... نارمنڈ نے
جواب دیا۔

"لیکن جس پارٹی سے ہم نے مشن بک کیا ہے اس نے کہا تھا کہ یہ
آسان سا مشن ہے اس لئے میں نے اس سے زیادہ معاوضہ بھی نہیں لیا

لیکن اب اس مشن کی تفصیلات سننے کے بعد اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بھی پیچھے لگ جانے کے بعد میں اس مشن پر مزید کام نہیں کرنا چاہتا۔ میں اس پارٹی کو اس کا معاوضہ واپس کر دوں گا۔ تم ایسا کرو کہ سمتھ کے ساتھ فوری طور پر کافرستان پہنچ جاؤ فوراً۔ اور وہاں میری کال کا انتظار کرو"...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو کیا آپ مشن چھوڑ دیں گے"...... نارمنڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے مشن چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں اپنے گروپ کو صریحاً ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ مجھے یہ مشن کافرستان سے ملا تھا۔ میں تمہارے پہنچنے سے پہلے پارٹی سے بات کر لیتا ہوں۔ پھر تمہاری کال آنے پر میں تمہیں مزید احکامات دے دوں گا۔ ہو سکتا ہے اس پارٹی سے یہی بات طے ہو جائے کہ اس نے جتنا معاوضہ دیا ہے اس کے عوض جو معلومات کراؤن نے حاصل کی ہیں وہی اسے پہنچا دی جائیں"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف جیسے آپ کا حکم۔ ہم تو آپ کے حکم کے پابند ہیں"...... نارمنڈ نے کہا۔

"میرے حکم کی فوری تعمیل کرو اور سمتھ سمیت پاکیشیا چھوڑ دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا نارمنڈ نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ

چیف کنگ نے آج سے پہلے کبھی ایسی بات نہ کی تھی لیکن بہرحال وہ جانتا تھا کہ چیف جو حکم دے اس کی فوری تعمیل بھی چاہتا ہے اس لئے وہ اب سمتھ کا انتظار کر رہا تھا تاکہ اس کے آنے پر وہ فوری طور پر کافرستان جانے کا پروگرام بنا سکے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس سلسلے میں کوئی بات کرتا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس وائٹ روز کلب"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں لیڈی روز سے بات کراؤ"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو روز بول رہی ہوں۔ آج کیسے فون کیا عمران"...... چند

لمحوں کے بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔ بولنے والی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے نہ صرف اچھی طرح واقف ہے بلکہ خاصی بے تکلف بھی ہے۔

"میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا تھا کہ تم کنگ ڈان سے شادی نہ کرو لیکن تم باز نہیں آئی۔ اب بیوہ ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے"...... اس بار دوسری طرف سے چیختے ہوئے کہا گیا۔

"میں پاگل نہیں ہوا۔ تمہارا شوہر کنگ ڈان پاگل ہو گیا ہے جس نے پاکیشیا کے خلاف ایک انتہائی اہم مشن حاصل کیا اور پھر اس پر کام کرانے کے لئے اپنا گروپ بھی بھجوا دیا اور نہ صرف گروپ بھجوا دیا بلکہ اس کے آدمیوں نے میرے دو ساتھیوں کو شدید زخمی بھی کر دیا اور وہ مرتے مرتے بچے۔ اس کے علاوہ پاکیشیا کے ایک اہم سائنس دان ڈاکٹر جہانگیر کو بھی انہوں نے ہلاک کر دیا اور تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں اپنے ملک کے بارے میں کیسے جذبات رکھتا ہوں"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"نہیں کنگ ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ پاکیشیا کے خلاف مشن لے کر وہ حقیقتاً اپنی موت کے پروانے پر ہی دستخط کرے گا۔ تمہیں یقیناً کسی نے غلط اطلاع

پہنچائی ہے"...... روز نے انتہائی پریشان لہجے میں جواب دیا۔

"اطلاع درست ہے۔ اس لئے کہ میں نے اس کے گروپ کے دو اہم آدمیوں کو پکڑ لیا۔ ایک کا نام نارمنڈ ہے اور دوسرے کا نام سمتھ ہے ان سے مجھے پوری تفصیل کا علم ہوا ہے۔ باقی گروپ واپس جا چکا تھا ورنہ میں اسے بھی گرفتار کر لیتا۔ انہوں نے مجھے جو تفصیلات بتائی ہیں اس کے مطابق کنگ نے یہ مشن کافرستان سے بک کیا ہے گو اس نے یہ اطلاع ملتے ہی کہ مجھے اس کے مشن کا علم ہو چکا ہے اپنے اہم ترین آدمی کراؤن کا خاتمہ کرا دیا اور پورے گروپ کو مشن چھوڑ کر واپس جانے کا حکم دے دیا۔ لیکن اس دوران میرے آدمی زخمی بھی ہوئے اور پاکیشیا کا ایک اہم سائنس دان بھی ہلاک ہوا۔ اس کا خمیازہ تو بہرحال کنگ کو بھگتنا ہی پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے ملک کے خلاف کوئی کیس لے میں اس سے بات کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"میری اس سے بات کراؤ روز"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کرو میں اس دوران معلوم کرتی ہوں کہ وہ کہاں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"...... روز نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"یہ وہی جوزف اور جوانا والا سلسلہ ہے لیکن ڈاکٹر جہانگیر کون

ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں وہی سلسلہ ہے۔ یہ ایکریمیا کے مشہور کنگ گروپ کے لوگ تھے۔ انہوں نے جوزف کو اغوا کیا اور جوانا کو اپنی طرف سے ہلاک کر دیا۔ وہ جوزف سے فائل کے بارے میں پوچھتے رہے۔ ان کا یہاں چیف نارمنڈ تھا۔ نارمنڈ اور اس کا ساتھی سمتھ پکڑے گئے۔ ان سے یہ سب معلوم ہوا ہے۔ یہ یہاں زیرو ون میزائل کے اڈے سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے کام کر رہے تھے۔ پھر کنگ کو جب یہ اطلاع ملی کہ کراؤن میری نظروں میں آگیا ہے تو اس نے کراؤن کو گولی مروا دی۔ لیکن اس دوران وہ کراؤن ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کر کے اس سے معلومات حاصل کرتا رہا۔ ڈاکٹر جہانگیر نے جان دے دی لیکن انہیں اڈے کا اصل محل وقوع نہ بتایا۔ لیکن کراؤن نے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ کی تلاشی لے کر ایک فائل برآمد کر لی جس میں ڈاکٹر جہانگیر نے اڈے کا نقشہ بنایا ہوا تھا۔ کراؤن نے جغرافیکل سروے کے ایک ماہر کو بھاری رقم کا لالچ دے کر وہ نقشہ پڑھوا لیا اور اس سے باقی معلومات بھی حاصل کر لیں پھر اس ماہر کو گولی مار دی۔ لیکن پھر کنگ نے کراؤن کے سارے گروپ کی واپسی کا حکم دے دیا کہ وہ نیا گروپ بھیجے گا۔ پھر اس نے نارمنڈ اور سمتھ کو بھی فوری طور پر واپس آنے کا کہہ دیا کہ وہ اب یہ مشن چھوڑ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کنگ آپ کا کیسے واقف ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ دراصل گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے۔ اس کا کلب تھا اور میری اس

سے ملاقات رہتی تھی۔ہماری ایک کلاس فیلو روز میری تھی۔اس کا چچا
لارڈ تھا۔جب وہ مر گیا تو اس کی جائیداد اور خطاب بھی روز کو مل گیا۔
روز نے پھر ایک کلب کھول لیا۔پھر مجھے اطلاع ملی کہ روز اور کنگ کی
شادی ہو رہی ہے تو میں نے روز کو حقیقتاً انتہائی پرخلوص مشورہ دیا
کہ وہ اس سے شادی نہ کرے کیونکہ اس وقت تک کنگ ایک
گینگسٹر بن چکا تھا۔لیکن اس کی سرگرمیاں ایکریمیا اور گریٹ لینڈ
تک ہی محدود تھیں۔اس سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔اسے معلوم
ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔پھر مجھے
اطلاع ملی کہ کنگ نے بین الاقوامی تنظیم قائم کر لی ہے تو میں نے
اسے کہہ دیا کہ اگر کبھی اس نے پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن لیا تو پھر
میں پرانے تعلقات کا لحاظ نہ کروں گا۔اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ
ایسا نہ کرے گا جب کہ اب اس نے کافرستان کی کسی پارٹی کے کہنے پر
پاکیشیا کے خلاف کیس لے لیا ہے"...... عمران نے مختصر انداز میں
بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔عمران
نے گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی
آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں لیڈی روز سے بات
کراؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا۔

"ہیلو روز بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد لیڈی روز کی آواز
سنائی دی۔

"وہ تمہارے شوہر نامدار کا پتہ چلا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں میں نے اسے فوری طور پر بلا لیا ہے۔لو کرو اس سے
بات"...... دوسری طرف سے لیڈی روز نے کہا۔

"ہیلو کنگ ڈان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

"ڈان طلوع ہونے کو کہتے ہیں۔غروب ہونے کو کیا کہتے ہیں۔یہ
مجھے بتا دو تاکہ جب کنگ غروب ہو تو کم از کم مجھے اس کا یہ نام بھی آتا
ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا غصہ بجا ہے عمران۔مجھ سے واقعی انتہائی بھیانک غلطی
ہوئی ہے لیکن پہلے میری بات سن لو پھر تم جو چاہے مجھے سزا دے دینا۔
تمہارے مجھ پر بے حد احسانات ہیں اس لئے مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں
ہوگا"...... دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حالات مجھے معلوم ہیں اس لئے انہیں دوہرانے کی ضرورت نہیں
ہے۔تم یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ جب تمہیں اطلاع ملی کہ مجھے
تمہارے اس مشن کے بارے میں اطلاع مل گئی تو تم نے مشن واپس
لے لیا۔اگر مجھے اطلاع نہ ملتی تو تم رقم کی خاطر پاکیشیا کے خلاف کام

کرتے ہوئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم کے رکن شوالا کے پاس ایک فائل تھی۔ مجھے کافرستان کی طرف سے ہائر کیا گیا کہ میں اس شوالا سے وہ فائل حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے شوالا کو پکڑ لیا۔ شوالا نے بتایا کہ اس نے فائل پاکیشیا میں کسی سیاہ فام ایکریمی حبشی جوزف کو دے دی ہے۔ اس نے بتایا کہ طویل عرصہ پہلے جوزف بھی جرائم میں اس کا ساتھی تھا اور اب وہ پاکیشیا میں مستقل سیٹل ہو گیا ہے۔ اس نے کسی رانا ہاؤس کا پتہ بتایا۔ میں نے اپنا گروپ وہاں بھیجا تاکہ اس جوزف سے وہ فائل حاصل کی جائے۔ مجھے حقیقتاً یہ علم نہ تھا کہ جوزف تمہارا ساتھی ہے اور نہ ہی اس بات کا علم تھا کہ رانا ہاؤس سے تمہارا بھی کوئی تعلق ہے۔ چنانچہ میرے آدمیوں نے وہاں ریڈ کیا تو جوزف کو انہوں نے اغوا کر لیا اور وہاں موجود دوسرے حبشی کو انہوں نے روکنے کے لئے اس پر فائر کھول دیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ شوالا نے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ اس نے فائل یہاں ایکریمیا میں ہی ایک بیکری کے مالک کے پاس رکھی تھی۔ وہ فائل مجھے مل گئی تو میں نے نارمنڈ کو کہہ دیا کہ وہ واپس آجائے۔ اس وقت مجھے اطلاع مل گئی کہ جوزف اور جوانا کا تعلق تمہارے ساتھ تھا جبکہ کراؤن بے حد تیز اور فعال کام کرنے والا آدمی تھا۔ اس نے اس دوران کسی ڈاکٹر جہانگیر کا پتہ چلایا اور اس پر تشدد کر کے اس نے فائل میں درج کسی میزائل اڈے کے محل وقوع کے بارے میں

معلومات حاصل کیں اور ڈاکٹر جہانگیر کو بھی تشدد کے ذریعے ہلاک کر دیا ہے۔ اس پر میں نے کراؤن کی موت کا حکم جاری کر دیا اور باقی سارے گروپ اور نارمنڈ اور اس کے ساتھی سمتھ کو بھی فوری طور پر واپس آنے کا کہہ دیا۔ میں نے انہیں بتا دیا کہ میں پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن مکمل نہیں کرنا چاہتا۔ بس یہ ساری بات ہے اب تم جو سزا چاہو دے سکتے ہو"...... کنگ نے جواب دیا۔

"وہ فائل تمہارے پاس ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ میں نے پارٹی کے حوالے کر دی تھی"...... کنگ نے جواب دیا۔

"مجھے تمہاری عادت کا علم ہے کہ تم مشن کے کاغذات کا ریکارڈ رکھتے ہو۔ تم نے یقیناً اس فائل کی کاپی بھی اپنے ریکارڈ میں رکھی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اس کی کاپی میرے پاس موجود ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"سنو کنگ میرے دونوں ساتھی شدید زخمی ہوئے ہیں اور مرتے مرتے بچے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اہم ترین سائنس دان بھی ہلاک ہوا ہے اور تم میرے اصولوں کو جانتے ہو لیکن تم نے مشن کی فوری واپسی کا حکم دے کر نرمی کی گنجائش پیدا کر لی ہے۔ اس لئے اگر تم اس فائل کی کاپی مجھے بھجوا دو اور ساتھ ہی اس پارٹی کے بارے میں تفصیلات بھی بتا دو جس نے اس فائل کے لئے تمہیں ہائر کیا ہے"

عمران نے جواب دیا۔

"یہ سب کچھ میرے اصولوں کے خلاف ہے لیکن چونکہ میرے آدمیوں سے غلطی ہو چکی ہے اس لئے میں تمہیں فائل بھی بھجوا دیتا ہوں اور یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شرما نے میری خدمات ہائر کی تھیں"...... کنگ نے جواب دیا۔

"تم نے پارٹی کے بارے میں بتا دیا ہے بس اتنا ہی کافی ہے۔اب فائل بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اس فائل میں کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے تمہاری مرضی۔بہرحال اب تو تم مجھ سے ناراض نہیں ہو اور پلیز یہ بات روز کو کہہ دو جب سے تمہارا فون آیا ہے اس نے تو مجھ سے آنکھیں ہی بدل رکھی ہیں"...... کنگ نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"ہیلو عمران کیا واقعی تم نے کنگ کو معاف کر دیا ہے"...... اسی لمحے روز کی آواز سنائی دی۔

"ظاہر ہے وہ تو کرنا ہی پڑتا۔اب یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ کوئین کو زبردستی بیوہ بنا دیا جائے۔اوکے تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"فائل اگر آپ منگوا لیتے تو زیادہ بہتر تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔کیونکہ نارمنڈ سے مجھے اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے۔اس فائل میں صرف ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں تفصیلات تھیں۔وہ اس فائل سے ڈاکٹر جہانگیر کو چیک کر

کے زیرو میزائل اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے ڈاکٹر جہانگیر سرکاری طور پر اس اڈے سے متعلق نہ تھا لیکن اس نے ایک کانفرنس میں اس بارے میں معلومات اگل دیں اور اسی وجہ سے اسے ٹارگٹ بنا دیا گیا۔بہرحال کراؤن نے جو معلومات حاصل کیں وہ اس کے ساتھ ہی دفن ہو گئیں اس لئے پاکیشیا کا یہ اڈہ محفوظ ہو گیا ہے جہاں تک کرنل شرما کا تعلق ہے وہ ظاہر ہے کسی اور گروپ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جب ایسا ہو گا تو پھر دیکھ لیا جائے گا ویسے ناٹران کو کہہ دو کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرتا رہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس اڈے کے بارے میں مزید حفاظتی تدابیر تو اختیار کر لینی چاہئیں کیونکہ بہرحال اب یہ دشمنوں کی نظر میں آگیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کی حفاظتی تدابیر مکمل اور فول پروف ہیں۔میں نے چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوئی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران کا دانش سے کیا تعلق جناب"...... عمران نے اپنے اصل

لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے دانش منزل کا پوچھا ہے دانش کا نہیں پوچھا"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسے آپس کی بات ہے دانش کبھی منزل پر پہنچ ہی نہیں سکتی۔ اگر دانش کو منزل مل جائے تو پھر دانش کا تو وجود ہی ختم ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے پہلے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تو وہاں سے سلیمان نے بتایا کہ تم وہاں سے جا چکے ہو تو میں نے یہاں فون کیا۔ تمہیں ایک انتہائی ضروری اطلاع دینی ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکیشیا کے اہم ترین زیرو میزائل اڈے کے ایک سائنس دان کو اس کی رہائش گاہ سے انتہائی پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں کام کر رہی ہے کیونکہ یہ اڈہ وزارت دفاع کے تحت ہے لیکن اس سائنس دان کو غائب ہوئے آج کئی روز ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک اس کا سراغ نہیں ملا۔ اس لئے صدر مملکت نے کہا ہے کہ میں تمہیں اطلاع دے دوں کیونکہ اس سائنس دان کے بغیر اصل پراجیکٹ پر کام رکا ہوا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے اختیار چونک پڑا۔

"کیا نام ہے اس سائنس دان کا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ڈاکٹر جہانگیر"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ڈاکٹر جہانگیر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی ہلاکت کی اطلاع وزارت سائنس کو دے دی گئی تھی کیونکہ مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ ڈاکٹر جہانگیر کا براہ راست کوئی تعلق زیرو میزائل اڈے سے نہیں تھا۔ البتہ انتہائی ضرورت کے تحت انہیں وہاں کے لئے ہائر کر لیا جاتا تھا اور وہ زیادہ تر اپنی رہائش گاہ میں بنی ہوئی لیبارٹری میں ہی کام کرتے رہتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"جس لاش کی تم بات کر رہے ہو وہ ڈاکٹر جہانگیر کی نہیں ہے۔ البتہ اس پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے جواب دیا تو عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً بے اختیار اچھل پڑا۔

"میک اپ کیا مطلب۔ یہ کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وزارت سائنس نے ڈاکٹر جہانگیر کی موت کی اطلاع وزارت دفاع کو دی تو ملٹری انٹیلی جنس نے ان کی لاش اپنی تحویل میں لے لی کیونکہ وہ تو اسے تلاش کر رہے تھے۔ وہ اپنی رہائش گاہ سے کئی روز سے غائب تھے۔ لاش کو قبضے میں لینے کے بعد جب چیکنگ کی گئی تو لاش پر میک اپ پایا گیا۔ جب میک اپ صاف کیا گیا تو اصل لاش ان کی ذاتی لیبارٹری کے چیف اسسٹنٹ ڈاکٹر شہریار کی پائی گئی۔ ڈاکٹر جہانگیر بدستور غائب ہیں"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس بارے میں اب تک جو انکوائری کرائی گئی ہے اس کی فائل

مجھے بھجوا دیں پھر میں دیکھتا ہوں کہ ڈاکٹر جہانگیر کہاں گئے ہیں"
عمران نے کہا تو سر سلطان نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو نئی بات سامنے آگئی ہے"...... بلیک زیرو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اس کا مطلب ہے کہ کنگ ڈان کو بھی ڈاج دیا گیا ہے اصل آدمی کراؤن تھا۔ اسی نے یہ ساری گیم کھیلی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"وہ کیسے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نارمنڈ سے مجھے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق ان کا ٹارگٹ وہ فائل حاصل کرنا تھا۔ اس فائل میں ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں۔ ڈاکٹر جہانگیر سے انہوں نے میزائل اڈے کے بارے میں محل وقوع اور اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی تھیں اور پھر اس اڈے سے زیرو میزائل کا فارمولا حاصل کرنا تھا۔ فائل شوالا کے پاس تھی۔ شوالا نے جوزف کا نام لیا۔ اس کے بعد شوالا سے فائل کنگ کو وہیں ایکریمیا سے مل گئی۔ اس پر نارمنڈ نے فائل منگوانے کی بجائے صرف ڈاکٹر جہانگیر کا پتہ معلوم کر لیا۔ کراؤن نے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا۔ پھر کراؤن نے ہی نارمنڈ کو اطلاع دی کہ ڈاکٹر جہانگیر نے محل وقوع بتا دیا ہے اور ڈاکٹر جہانگیر پوچھ گچھ کے دوران ہلاک ہو گیا ہے۔ پھر کراؤن نے ہی اسے اطلاع

دی کہ ڈاکٹر جہانگیر کا بتایا ہوا محل وقوع چیکنگ پر غلط ثابت ہوا ہے۔ پھر اس کراؤن نے ہی نارمنڈ کو اطلاع دی کہ اس نے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ سے ایک نقشہ تلاش کر لیا ہے اور اس نے اس نقشے کو جغرافیکل سروے کے ایک ماہر سے پڑھوا لیا ہے۔ پھر کراؤن نقشے سمیت نارمنڈ کے پاس پہنچ گیا نقشہ واقعی میزائل اڈے کا ہی تھا۔ نقشے کا ماہر بھی اپنی رہائش گاہ پر مردہ پایا گیا لیکن اب یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر جہانگیر کے چیف اسسٹنٹ کی لاش پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ تھا اس بات نے ساری کہانی کو نیا موڑ دے دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کراؤن ڈبل ایجنٹ تھا۔ اس نے بیک وقت دو کام کیے۔ ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کر کے کہیں پہنچا دیا اور ان کے اسسٹنٹ کو گولی مار کر اس کے چہرے پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ کر دیا تاکہ نارمنڈ اور کنگ کو ڈاج دیا جاسکے پھر اس نے کسی ذریعے سے وہ نقشہ حاصل کیا۔ اسے پڑھوا لیا اور نقشہ لا کر نارمنڈ کو دے دیا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس سے اسے کیا فائدہ ہو سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ گیم اس طرح کھیلی گئی ہے کہ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شرمانے کنگ گروپ کو میزائل اڈے سے فارمولا چوری کرنے کا مشن دیا اور ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کرنے کا مشن اس نے براہ راست کراؤن کو دے دیا تاکہ کنگ کو ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور جب فارمولا پہنچے تو پھر ڈاکٹر جہانگیر کے ذریعے اسے پڑھایا سمجھا جائے یا اس کو تیار کر لیا جائے"...... عمران

نے کہا۔

" اس لحاظ سے تو ڈاکٹر جہانگیر کو اب کافرستان ہونا چاہئے لیکن پھر کراؤن نے یہ حماقت کیوں کی کہ ڈاکٹر جہانگیر کی بجائے اس کے اسسٹنٹ کی لاش پر میک اپ کر دیا۔ میک اپ تو بہر حال چیک ہو بھی سکتا تھا"............ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران سپیکنگ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

" پاکیشیا میں میزائل اڈے پر کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کام کر رہی ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شرما نے اس بارے میں ایک مشن ایکریمیا کے کنگ گروپ کے ذمے لگایا۔ کنگ گروپ نے یہاں کام شروع کر دیا لیکن جب انہیں اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس سلسلے میں اطلاع مل گئی ہے تو اس نے اپنا گروپ واپس منگوا لیا۔ اسی دوران یہاں کا ایک سائنس دان ڈاکٹر جہانگیر ہلاک کر دیا گیا لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹر جہانگیر کی لاش نہیں تھی بلکہ اس کے چیف اسسٹنٹ پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ کیا گیا ہے ڈاکٹر جہانگیر غائب ہو چکا ہے۔ کنگ گروپ کے سرکردہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے

لیکن ان کا فعال ایجنٹ کراؤن انہی کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا تھا۔ اس لئے اب تم فوری طور پر معلومات حاصل کرو کہ کہیں اس کراؤن نے ڈبل گیم کھیلتے ہوئے ڈاکٹر جہانگیر کو کرنل شرما تک تو نہیں پہنچا دیا۔ ہم نے ڈاکٹر جہانگیر کو فوری طور پر برآمد کرنا ہے"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں تفصیل بتا کر ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو میں کرنل شرما کو اغوا کر کے اس سے ساری پوچھ گچھ کر لوں"....... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

" کیا کرنل شرما آسانی سے اغوا ہو جائے گا"....... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یس سر کرنل شرما ملٹری ایڈوائزر کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس نے باقاعدہ آفس بنایا ہوا ہے اور وہ اپنے آپ کو ریٹائرڈ کرنل ظاہر کرتا ہے یہ تو اب آپ نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے۔ ویسے ملٹری انٹیلی جنس میں کرنل شرما نام کا کوئی آفیسر سرے سے ہے ہی نہیں اس لئے کرنل شرما کو آسانی سے اغوا کر کے اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"....... ناٹران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے اسے اغوا کر کے مکمل معلومات حاصل کرو لیکن ہر طرح سے تم نے محتاط رہنا ہے"....... عمران نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ ایک نئی بات سامنے آئی ہے کہ کرنل شرما ملٹری ایڈوائزر کے

طور پر کام کر رہا ہے وہ براہ راست ملٹری انٹیلی جنس سے متعلقہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس نارمنڈ اور سمتھ کا کیا ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں لیڈی روز سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ سر اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی رہائش گاہ کا نمبر دے دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس روز مینشن"...... رابطہ قائم ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کلب سے معلوم ہوا ہے کہ لیڈی روز صاحبہ یہاں آ چکی ہیں ان سے میری بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو روز بول رہی ہوں۔ پھر کیا ہو گیا خیریت ہے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے لیڈی روز کی مترنم آواز سنائی دی۔

"کنگ والے مشن میں اور الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔ تم ایسا کرو کہ کنگ کا کوئی ایسا نمبر مجھے دے دو جس پر میں براہ راست اس سے بات کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ بہرحال تم ہولڈ کرو میں معلوم کرتی ہوں کہ اس وقت وہ کس نمبر پر ہے"...... دوسری طرف سے لیڈی روز نے کہا اور پھر رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو کیا تم لائن پر ہو عمران"...... تھوڑی دیر بعد لیڈی روز کی آواز سنائی دی۔

"لائن پر تو تب ہو سکتا تھا جب کنگ صاحب کے سامنے سے ہٹنے کا کوئی سکوپ بن سکتا"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں تک دوسری طرف سے خاموشی طاری رہی جیسے لیڈی روز عمران کے فقرے کا مطلب پوری طرح نہ سمجھ سکی ہو۔ پھر چند لمحوں بعد اس کے کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"منہ دھو رکھو تجھے۔ میں تم جیسے مفلس لوگوں کو لائن پر ہی نہیں آنے دیتی"...... لیڈی روز نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاکیشیا میں تو درویشوں کو ہی اصل کنگ سمجھا جاتا ہے اور درویش تمہارے نقطہ نظر سے تو بہرحال مفلس ہی ہوتے ہیں"

عمران نے جواب دیا تو لیڈی روز ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"کیا تم یہ فقرہ پہلے نہیں کہہ سکتے تھے۔۔ یہ آج تمہیں کیوں یاد آیا ہے"...... لیڈی روز نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں مفلس نہیں تھا اس لئے کنگ بھی نہ بن سکتا تھا بہر حال وہ نمبر بتاؤ یہ کال میری طرف سے ہو رہی ہے اور میں واقعی اس معاملے میں انتہائی مفلس آدمی ہوں"...... عمران نے کہا تو لیڈی روز نے ہنستے ہوئے ایک نمبر بتا دیا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کنگ کی مخصوص بھاری آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تم خیریت پھر کیا ہو گیا"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارا آدمی کراؤن جو مارا گیا ہے اس کا پس منظر کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کراؤن کا پس منظر کیوں یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... کنگ نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں کچھ ایسے معاملات سامنے آ رہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کراؤن ڈبل گیم کھیل رہا تھا۔ ڈبل ایجنٹ تھا وہ۔ ڈاکٹر جہانگیر جن کے

سلسلے میں کراؤن نے نارمنڈ کو رپورٹ دی تھی کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے وہ غائب ہے جب کہ جس لاش کو ڈاکٹر جہانگیر کی لاش بنا کر پیش کیا گیا ہے وہ اس کے چیف اسسٹنٹ ڈاکٹر شہریار کی لاش ہے اس کے چہرے پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز اطلاع ہے۔ بہر حال کراؤن کو اس مشن سے کچھ عرصہ پہلے ہی گروپ میں شامل کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے وہ ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی میں کام کرتا تھا۔ انتہائی تیز طرار اور ہوشیار ایجنٹ تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ مشن اس کراؤن کی معرفت ہی مجھے ملا تھا"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کرنل شرما سے براہ راست بات نہیں ہوئی تھی"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہوئی تھی لیکن رسمی وہ کراؤن کے ساتھ ہی آیا تھا"...... کنگ نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب ناٹران کی رپورٹ آنے کے بعد ہی صورت حال واضح ہو سکے گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ایک بڑے سے ہال نما کمرے کے درمیان ایک بیضوی میز کے گرد چار آدمی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک کرسی خالی تھی یہ چاروں اس طرح خاموش بیٹھے ہوئے تھے جیسے ان کا آپس میں تعارف ہی نہ ہو۔ چند لمحوں بعد ہال کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا تو وہ چاروں ہی اٹھ کھڑے ہوگئے۔

"بیٹھو"...... آنے والے نے کہا اور خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ چاروں بھی دوبارہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"دیال سنگھ موجودہ صورت حال کے بارے میں تفصیل سے رپورٹ دو"...... آنے والے نے اپنے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ خاصا تحکمانہ تھا تو وہ آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاؤ کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں"............ آنے والے

نے کہا۔

"تھینک یو باس"...... دیال سنگھ نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"موجودہ صورت حال کے مطابق پاکیشیا اپنے زیرو میزائل اڈے کے بارے میں انتہائی محتاط ہو چکا ہے۔ خاص طور پر اس کے اندر جانے اور باہر آنے کے انتظامات انتہائی سخت کر دیئے گئے ہیں کیونکہ ان تک جو پیغام پہنچایا گیا ہے اس کے مطابق وہاں سے فارمولا چوری کیا جانا ہے۔ کرنل شرما کو ہمارے توقع کے عین مطابق اغوا کر لیا گیا ہے اور ظاہر ہے کرنل شرما نے وہی کچھ بتانا ہے جو اس کے دماغ میں پہلے سے بٹھا دیا گیا ہے۔ اس طرح پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تمام تر توجہ اڈے سے کسی راز کے چرانے تک ہی محدود رہے گی اور یہی ہمارا مقصد تھا"...... دیال سنگھ نے کہا۔

"میرے اور تمہارے علاوہ یہاں جو لوگ موجود ہیں انہیں سرے سے کچھ معلوم نہیں ہے اس لئے تفصیل سے انہیں بتاؤ کہ ہم نے کیا پلاننگ کی ہے اور ہماری پلاننگ کس حد تک کامیاب رہی ہے اور اب ہمارا اصل مشن کیا ہے"...... باس نے کہا۔

"یس سر"...... دیال سنگھ نے کہا۔

"ساتھیوں پاکیشیا نے جدید ترین میزائل اڈہ مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ بنایا ہے اور اسے ہر لحاظ سے میزائل اور بم پروف رکھا گیا ہے تاکہ اسے کسی صورت ہٹ نہ کیا جا سکے اور اس کے اندر انتہائی طاقتور

میزائل اس طرح ایڈجسٹ کیے گئے ہیں کہ جب ضرورت ہو صرف ایک بٹن دبانے سے اس میزائل کے اوپر چھت ہٹ جائے اور میزائل فائر ہو کر اپنے ٹارگٹ پر پہنچ جائے اور ظاہر ہے ان سارے میزائلوں کا ٹارگٹ کافرستان کے بڑے بڑے شہر اور بڑے بڑے پراجیکٹ ہیں تاکہ کافرستان کو دفاعی لحاظ سے مفلوج کر دیا جائے۔ اس اڈے کے گرد پہاڑیوں پر انتہائی جدید ترین راڈار اسٹیشن اور ایسے میزائل شکن آلات نصب ہیں کہ اگر اس اڈے پر میزائل فائر کیے جائیں تو انہیں ہوا میں ہی ختم کر دیا جائے۔ یہ اڈہ کافرستان کے دفاع کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے اور اس اڈے کی موجودگی میں ہمارا دفاع مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے اس لئے حکومت کافرستان کی خواہش ہے کہ کوئی ایسی پلاننگ بنائی جائے کہ جس وقت کافرستان چاہے پلک جھپکنے میں یہ سارا اڈہ میزائلوں سمیت تباہ کیا جا سکے۔ چنانچہ طویل سوچ بچار کے بعد ایک اچھوتا منصوبہ ترتیب دیا گیا۔ اس منصوبے کے تحت اصل پلان یہ بنایا گیا کہ چونکہ یہ اڈہ کافرستانی سرحد کے قریب ہے اور یہ تمام پہاڑی علاقہ ہے اس لئے کافرستانی پہاڑی علاقہ میں سے سرنگ کھود کر اس اڈے کے نیچے لے جائی جائے اور وہاں ایسا جدید ترین بلاسٹر سسٹم قائم کر دیا جائے جو کسی طور بھی چیک نہ ہو سکے۔ اور کافرستان جب چاہے ایک بٹن دبا کر اس پورے اڈے کو بلاسٹ کر سکے لیکن ظاہر ہے اس کے لئے کافی مشینری اور کافی کام کی ضرورت ہے اور اگر اس کی بھنک پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کو

ہو گئی تو وہ اس سلسلے میں اپنی سرحد میں کوئی ایسی رکاوٹ بھی پیدا کر سکتے ہیں جس سے ہمارہ منصوبہ ناکام ہو جائے اور ہماری اس ساری کارروائی کو بھی سبوتاژ کر سکتے ہیں چنانچہ اس پلان کے تحت ہم نے اپنی سرحد میں ایک عام چھاؤنی قائم کر دی۔ اسے ہر لحاظ سے عام ہی رکھا گیا تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اس بارے میں معلومات حاصل نہ کر سکیں جبکہ سرنگ والا پلان اس چھاؤنی سے ہٹ کر انڈر گراؤنڈ بنایا جانے لگا جب یہ سرنگ ہماری سرحد تک پہنچ گئی تو اسے روک دیا گیا کیونکہ اب کام ان کی سرحد کے اندر ہونا تھا اور اس اڈے کے نیچے بلاسٹنگ سسٹم قائم کرنا تھا۔ اس لئے یہ سوچا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کو کسی ایسے منصوبے میں الجھا دیا جائے کہ ان کی توجہ اس وقت تک اس سرنگ اور اس سسٹم کی طرف جا ہی نہ سکے۔ چنانچہ اس کے لئے طے کیا گیا کہ ایکریمیا کا ایک گروپ اس اڈے سے راز چوری کرنے کے لئے کام کرے اور سب کی توجہ اسی طرف رہے کہ کام کرنے والوں کا مقصد صرف راز چوری کرنا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ملٹری ایڈوائزر کرنل شرما کو منتخب کیا گیا۔ جدید ترین آلات کے تحت اس کے ذہن میں یہ ساری پلاننگ فیڈ کر دی گئی اور پھر اس کے ذریعے ایکریمیا کے ایک گروپ کو ہائر کیا گیا۔ انہیں ڈاکٹر جہانگیر کا ریفرنس دیا گیا۔ اس سے پہلے ایک اور مجرم تنظیم کے تحت کافرستان سے ایک فائل چوری کرائی گئی جس میں ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں پھر اس فائل کے بارے میں

ایکریمیا کے مجرم گروپ کنگ ڈان کو مشن دیا گیا۔چنانچہ کنگ ڈان
نے اس فائل کے خلاف کام شروع کر دیا۔وہ آدمی جس نے فائل اڑائی
تھی اس کا تعلق بھی کافرستان سے ہی تھا اس کے ذریعے فائل کے لئے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اہم ایجنٹ علی عمران
کے ایک ساتھی جوزف کا نام سامنے لایا گیا تا کہ بات علی عمران اور پھر
اس کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائے۔چنانچہ وہی ہوا
کنگ گروپ نے جوزف کو اغوا کر لیا اور اس کے ساتھی جوانا کو فائر کر
کے زخمی کر دیا۔اس دوران کنگ کو معلوم ہو گیا کہ فائل ایکریمیا میں
موجود ہے اس نے فائل حاصل کر لی۔اس طرح اس فائل کے مطابق
ڈاکٹر جہانگیر کا پتہ پاکیشیا میں کام کرنے والے گروپ تک پہنچ گیا۔اور
اس گروپ میں شامل ہمارے ایک خاص ایجنٹ کراؤن نے انتہائی تیز
رفتاری سے کام شروع کر دیا۔ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کر کے کافرستان پہنچا
دیا گیا کیونکہ اس اڈے کے بارے میں خصوصی تکنیکی معلومات جو اس
کے نیچے بلاسٹنگ سسٹم کی کامیابی کے لئے ضروری تھیں ڈاکٹر جہانگیر
سے ہی مل سکتی تھیں۔کراؤن نے ڈاکٹر جہانگیر کے اغوا کو چھپانے کے
لئے ان کے چیف اسسٹنٹ کو ہلاک کر کے ان کے چہرے پر ڈاکٹر
جہانگیر کا میک اپ کر دیا۔اسی طرح کراؤن نے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش
گاہ سے اڈے کا ایک نقشہ بھی حاصل کر لیا۔پھر اس نے اس نقشے کو
پاکیشیا کے ایک جغرافیکل سروے کے ماہر سے پڑھوایا اور اس سے
مزید ضروری معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا۔اس کے ساتھ

ہی اس نے ہمیں نقشے اور اس کے بارے میں حاصل ہونے والی
تفصیلات سے آگاہ کیا لیکن ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔گو ہم نے
اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اس نقشے کے مطابق اڈے کے اندر سے راز
چوری کرنے کے لئے کام شروع کر دے لیکن پھر اچانک ہمیں اطلاع
ملی کہ کنگ ڈان کو جیسے ہی یہ اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور
اس کے اہم آدمی علی عمران کو اس کے گروپ کی کارروائی کا علم ہو چکا
ہے اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے کراؤن کو ہلاک کرا دیا۔اور مشن
سے ہاتھ اٹھا کر گروپ کو واپس آنے کا حکم دے دیا۔اس کے ساتھ ہی
ہمیں یہ اطلاعات بھی مل گئیں کہ پاکیشیا کے علی عمران اور کنگ کے
درمیان انتہائی گہرے تعلقات اور رابطے ہیں اور عمران نے کنگ سے
فون پر ساری تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔اس کے ساتھ ہی کرنل شرما
کو بھی پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا لیکن ہم اپنے اصل مشن میں پوری
طرح کامیاب ہو چکے ہیں۔ڈاکٹر جہانگیر سے ضروری معلومات حاصل
کر لینے کے بعد اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی لاش کو برقی بھٹی
میں ڈال کر جلا دیا گیا ہے۔کراؤن مارا جا چکا ہے اس لئے اگر ڈاکٹر
جہانگیر کے اسسٹنٹ کی لاش پر میک اپ چیک بھی ہو گیا تب بھی
کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ ڈاکٹر جہانگیر کہاں گیا اور اس کے ساتھ کیا
ہوا اور نہ ہی ڈاکٹر جہانگیر اب زندہ ہو سکتا ہے یا برآمد ہو سکتا ہے کہ وہ
اس بارے میں اطلاعات مہیا کر دے کہ اس سے کس قسم کی
معلومات حاصل کی گئی ہیں کرنل شرما نے بھی وہی کچھ بتانا ہے جو اس

کے ذہن میں فیڈ کیا گیا ہے ۔اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس
کا اہم ایجنٹ علی عمران نہ صرف ذہنی طور پر بری طرح الجھ جائیں گے
بلکہ وہ اس خیال میں رہیں گے کہ ہمارا مقصد میزائلوں کے اس اڈے
سے کوئی راز چرانا ہے اس لئے ان کی پوری توجہ اڈے پر رہے گی اور ہم
اس دوران اپنا مشن خاموشی سے پورا کر لیں گے یعنی اس اڈے کے
نیچے سپر بلاسٹنگ نظام قائم کرنا ۔ اس معاملے میں ڈاکٹر جہانگیر سے
ملنے والی معلومات نے ہمیں بے حد کام دیا ہے اور ان معلومات کی
روشنی میں کام تیزی سے جاری ہے ۔زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر
یہ کام مکمل ہو جائے گا ۔ پھر اس سارے سسٹم کو جو انڈر گراؤنڈ ہے
بند کر دیا جائے گا اور کسی کو بھی اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے گا
البتہ اس کا آپریٹو سسٹم کافرستان کے پاس موجود رہے گا ۔ جب بھی
کافرستان چاہے گا اس آپریٹو سسٹم کے ذریعے صرف ایک بٹن دبا کر
پاکیشیا کے میزائلوں کے اس پورے اڈے کو وہاں نصب تمام انتہائی
طاقتور اور خوفناک میزائلوں سمیت بلاسٹ کر دے گا ۔ اس طرح
کافرستان کا دفاع مفلوج ہونے کی بجائے الٹا پاکیشیا کا دفاع مکمل طور
پر مفلوج ہو جائے گا اور ان کے میزائل بلاسٹ ہونے کے بعد ہمارے
میزائل ان کے دفاع کو ایک لمحے میں تہس نہس کر کے رکھ دیں
گے "...... دیال سنگھ نے مسلسل بولتے ہوئے انتہائی تفصیل سے
سارے واقعات اور ان کا تجزیہ پیش کر دیا تو سوائے باس کے باقی
تینوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" انتہائی پیچیدہ پلان ہے جناب "...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے بے
اختیار ہوتے ہوئے کہا تو باس بے اختیار مسکرا دیا ۔
" پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر یہ علی عمران حد درجہ ذہین
اور انتہائی صلاحیتوں کا حامل ہے اس لئے ان کو ڈاج دینے کے لئے یہ
ساری پیچیدگیاں اختیار کی گئی ہیں ۔ اس کے باوجود جب تک
بلاسٹنگ سسٹم تیار ہو کر محفوظ نہ ہو جائے اس وقت تک خطرہ باقی
رہے گا اور اسی مقصد کے لئے یہ میٹنگ کال کی گئی ہے "...... باس
نے جواب دیا ۔
" لیکن باس بلاسٹنگ سسٹم بن جانے اور محفوظ ہو جانے کے بعد
بہر حال آپریٹو سسٹم تو موجود ہی رہے گا اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس
نے اس آپریٹو سسٹم پر قبضہ کر لیا تب تو ساری پلاننگ ناکام ہو کر رہ
جائے گی "...... ایک اور آدمی نے کہا ۔
" تمہاری بات درست ہے ۔ ہمارے ذہنوں میں بھی یہ خدشہ
موجود تھا اس لئے یہ آپریٹو سسٹم یہاں سے بہت دور ایک پہاڑی کے
اندر موجود انتہائی خفیہ لیبارٹری میں نصب کیا گیا ہے چونکہ یہ سسٹم
خصوصی لہروں کے ساتھ آپریٹ ہوتا ہے اس لئے اس میں فاصلہ کوئی
اہمیت نہیں رکھتا اور اس لیبارٹری میں بھی اس سسٹم کی خصوصی
مشینری کو لیبارٹری میں موجود دوسری مشینری کے ساتھ اس طرح
ایڈجسٹ کر دیا گیا ہے کہ وہ عام سے مشینری لگتی ہے لیکن اس کا
آپریشنل سیٹ پرائم منسٹر صاحب کی ذاتی تحویل میں ہو گا ۔جب اسے

آپریٹ کرنا ہوگا تو وہ خود ہی اسے آپریٹ کریں گے"...... باس نے کہا۔

"کیا اس کے لئے پرائم منسٹر صاحب کو ذاتی طور پر وہاں لیبارٹری میں جانا ہوگا"...... ایک آدمی نے پوچھا۔

"نہیں وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر صرف ایک بٹن دبائیں گے اور لیبارٹری میں موجود خصوصی مشینری آپریٹ ہونا شروع ہو جائے گی اور اس مشینری کے آپریٹ ہوتے ہی بلاسٹنگ سسٹم فائر ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کا میزائلوں کا اڈہ بلاسٹ ہو جائے گا۔ اس سارے پراسس میں صرف چند سیکنڈ لگیں گے"...... باس نے جواب دیا۔

"کیا لیبارٹری میں کام کرنے والوں کو اس مشینری کے بارے میں معلومات حاصل ہیں"...... ایک نے پوچھا۔

"نہیں بظاہر وہ اس لیبارٹری کے لئے کام کرنے والی ایک عام سی مشینری ہے البتہ اس کے اندر خاص طور پر ایک ایسا سسٹم تیار کیا گیا ہے جو پرائم منسٹر صاحب کے بٹن دبانے پر ہی آپریٹ ہوگا۔ وہاں لیبارٹری میں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ اس عام سی مشینری کے اندر خصوصی طور پر کیا انتظامات ہیں"...... باس نے جواب دیا۔

"اب ہمارے لئے کیا حکم ہے باس"...... چوتھے آدمی نے کہا۔

"اس میٹنگ کا مقصد صرف اتنا ہے کہ جب تک بلاسٹنگ سسٹم تیار نہیں ہو جاتا آپ تینوں اپنے اپنے گروپس کو پاکیشیا بھیجیں گے اور

وہاں اڈے میں داخل ہونے اور وہاں سے کوئی فارمولا چوری کرنے کے لئے پوری کوشش کریں گے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس دونوں یہی سمجھتی رہیں کہ ہمارا اصل مقصد یہی ہے۔ جب بلاسٹنگ سسٹم تیار ہو کر محفوظ ہو جائے گا تو آپ کو اپسی کا سگنل دے دیا جائے گا"...... باس نے کہا۔

"اس اڈے کے بارے میں تفصیلات"...... ایک نے کہا۔

"دیال سنگھ آپ کو تمام ضروری معلومات مہیا کرے گا اور اب آپ کا مجھ سے رابطہ بھی دیال سنگھ کے ذریعے ہی ہوگا لیکن جو کچھ یہاں آپ کو بتایا گیا ہے یہ ٹاپ سیکرٹ رہے گا۔ ویسے اس کا علم پرائم منسٹر صاحب، مجھے، دیال سنگھ اور اب آپ کو ہوا ہے۔ اس کے علاوہ پورے کافرستان میں اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہے"...... باس نے کہا۔

"آپ نے پہلے کہا تھا کہ بلاسٹنگ سسٹم ایک ہفتے میں مکمل ہو جائے گا کیا واقعی ایسا ہے یا مزید وقت لگے گا"...... ایک نے پوچھا۔

"جس رفتار سے کام ہو رہا ہے اس کے مطابق تو ماہرین نے ایک ہفتے کا وقت دیا ہے"...... باس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی دیال سنگھ سمیت باقی تینوں افراد بھی کھڑے ہو گئے اور باس تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ بلیک زیرو مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے دانش منزل میں اس وقت عمران اکیلا تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے فائل سے سر اٹھائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اسے ناٹران کی کال کا شدت سے انتظار تھا۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"باس کرنل شرما نے پوچھ گچھ کے دوران جو معلومات مہیا کی ہیں

وہ میں نے ٹیپ کر لی ہیں آپ حکم دیں تو یہ ٹیپ آپ کو فون پر سنوا دی جائے یا حکم دیں تو پاکیشیا سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے بھجوا دی جائے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"ٹیپ سنوادو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"مم۔ مم میرا نام کرنل شرما ہے"...... ایک آواز سنائی دی لیکن عمران اس کا لہجہ اور بولنے کا انداز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ لاشعوری انداز میں بول رہا ہے۔ گو اس کا لہجہ ایسا نہ تھا کہ عام طور پر یہ بات چیک کی جا سکتی تھی اور صرف ہپناٹزم کا ماہر ہی اس بات کو چیک کر سکتا تھا اور عمران چونکہ اس موضوع پر خاصی مہارت رکھتا تھا اس لئے کرنل شرما کے بولتے ہی اسے احساس ہو گیا کہ کرنل شرما ٹرانس میں بول رہا ہے۔ بہرحال وہ خاموش بیٹھا ٹیپ سے نکلنے والی گفتگو سنتا رہا۔ یہ گفتگو ناٹران اور کرنل شرما کے درمیان ہو رہی تھی اور اس میں کرنل شرما نے وہ ساری کہانی بتائی جو اس نے کنگ ڈان کو مشن دینے اور پھر اس کا مشن پر کام کرنے سے انکار اور اس دوران ہونے والی ساری کارروائی وہ دوہرا رہا تھا۔

"ہیلو باس آپ نے ٹیپ سن لی"...... ٹیپ کے اختتام پر ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"کرنل شرما اب کس پوزیشن میں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"میں سمجھا نہیں باس پوزیشن سے آپ کا کیا مطلب ہے"۔ ناٹران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا وہ اس قابل ہے کہ اس سے مزید معلومات حاصل کی جا سکیں"....... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر کرنل شرما نے معمولی سے تشدد پر ہی زبان کھول دی تھی"....... ناٹران نے جواب دیا۔

"کافرستان میں ہپناٹزم کا ایک ماہر ہے جن کا نام ڈاکٹر بھاٹیہ ہے گرانڈ روڈ پر ان کی رہائش گاہ ہے۔ تھری ون گرانڈ روڈ۔ میں عمران کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر بھاٹیہ سے بات کرے۔ اس کے بعد وہ تم سے بات کرے گا۔ کرنل شرما نے جو کچھ بتایا ہے اس کے لہجے سے محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ٹرانس میں ہے اور اس کے ذہن کو باقاعدہ فیڈ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر بھاٹیہ اسے چیک کرے گا اور پھر اصل حقیقت سامنے آجائے گی"....... عمران نے کہا۔

"ویری سٹرینج سر۔ حالانکہ میں خود اس موضوع پر خاصا کام کر چکا ہوں لیکن مجھے تو احساس نہیں ہوا لیکن سر اگر ایسی بات ہے تو پھر ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر بھاٹیہ اصل بات سامنے نہ لے آئے کیونکہ بہرحال ڈاکٹر بھاٹیہ کافرستانی ہے"....... ناٹران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے ڈاکٹر بھاٹیہ کا ریفرنس دیا ہے تو سوچ سمجھ کر دیا ہے"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ جب ٹون دوبارہ سنائی دینے لگی تو عمران نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس بھاٹیہ ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر بھاٹیہ تک میرا نام پہنچا دیں۔ اگر وہ مجھ سے بات کرنا پسند کریں تو ٹھیک ہے ورنہ میں فون بند کر دوں گا"....... عمران نے کہا کیونکہ اسے ڈاکٹر بھاٹیہ کی عادت کا اچھی طرح علم تھا وہ اپنی مرضی کے آدمیوں کے علاوہ کسی سے بات کرنا سرے سے پسند ہی نہ کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ فون اٹنڈ ہونے پر ملازم فون کرنے والے کو پہلے ہی جواب دے دیتا تھا کہ ڈاکٹر بھاٹیہ موجود ہی نہیں ہے اس لئے عمران نے اس کے جواب دینے سے پہلے ہی وضاحت کر دی تھی۔

"ہیلو ڈاکٹر بھاٹیہ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"آپ کی مہربانی ڈاکٹر صاحب کہ آپ نے مجھے حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان کو یاد رکھا"....... عمران نے جب بولنا شروع کیا تو مسلسل بولتا ہی چلا گیا۔

"تم بھولنے والی شخصیت ہی نہیں ہو اس لئے مجبوری ہے"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر بھاٹیہ نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے یقین ہے کہ حکومت کافرستان کے ساتھ آپ کے تعلقات بدستور کشیدہ ہی ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"کشیدہ کیا سرے سے تعلقات ہی نہیں ہیں اس لئے کہ حکومت کی نظروں میں ڈاکٹر ورما ہپناٹزم پر بین الاقوامی اتھارٹی ہیں جب کہ میں ان کے مقابلے میں طفل مکتب"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے جواب دیا۔

"آپ کو شاید معلوم نہ ہو کہ یہ کام میں نے دکھایا ہوا ہے تاکہ آپ سے ہمارے تعلقات قائم رہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر بھاٹیہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ حکومت پاکیشیا نے ڈاکٹر ورما کو باقاعدہ اپنے ملک کی یونیورسٹی کی اعزازی ڈگری دی ہوئی ہے اور اس ڈگری نے ہی اسے حکومت کا منظور نظر بنا رکھا ہے۔ بہرحال بتاؤ فون کیسے کیا ہے"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے جواب دیا۔

"ایک آدمی ہے کرنل شرما وہ پاکیشیا کے خلاف ایک مشن میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے جو بات چیت ہوئی ہے اس سے لگتا ہے کہ اس کے تحت الشعور کو باقاعدہ فیڈ کیا گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ کام ڈاکٹر ورما نے کیا ہو گا۔ آپ اسے چیک کریں اور یہ فیڈنگ واش کر دیں۔ تاکہ اس سے اصل حقیقت معلوم ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"کس نے چیک کیا ہے کہ اسے فیڈنگ کی گئی ہے۔ کیا تم نے خود چیک کیا ہے"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے پوچھا۔

"نہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اس کی گفتگو کا ٹیپ فون پر سنا ہے اور انہوں نے آواز سے ہی معلوم کر لیا ہے کہ اسے باقاعدہ فیڈنگ کیا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے کال کر کے کہا ہے کہ میں اصل معلومات حاصل کروں لیکن مجھے معلوم ہے کہ میں چیکنگ تو کر لوں گا لیکن واشنگ نہیں ہو سکے گی اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کرنل شرما کہاں ہے اس وقت"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے کہا۔

"میرا ایک آدمی اسے لے کر آپ کے پاس پہنچ جائے گا میں اسے کال کر کے کہہ دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہو جائے گا تم اسے میرے پاس بھجوا دو۔ تمہارا آدمی یہاں تمہارا نام بطور ریفرنس لے گا"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے کہا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر بھاٹیہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"بس۔ کیا مطلب یہ بس اڈے سے کہاں کال جا ملی ہے۔ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے بس نہیں یس کہا ہے عمران صاحب۔ ناٹران بول رہا ہوں"...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس یس کا مطلب تو یہی نکلتا ہے کہ بس روانگی کے لئے تیار ہے اس لئے بس لے کر ڈاکٹر بھاٹیہ کے پاس پہنچ جاؤ۔ البتہ پاس ورڈ کے طور پر میرا نام لے دینا ورنہ ٹریفک پولیس چالان کر سکتی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر میز پر رکھی ہوئی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور بلیک زیرو سامان سے لدا پھدا اندر داخل ہوا۔

"ارے اتنی دیر لگا دی۔ کیا دکانداروں سے بھاؤ تاؤ کرنے لگ گئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھاؤ تاؤ تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ اس وقت تک بھاؤ تاؤ کرتے رہو جب تک پیشانی پر پسینہ نہ آ جائے"...... بلیک زیرو نے کچن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تاؤ کے بعد پسینہ بھی آ سکتا ہے اور خون بھی بہہ سکتا ہے دونوں ہی صورتیں ہو سکتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنستا ہوا کچن میں چلا گیا اور عمران نے ایک بار پھر فائل پر نظریں جما دیں۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کچن سے باہر آیا تو اس کے ہاتھوں میں چائے کی دو پیالیاں موجود تھیں ایک اس نے عمران کے سامنے رکھی اور دوسری کو ہاتھ میں اٹھائے وہ گھوم کر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ پیالی اس نے اپنے سامنے رکھ لی۔

"یہ آپ کو اکیلے بیٹھے بیٹھے شاید مادام تاؤ کی یاد آنے لگ گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہائے ہائے کیا یاد دلا دیا تم نے۔ ایک تیر میرے سینے پر مارا کہ ہائے ہائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اگر یہی فقرہ آپ جولیا کے سامنے کہہ دیتے تو اب تک یقیناً شہید ہو چکے ہوتے"...... بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اسے اب جا کر اتنی عقل آ گئی ہے کہ وہ میرے فقروں پر تاؤ نہیں کھاتی"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران سامنے بیٹھے بلیک زیرو کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جہانگیر کو کافرستان سمگل کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تفصیل سے بات کیا کرو"...... عمران کا لہجہ سرد پڑ گیا تھا۔

"سوری باس۔ صفدر نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ اس نے بحری سمگلروں کے ایک گروپ کے آدمی سے یہ معلومات حاصل کی ہیں کہ ایک آدمی کو جس کا قد و قامت ڈاکٹر جہانگیر جیسا تھا۔ بے ہوشی

کے عالم میں لانچ کے ذریعے کافرستان سمگل کیا گیا ہے۔اس نے بتایا ہے کہ اسے سمگل کرانے والا ایک ایکریمی تھا۔اس نے اس کے لئے انتہائی خطیر معاوضہ ادا کیا تھا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کس گروپ نے یہ کام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باٹی گروپ بتایا جاتا ہے۔باٹی اس گروپ کا سربراہ ہے لیکن وہ اس وقت پاکیشیا میں موجود نہیں ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"صرف قدوقامت سے ہی یہ بات کنفرم ہوئی ہے کہ سمگل ہونے والا ڈاکٹر جہانگیر تھا یا مزید شواہد بھی ملے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"صفدر کی رپورٹ کے مطابق اس بے ہوش آدمی کے لباس کی ایک خفیہ جیب سے ایسے کاغذات باٹی کو ملے تھے جن میں ڈاکٹر جہانگیر کا نام درج تھا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"صفدر اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باٹی گروپ کا اڈہ ساحل سمندر پر ایک ہوٹل رین بو میں ہے۔ صفدر نے ساحل سمندر کے ایک پبلک فون بوتھ سے مجھے رپورٹ دی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کو کنفرم کر رہا ہے کہ کیا واقعی باٹی ملک سے باہر ہے یا نہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اسے ٹرانسمیٹر کال کر کے کہہ دو کہ وہ وہیں رین بو ہوٹل کے سامنے ہی رہے۔میں عمران کو تلاش کر کے وہاں بھیجتا ہوں تاکہ باٹی کو ٹریس کیا جا سکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر ایک طرف موجود سپیشل ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور اس پر

ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس باس ٹائیگر اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کسی بحری سمگلر باٹی گروپ کو جانتے ہو اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس خاصا معروف گروپ ہے اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کے سربراہ باٹی کے بارے میں معلوم کرو کہ کیا وہ پاکیشیا میں موجود ہے یا نہیں اور اگر موجود ہے تو اس وقت کہاں مل سکتا ہے اور پھر مجھے کال کرو اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ڈاکٹر جہانگیر کو کافرستان کیوں سمگل کیا گیا ہو گا جب کہ اس سے معلومات یہاں بھی مل سکتی تھیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ میزائل اڈے کے بارے میں ایسی تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہوں جن کا ذکر انہوں نے کنگ گروپ یا کراؤن سے نہ کیا ہو"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ٹائیگر کالنگ اوور" ...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران اٹنڈنگ یو کیا رپورٹ ہے اوور" ...... عمران نے جواب دیا۔

"باس باٹی پاکیشیا میں ہی موجود ہے۔ اس وقت وہ اپنے نئے اڈے آسٹر کلب کے تہہ خانے میں کسی غیر ملکی پارٹی سے بات چیت میں مصروف ہے اوور" ...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس سے تعلقات ہیں اوور" ...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی تعلقات نہیں ہیں باس میں ایسے گھٹیا درجے کے مجرموں کو منہ نہیں لگایا کرتا اوور" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو اوور" ...... عمران نے کہا۔

"یس باس اوور" ...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"اگر کہو تو کسی اور کو تمہاری مدد کے لئے بھیج دوں اوور"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں باس اس کی ضرورت نہیں ہے اوور" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے پھر اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ کتنی دیر لگ جائے گی تمہیں اوور" ...... عمران نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ باس اوور" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے اوور اینڈ آل" ...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بلیک زیرو جولیا کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ صفدر کو ٹرانسمیٹر کال کر کے واپس آنے کا کہہ دے۔ اب اس کی وہاں ضرورت نہیں رہی" ...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جولیا کو احکامات دینے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔ عمران نے ایک بار پھر فائل کھول لی تھی۔

"یہ آپ کون سی فائل دیکھ رہے ہیں" ...... بلیک زیرو نے رسیور رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ فائل اس میزائلوں والے اڈے کی جغرافیکل سروے رپورٹ ہے" ...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سر سلطان نے ملٹری انٹیلی جنس کی انکوائری رپورٹ تو بھجوائی ہو گی۔ ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں اس سے کچھ معلوم ہوا" ...... بلیک زیرو نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"کوئی خاص بات نہیں تھی اس میں" ...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس بھاٹیہ ہاؤس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر بھاٹیہ سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر بھاٹیہ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر بھاٹیہ کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تمہارا آدمی کرنل شرما کو لے کر آیا تھا۔ کرنل شرما کے تحت الشعور میں باقاعدہ جدید مشینری کے تحت فیڈنگ کی گئی تھی میں نے اسے واش کر دیا ہے۔ تمہارا آدمی ابھی اسے واپس لے کر گیا ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر بھاٹیہ نے جواب دیا۔

"اس کے ذہن کو تو آپ نے پڑھا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں چونکہ مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ اس سے کس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے میں نے صرف فیڈنگ واش کی ہے"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بے حد شکریہ۔ میرے لائق کوئی خدمت"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے پاس میرے موضوع پر کوئی نئی کتاب آئی ہو تو مجھے بھجوا دینا"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے کہا۔

"پچھلے دنوں ڈاکٹر آرنلڈ کی نئی کتاب آئی ہے ویسے وہ میں نے ابھی تک تو پڑھی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو میرے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے براہ راست بھجوا دی تھی"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے کہا۔

"اس کے بعد تو کوئی کتاب نہیں آئی"...... عمران نے کہا۔

"او کے گڈ بائی"...... ڈاکٹر بھاٹیہ نے کہا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا

"یس سر"...... ناٹران کا لہجہ یکلخت انتہائی مودبانہ ہو گیا۔

"کرنل شرما کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"کرنل شرما کو میں ڈاکٹر بھاٹیہ کے پاس لے گیا تھا۔ ڈاکٹر بھاٹیہ نے اسے مشینری کے ذریعے چیک کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کرنل شرما کے تحت الشعور میں مشینری کے ذریعے ہی باقاعدہ فیڈنگ کی گئی ہے جو انہوں نے واش کر دی اور مجھے کہا کہ میں اسے لے جاؤں اور دو گھنٹے بعد جب اسے ہوش آئے گا تو پھر اس سے پوچھ گچھ ہو سکے گی۔ میں اسے واپس لے آیا ہوں ابھی وہ ہوش میں نہیں آیا"...... ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جب اسے ہوش آجائے تو تم نے اس سے معلوم کرنا ہے کہ فیڈنگ کے لئے اس کے ساتھ کون گیا تھا۔ یہ فیڈنگ یقیناً ڈاکٹر ورمانے ہی کی ہو گی کیونکہ حکومت کافرستان اس قسم کے کام انہی سے لیتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر جہانگیر کو یہاں سے لانچ کے ذریعے کافرستان سمگل کیا گیا ہے۔ یہ کام یہاں باٹی گروپ کے ذریعے ہوا ہے عمران اس باٹی سے معلومات حاصل کرنے کے لئے کام کر رہا ہے ابھی تک اس کی رپورٹ نہیں ملی۔ تم وہاں باٹی گروپ کے لنکس کو تلاش کر کے معلوم کرو کہ وہاں ڈاکٹر جہانگیر کو کس نے وصول کیا ہے اور اب ڈاکٹر جہانگیر کس کی تحویل میں ہو سکتا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ فائل لائبریری میں رکھ دینا میں اب رانا ہاؤس جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لارڈ ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں ایک میز پر تنویر اور صدیقی بیٹھے لنچ کرنے میں مصروف تھے۔ چونکہ آج کل وہ دونوں ایک ہی بلڈنگ میں رہ رہے تھے اس لئے اکثر اکٹھے ہی نظر آتے تھے۔ لارڈ ہوٹل ان کی رہائش گاہ سے قریب ہی تھا اور یہاں کا کھانا بھی معیاری ہوتا تھا اس لئے وہ دونوں لنچ اور ڈنر یہیں کرتے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ اب سیکرٹ سروس کو ختم کر دینا چاہئے۔ اب یہ بیکار ادارہ ہو چکا ہے"...... تنویر نے کھانا کھاتے ہوئے تو سامنے بیٹھا ہوا صدیقی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب کیسے بیکار ہو گیا ہے یہ ادارہ"...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کام ہی نہیں ہے نہ ٹیم باہر جا رہی ہے نہ کوئی مجرم ملک میں آ رہا

ہے۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم مفت میں تنخواہیں لے رہے ہوں۔ تم نے تو اچھا کیا کہ فور سٹار گروپ بنا کر اپنے لئے مصروفیت پیدا کر لی ہے لیکن میں بیکار رہ کر اب تنگ آگیا ہوں"۔ تنویر نے کہا۔

"تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے جولیا سے بات کی تھی جولیا نے جواب دیا کہ چیف نے منع کر دیا ہے کیونکہ کسی بھی وقت کوئی کام نکل سکتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اپنے لئے مصروفیت خود پیدا کر لو"...... صدیقی نے کہا۔

"کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ یہاں بے شمار مقامی مجرم بھی ہیں اور مجرم گروپس بھی۔ کسی کو تلاش کرو اور پھر اس کے خاتمے کے لئے کام شروع کر دو"...... صدیقی نے کہا تو تنویر نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے صدیقی نے کوئی بچگانہ بات کی ہو۔

"تمہارا مطلب ہے اب میں گھٹیا درجے کے بدمعاشوں سے لڑتا پھروں۔ ہونہہ یہ کام میرے بس کا نہیں ہے"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"ارے یہ یہاں"...... اچانک صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر چونک کر اس طرف دیکھنے لگا جدھر صدیقی دیکھ رہا تھا۔ یہ کونے میں ایک میز تھی جس کے گرد ایک مقامی مرد اور ایک مقامی

عورت بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دونوں کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

"کس کی بات کر رہے ہو۔ کیا فور سٹارز کا کوئی سلسلہ ہے"۔ تنویر نے پوچھا۔

"ارے نہیں یہ آدمی جو اس کونے میں عورت کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے وہ جس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا ہے اس کا نام راٹھور ہے۔ اس کا تعلق کافرستان سے ہے۔ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس سے۔ یہ یہاں کیوں نظر آ رہا ہے"...... صدیقی نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"کافرستان ملٹری انٹیلی جنس سے لیکن یہ آدمی اپنے انداز سے تو ملٹری کا آدمی نہیں لگ رہا"...... تنویر نے کہا۔

"کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس میں ایک خفیہ شعبہ ہے جسے ماسٹرز کہا جاتا ہے۔ یہ سویلین ہی ہوتے ہیں اور خصوصی پراجیکٹس پر ہی کام کرتے ہیں۔ اس سے میری ملاقات آج سے آٹھ سال پہلے ایکریمیا میں ہوئی تھی۔ میں اس وقت ایکریمی میک اپ میں تھا۔ یہ وہاں ایک خاص مشن پر آیا ہوا تھا۔ وہاں پتہ چلا تھا کہ اس کا تعلق ماسٹرز سے ہے اب آٹھ سال بعد یہ پہلی بار نظر آیا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ اپنی اصل شکل میں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں ورنہ ظاہر ہے میں اسے کیسے پہچان سکتا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"اصل شکل میں ہونے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی خاص مشن پر نہیں آیا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں ورنہ لازماً میک اپ میں ہوتا"...... صدیقی نے کہا۔

"پھر تمہارا کیا پروگرام ہے"...... تنویر نے کہا تو صدیقی چونک پڑا۔

"کیسا پروگرام"...... صدیقی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس زانھور کے بارے میں۔ بہرحال یہ کافرستانی ہے اور اس کا تعلق بقول تمہارے ملٹری انٹیلی جنس سے ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے اس کی نگرانی کی جائے تب ہی شاید کوئی بات سامنے آسکے ویسے اس کے اصل شکل میں ہونے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ یہاں کسی خاص مشن پر نہیں آیا"...... صدیقی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس کے ذہن میں بھی یہ بات ہو کہ یہاں اسے کوئی نہیں پہچانتا اس لئے اس نے میک اپ کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی ہو"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے نگرانی کے بغیر تو کچھ پتہ نہیں چل سکتا"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں میں ان چکروں میں پڑنے کا قائل ہی نہیں ہوں۔ اسے اغوا کر لیتے ہیں پھر یہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے ہوٹل سے ہی اسے اغوا کر لیا جائے"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ تنویر کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔

"یہاں سے بھی کیا جا سکتا ہے اور باہر سے بھی۔ بہرحال اب اس سے پوچھ گچھ ضروری ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"لیکن اسے کہاں لے جانا چاہئے"...... صدیقی نے کہا۔

"تم نے فور سٹارز کا ہیڈ کوارٹر نہیں بنایا ہوا"...... تنویر نے کہا۔

"ارے ہاں ٹھیک ہے وہاں اسے لے جایا جا سکتا ہے"۔ صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے ویٹر کو بلا کر اسے بل لانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر بل لے آیا تو انہوں نے بل دے کر ویٹر کو فارغ کر دیا تاکہ اگر اچانک اٹھنا پڑے تو بل کا جھگڑا نہ رہ جائے۔

"اوہ یہ تو بل پر سائن کر رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے"...... صدیقی نے کہا تو تنویر چونک کر اس طرف دیکھنے لگا۔

"تم کار مین گیٹ پر لے آؤ میں اسے لے آتا ہوں۔ ورنہ یہ اس عورت کے ساتھ اپنے کمرے میں چلا جائے گا اور اس کے بعد اسے یہاں سے لے جانا مسئلہ بن جائے گا"...... تنویر نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر چند لمحے بیٹھا رہا۔ پھر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس میز کی

طرف بڑھ گیا جہاں راٹھور بیٹھا ہوا تھا۔

"پلیز"....... تنویر نے اس کے قریب جا کر نرم لہجے میں کہا تو راٹھور اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی عورت دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"جی فرمایئے"....... راٹھور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپیشل پولیس"....... تنویر نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا اور جیب سے کارڈ نکال کر اس نے راٹھور کے سامنے کر دیا۔ کارڈ واقعی سپیشل پولیس کا ہی تھا اور سرکاری طور پر جاری کیا گیا تھا۔

"جی فرمایئے"....... راٹھور نے مزید حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کو میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر جانا ہے"....... تنویر نے کہا۔

"مگر کیوں میں تو سیاح ہوں"....... راٹھور نے کرسی سے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر"....... تنویر نے اس بار سرد لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"راٹھور میرا نام راٹھور ہے"....... راٹھور نے اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے کاغذات کے بارے میں آپ سے چند باتیں ہمارے کمانڈر نے معلوم کرنی ہیں اس لئے آپ پلیز میرے ساتھ چلیئے۔ ہم آپ کو یہیں واپس چھوڑ جائیں گے"....... تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری میں کہیں نہیں جاؤں گا پہلے میرے سفارت خانے سے رابطہ کریں"....... راٹھور نے کہا۔

"تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی جائیں گے"....... تنویر نے یکلخت

بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو پوری قوت سے گھوما اور راٹھور کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل میز پر گرا اور پھر رول ہوتا ہوا نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور راٹھور کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور وہ وہیں فرش پر ہی گر کر چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ راٹھور کی ساتھی عورت چیختی ہوئی دور بھاگنے لگی۔ ہال میں افراتفری کا سا عالم پیدا ہو گیا

"خبردار سپیشل پولیس۔ اگر کسی نے مداخلت کی تو گولی سے اڑا دیا جائے گا"....... تنویر نے ریوالور نکال کر چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے راٹھور کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھوں میں بھاری ریوالور موجود تھا۔

"ج ج جناب"....... اچانک ہوٹل کا مینجر بھاگتا ہوا قریب آیا۔

"ہٹ جاؤ۔ سپیشل پولیس۔ ورنہ تمہیں بھی گرفتار کر لیا جائے گا اور ہوٹل بھی سیل ہو جائے گا"....... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور مینجر بے اختیار جھجک کر پیچھے ہٹ گیا اور تنویر تیزی سے قدم بڑھاتا مین گیٹ سے باہر آیا۔ باہر صدیقی کار سٹارٹ کیے موجود تھا۔ تنویر نے عقبی دروازہ کھولا اور بے ہوش راٹھور کو اندر ڈال کر وہ اچھل کر عقبی سیٹ پر ہی بیٹھ گیا۔ بے ہوش راٹھور کو اس نے دونوں سیٹوں کے درمیان اس طرح ٹھونس دیا تھا جیسے بوری ٹھونسی جاتی ہے اور اب وہ اس کے جسم پر دونوں پیر رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ صدیقی نے ایک جھٹکے سے

کار آگے بڑھا دی۔

"کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا"...... صدیقی نے مین روڈ پر آتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ کیا ہونا تھا۔ البتہ وہ مینجر پولیس کو اطلاع کر دے گا اور ساتھ ہی کار نمبر بھی دے دے گا اس لئے ناکہ بندی سے بچنے سے پہلے ہی ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کار مختلف سڑکوں پر گھمانے کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے۔ اس نے کار ایک عام سی کوٹھی کے مین گیٹ کے سامنے روکی اور تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد ہی چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو ہاشم"...... صدیقی نے کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ کون ہے"...... تنویر نے پوچھا۔ وہ پہلی بار یہاں آ رہا تھا۔

"ہیڈ کوارٹر کا چوکیدار بھی ہے اور ملازم بھی"...... صدیقی نے جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور صدیقی کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روک دی اور پھر نیچے اتر آیا۔ تنویر بھی دروازہ کھول کر نیچے آ گیا اور پھر اس نے بے ہوش پڑے راٹھور کو گھسیٹ کر باہر نکالا اور کاندھے پر ڈال لیا۔

"ہاشم کار کو عقبی گیراج میں بند کر دو"...... صدیقی نے پھاٹک بند کر کے واپس آنے والے نوجوان سے کہا اور پھر وہ تنویر کے ساتھ

اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔

"ارے یہ تو ساؤنڈ پروف کمرہ ہے"...... تنویر نے ایک کمرے میں پہنچ کر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہاں راڈز والی کرسیاں بھی ہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تنویر نے بے ہوش راٹھور کو ایک کرسی پر بٹھایا تو صدیقی نے اس کا جسم راڈز سے جکڑ دیا۔ تنویر سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو صدیقی نے آگے بڑھ کر راٹھور کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو صدیقی پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کی تلاشی لے لو پہلے"...... تنویر نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر جب راٹھور کو ہوش آیا تو اس وقت تک صدیقی تلاشی مکمل کر چکا تھا۔ راٹھور کی جیبوں سے صرف ایک پرس ملا تھا جس میں سوائے پاکیشیائی کرنسی کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

"اس کے پاس سوائے کرنسی کے اور کچھ نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا اور مڑ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ یہ تم نے مجھے کیوں اس طرح جکڑ دیا ہے"...... راٹھور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے ماسٹرز گروپ سے ہے میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"...... صدیقی نے کہا تو راٹھور بری طرح

چونک پڑا۔

" مم ۔ مم میں تو سیاح ہوں ۔ بے شک میرے کاغذات چیک کرا لو "...... راٹھور نے کہا۔

" یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے اس کی زبان کھلوانے کے لئے خاصی محنت کرنی پڑے گی "...... صدیقی نے کہا تو تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہونہہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے ۔ ابھی میں دیکھتا ہوں کہ اس نے کتنی تربیت لے رکھی ہے "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے راٹھور کی طرف بڑھنے لگا۔

" سنو راٹھور سب کچھ بتا دو ورنہ تمہارا حشر انتہائی عبرتناک ہو گا "۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" کیا بتاؤں "...... راٹھور نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

" جو جانتے ہو وہ سب بتا دو مسٹر راٹھور ۔ یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے "...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو "...... راٹھور نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ تنویر نے اچانک اور انتہائی بیدردی سے اپنی انگلی راٹھور کی بائیں آنکھ میں مار دی تھی ۔ راٹھور کے حلق سے چیخیں نکلنے لگی تھیں ۔ اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی اس میں سے خون اور مواد نکلنے لگا تھا

وہ مسلسل چیخ چیخ کر ادھر ادھر سر مار رہا تھا ۔ تنویر نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں انگلی پر لگا ہوا خون راٹھور کے کپڑوں سے صاف کرنا شروع کر دیا۔

" یہ تو صرف ٹریلر ہے راٹھور صرف ٹریلر ۔ میرا نام تنویر ہے ۔ تنویر "...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم ۔ مم کچھ نہیں جانتا تم پاگل ہو ۔ تم مجھ پر تشدد کر رہے ہو میں تو سیاح ہوں ۔ میں تو سیاح ہوں "...... راٹھور نے چیختے ہوئے کہا ۔ وہ مسلسل سر بھی مار رہا تھا اور چیخ بھی رہا تھا۔

" ہٹ جاؤ تنویر ۔ یہ واقعی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے یہ اس طرح جان دے دے گا لیکن بتائے گا کچھ نہیں ۔ یہاں میں نے لاشعور چیک کرنے والی ایک مشین خصوصی طور پر منگوا کر رکھی ہوئی ہے اس سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا "...... صدیقی نے آگے بڑھ کر تنویر کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا تو تنویر ہونٹ بھینچے پیچھے ہٹ گیا ۔ راٹھور کی گردن اب سائیڈ پر ڈھلک گئی تھی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

" یہ ابھی زبان کھول دے گا صدیقی تم اس مشین کے چکر میں مت پڑو "...... تنویر نے کہا۔

" دیکھو تنویر ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس سے کیا پوچھنا ہے اور اس نے کیا بتانا ہے ۔ اس لئے سوال جواب میں سوائے وقت ضائع ہونے کے اور کچھ نہیں ہو گا جب کہ جدید مشینری کی مدد سے ہمیں وہ سب کچھ آسانی سے معلوم ہو جائے گا جو یہ جانتا ہے یا یہاں کرنے آیا

"ہے"...... صدیقی نے کہا تو تنویر نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا
جیسے اسے صدیقی کی بات سمجھ میں آگئی ہو۔ صدیقی تیزی سے مڑا اور
اس نے دروازے کے ساتھ موجود ایک بڑی سی الماری کے پٹ
کھولے اور پھر اندر ٹرالی پر رکھی ہوئی ایک مشین ٹرالی سمیت باہر نکال
لی۔ مشین کے اوپر سرخ رنگ کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔

"تم نے تو اس جگہ کو باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے"...... تنویر
نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو صدیقی مسکرا دیا۔ اس نے مشین کو
راٹھور کی کرسی کے قریب لے جا کر روکا اور پھر اس پر چڑھا ہوا غلاف
ہٹایا۔ یہ ایک مستطیل شکل کی مشین تھی جس میں بے شمار ڈائل
اور بلب لگے ہوئے تھے۔ صدیقی نے اس کی تار دیوار میں لگے ہوئے
پلگ میں فٹ کی اور اس کے ساتھ ہی مشین کی سائیڈ پر منسلک ایک
شیشے کا بڑا سا گلوب اٹھا کر اس نے اسے ہیلمٹ کے انداز میں راٹھور
کے سر پر چڑھایا اور پھر اس کے نچلے حصے کے تسمے گردن پر اچھی طرح
باندھنے کے بعد اس نے واپس جا کر بجلی کا بٹن آن کیا تو مشین میں
زندگی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ صدیقی نے مشین کو آپریٹ کرنا
شروع کر دیا۔ تنویر خاموش بیٹھا ہوا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... صدیقی نے ایک مائیک اٹھا کر اس کی
سائیڈ پر لگے ہوئے بٹن کو پریس کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام راٹھور ہے"...... مشین میں سے ایک آواز نکلی لیکن لہجہ
بالکل مشینی تھا یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی مشین بول رہی ہو۔

"تمہارا تعلق کس ایجنسی سے ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"ماسٹرز سے"...... جواب دیا گیا۔

"ماسٹرز کی تفصیل بتاؤ"...... صدیقی نے پوچھا۔

"ماسٹرز کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کا ایک خصوصی شعبہ ہے اور
یہ شعبہ براہ راست پرائم منسٹر کے تحت کام کرتا ہے"...... مشینی لہجے
میں جواب دیا گیا حالانکہ راٹھور کی گردن اسی طرح سائیڈ پر ڈھلکی ہوئی
تھی۔

"تم پاکیشیا کیوں آئے ہو"...... تنویر نے پوچھا۔

"ہاٹ مشن پر کام کرنے"...... راٹھور نے جواب دیا تو صدیقی کے
ساتھ ساتھ تنویر بھی چونک پڑا۔

"کس مشن پر تفصیل بتاؤ"...... تنویر نے کہا تو راٹھور نے
مسلسل بولنا شروع کر دیا اور جیسے جیسے وہ بولتا چلا جا رہا تھا صدیقی اور
تنویر دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی جا رہی تھیں وہ حیرت بھری
نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

عمران رانا ہاؤس کے بلیک روم میں داخل ہوا تو سامنے کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا تھا لیکن وہ بے ہوش تھا اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں لیکن اس وقت مونچھیں گلہری کی دموں کی طرح نیچے لٹکی ہوئی تھیں ۔ ٹائیگر عمران کے ساتھ تھا۔

"یہی باٹی ہے"...... عمران نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اسے لے آنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس پرابلم کیسا میں جب وہاں پہنچا تو میٹنگ ختم ہو چکی تھی اور یہ اپنے دفتر میں اکیلا تھا۔ کوبرا کو بھلا کون روک سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے بے ہوش کیا اور پھر خفیہ راستے سے اسے باہر لے

جا کر کار میں ڈالا اور یہاں لے آیا۔ یہاں پہنچ کر میں نے کوبرے کا ماسک میک اپ ختم کر دیا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باٹی کی طرف بڑھ گیا اس نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی باٹی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔

"اگر تمہارے پاس خنجر نہ ہو تو الماری سے نکال لو۔ جوزف اور جوانا دونوں زخمی ہیں اس لئے میں انہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا"۔ عمران نے کہا۔

"میرے پاس خنجر ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا اور کوٹ کے استر میں بنی ہوئی ایک خاص جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ عمران باٹی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد باٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران۔ ٹائیگر اور بلیک روم کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔

"تمہارا نام باٹی ہے اور تم کافرستان کے ساتھ بحری سمگلنگ کا دھندہ کرتے ہوئے"...... عمران نے کہا

"تم کون ہو اور یہ میں کہاں ہوں اور تم نے مجھے یہاں کیوں جکڑ رکھا ہے"........ باٹی نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

"میری بات کا جواب دو ورنہ"...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔ میں کوئی معمولی آدمی نہیں ہوں میرے اعلیٰ حکام سے تعلقات ہیں"...... باٹی نے اس بار بڑے رعب دار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب شاید فوری حیرت کے جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کیا مطلب یہ نام تو میں نے سنا ہوا ہے لیکن"...... باٹی نے چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باٹی کی ایک آنکھ ختم کر دو"...... عمران نے اس کے بات پوری ہونے سے پہلے ہی ٹائیگر کو حکم دیا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اٹھائے وہ قدم بڑھاتا باٹی کی طرف بڑھنے لگا۔

"کک کک کیا مطلب تمہارا تعلق خفیہ پولیس سے تو نہیں ہے کون ہو تم"...... باٹی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ جکڑے ہونے کے باوجود اس طرح تڑپنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر نکل کر تڑپتی ہے وہ اپنا سر اس تیزی سے دائیں بائیں مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں اچانک کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو ٹائیگر نے اس کی آنکھ میں خنجر کی نوک اتار

دی تھی اور اب وہ بڑے اطمینان سے خنجر کو اس کے لباس سے صاف کر رہا تھا۔

"الماری سے پانی کی بوتل نکال کر اس کی آنکھ پر ڈالو اور اسے پلا بھی دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر تیزی سے مڑا۔ اسی لمحے باٹی کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے الماری سے پانی کی بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے آدھی بوتل باٹی کے سر اور زخمی آنکھ پر انڈیل دی۔ باٹی ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آیا تو ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو باٹی کے منہ سے لگا دیا تو باٹی لاشعوری طور پر اس طرح پانی پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے جب بوتل خالی ہو گئی تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور پھر خالی بوتل لے جا کر واپس الماری میں رکھ دی۔ باٹی اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

"میرے خیال میں اتنی عقل تو بہرحال تم میں ہو گی کہ تمہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ تمہارے تعلقات ہماری نظروں میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور اگر تمہاری ایک آنکھ ختم ہو سکتی ہے تو دوسری بھی ختم ہو سکتی ہے پھر تمہارے بازوؤں کی ہڈیاں بھی ٹوٹ سکتی ہیں۔ ٹانگوں کی ہڈیاں بھی چکنا چور کی جا سکتی ہیں۔ پھر تمہارا مفلوج جسم جب شہر کے کسی فٹ پاتھ پر پڑا ہو گا اور اس پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں گی تو اس وقت اعلیٰ حکام سے تمہارے تعلقات تمہارے کس کام آئیں

گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں بولنا شروع کیا تو باٹی کا جسم بے اختیار لرزنے لگ گیا۔

"نہیں نہیں ایسا مت کرو فار گاڈ سیک ایسا مت کرو تم جو پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھ لو۔ مجھے مت مارو"۔۔۔۔۔۔ باٹی کی آواز میں بے پناہ لرزش تھی۔

"صرف اتنا بتا دو کہ تم نے ڈاکٹر جہانگیر کو اپنی لانچ میں سمگل کر کے کافرستان کہاں پہنچایا تھا اور کس کے حوالے کیا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو باٹی بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈاکٹر جہانگیر"۔۔۔۔۔۔ باٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں جس کی جیبوں کی تلاشی کے دوران تمہیں ایسے کاغذات ملے تھے جن میں ڈاکٹر جہانگیر کا نام درج تھا اور اس آدمی کو تم نے ایکریمی کے کہنے پر کافرستان سمگل کیا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ہاں مجھے یاد آگیا۔ اس ایکریمی نے مجھے انتہائی بھاری معاوضہ دیا تھا اور ایکریمیا کے ایک بڑے بحری سمگلر کی ٹپ بھی دی تھی۔ میں نے اسے لانچ میں خود لے جا کر کافرستان میں لینڈاری ٹاپو پر پہنچایا۔ وہاں دو آدمیوں نے اسے وصول کیا۔ میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن ان کے حلئے مجھے یاد ہیں۔ انہوں نے مجھے کوڈ کے طور پر وہ الفاظ بتا دیئے تھے جو یہاں ایکریمی جس نے اپنا نام کراؤن بتایا تھا میرے ساتھ طے کیے تھے"۔۔۔۔۔۔ باٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

"ان آدمیوں کے پاس کوئی سواری بھی ہوگی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سواری ہاں ایک بند باڈی کی واکس ویگن تھی۔ سرخ رنگ کی واکس ویگن۔ انہوں نے سمگل ہونے والے بے ہوش آدمی کو اس ویگن میں ڈالا اور لے گئے"۔۔۔۔۔۔ باٹی نے جواب دیا۔

"اس ویگن کا نمبر ماڈل"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ماڈل تو نیا تھا لیکن نمبر۔ نمبر تو"۔۔۔۔۔۔ باٹی نے کہا۔

"سوچ کر جواب دو لیکن غلط نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہمیں وہ نمبر معلوم ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور باٹی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک نمبر دوہرا دیا۔

"میرا خیال ہے یہی نمبر تھا لیکن میں کنفرم نہیں ہوں کیونکہ میں نے خاص طور نمبر نے دیکھا تھا بس اچٹتی سی نظریں پڑی تھیں"۔ باٹی نے جواب دیا۔

"چلو اس کی کوئی اور نشانی بتاؤ کوئی ایسی نشانی جس سے اس کو پہچانا جاسکے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نشانی۔ ارے ہاں ایک نشانی ہے مجھے اب یاد آرہا ہے۔ اس کے پچھلے بمپر پر تین خصوصی بریک لائٹیں لگائی گئی تھیں۔ ایک تو عام طور پر لگائی جاتی ہے لیکن تین یہ نئی بات تھی اس لئے مجھے یاد رہ گئی ہے"۔۔۔۔۔۔ باٹی نے کہا۔

"ان آدمیوں کے حلئے جنہوں نے ڈاکٹر جہانگیر کو وصول کیا

تھا"...... عمران نے پوچھا تو باٹی نے حلیئے بتا دیئے۔

"اور کوئی ایسی بات جس سے ان لوگوں تک پہنچا جا سکے"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اور۔ اور کوئی خاص بات نہیں ہے"...... باٹی نے جواب دیا۔

"ٹائیگر مسٹر باٹی کو آنکھ میں زخم لگنے سے کافی تکلیف ہو رہی ہو گی ان کی تکلیف ختم کر دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ فون روم میں موجود تھا اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب رانا ہاؤس سے۔ ڈاکٹر جہانگیر کو جس آدمی نے کافرستان سمگل کیا تھا اس سے چند ایسی معلومات ملی ہیں جن سے ناٹران ان کا کھوج لگا سکتا ہے"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے مشورہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھے صرف مطلب کی بات کیا کرو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا تھا۔

"آئی ایم سوری سر"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ چیف کے لہجے سے سہم گیا ہو۔ اور پھر اس نے ڈاکٹر جہانگیر کو وصول کرنے والے آدمیوں کے حلیئے۔ واکس ویگن کا نمبر۔ ماڈل اور رنگ بتانے کے ساتھ ساتھ اس کی خاص نشانی بھی دوہرا دی جو باٹی نے بتائی تھی۔

"میں چیک کرا لوں گا ویسے ناٹران نے ابھی تھوڑی دیر پہلے کرنل شرما کے بارے میں جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق کرنل شرما کو ڈاکٹر ورما کے پاس ملٹری انٹیلی جنس کے کسی خفیہ گروپ ماسٹرز کا چیف دیال سنگھ لے گیا تھا"...... چیف نے کہا۔

"دیال سنگھ۔ اس کا حلیہ معلوم ہوا ہے جناب"...... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا تو دوسری طرف سے چیف نے حلیہ دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے جناب میں اسے جانتا ہوں یہ طویل عرصے تک ایکریمیا کی ایک ایجنسی جس کا تعلق کافرستانی ڈیسک سے تھا وہاں کام کرتا رہا ہے۔ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ اسے ٹریس کرنا پڑے گا۔ پھر ہی صحیح صورت حال سامنے آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔ وہ شاید عمران کے فون کرنے کی وجہ سے باہر رک گیا تھا اور عمران کو چونکہ اس کی موجودگی کا علم تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر بلیک زیرو سے اس انداز میں بات کی تھی۔

"باٹی کو ختم کر دیا گیا ہے اب اس کی لاش کا کیا کرنا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جوزف سے مل کر اسے برقی بھٹی میں ڈال دو اور خود واپس چلے جاؤ"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی برآمدے کی طرف بڑھ گیا جہاں پورچ میں اس کی کار موجود تھی اس کی پیشانی پر لکیریں

سی ابھر آئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر دانش منزل کی طرف اڑی چلی جارہی تھی۔

"میں نے ناٹران کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس واکس ویگن کا سراغ لگا کر رپورٹ دے"...... بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں پہنچتے ہی کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"وہ عمرو عیار کی زنبیل دکھاؤ۔ تم نے دیال سنگھ اور ماسٹرز کا نام لے کر مجھے چونکا دیا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ضخیم سی ڈائری نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"یہ ماسٹرز کا نام پہلے تو کبھی سامنے نہیں آیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کا خصوصی اور خفیہ شعبہ ہے لیکن اس کا دائرہ کار کافرستان تک ہی محدود رہتا ہے۔ پہلی بار اس کا نام اس انداز میں سامنے آیا ہے"...... عمران نے کہا اور ڈائری کھول کر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ ابھی وہ ڈائری دیکھ ہی رہا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کی عادت تھی کہ جب بھی وہ دانش منزل میں موجود ہو تو تمام کالز خود اٹینڈ کرتا تھا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صدیقی بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے صدیقی کی

آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ فون میں لاؤڈر فکسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں سنائی دیتی تھی۔

"کیوں کال کی ہے اور وہ بھی براہ راست"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جناب میں نے ایک کافرستانی ایجنٹ کو پکڑا ہے جس کا تعلق کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے خصوصی شعبے ماسٹرز سے ہے"۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"پھر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں اور تنویر لنچ کرنے کے لئے"...... صدیقی نے بولنا شروع کیا۔

"یہ فضول تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں لنچ اور ڈنر لارڈ ہوٹل میں کرتے ہو۔ ضروری بات کرو"...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ اس ایجنٹ جس کا نام راٹھور ہے۔ اس نے انتہائی ہولناک انکشافات کیے ہیں۔ اس کے مطابق ماسٹرز کے تحت یہاں تین گروپس کافرستان سے آئے ہیں ان کا مقصد میزائلوں کے اڈے میں گھس کر وہاں سے کوئی فارمولا اڑانا ہے اور وہ ماسٹرز کے تحت ان کی نگرانی کے لئے یہاں آیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

"گروپس کے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں اس نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سران کے لیڈروں کے بارے میں بتایا ہے"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مزید تفصیل بتا دی۔

"تم نے یہ تفصیلی معلومات اس تربیت یافتہ ایجنٹ سے کیسے حاصل کی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں۔ میں اور تنویر اسے ہوٹل سے اغوا کر کے یہاں لے آئے تھے۔ یہاں ہم نے لاشعور سے معلومات حاصل کرنے والی انتہائی جدید ترین مشین رکھی ہوئی ہے اس کی مدد سے یہ معلومات حاصل ہوئی ہیں"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو تم نے اور تنویر دونوں نے کارنامہ انجام دیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ جولیا کو یہ تفصیلات بتا دو میں اسے اس سلسلے میں احکامات دے دیتا ہوں"...... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا۔ پھر اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"صدیقی اور تنویر نے کافرستان کا ایک اہم ایجنٹ ٹریس کر کے پکڑا ہے اور اس سے خاصی اہم معلومات بھی حاصل کی ہیں اس نے مجھے براہ راست فون کیا میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ تمہیں فون کر کے تمام معلومات دے دے۔ اس ایجنٹ کا تعلق کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے ایک خصوصی سیکشن ماسٹرز سے ہے اور صدیقی کے مطابق ماسٹرز کی نگرانی میں تین گروپ پاکیشیا آئے ہیں جو یہاں میزائلوں کے اڈے سے کوئی اہم فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس ایجنٹ نے ان تینوں گروپوں کے لیڈروں کے بارے میں معلومات دی ہیں۔ تم اپنے ساتھیوں کو کہہ کر ان تینوں لیڈروں کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ اور پھر ان سے مزید معلومات حاصل کرو کہ ان کا اصل مشن کیا تھا اور ان گروپس کا خاتمہ کرا دو۔ یہ سارا کام تم نے اپنی نگرانی میں کرانا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ ماسٹرز تو اچانک کھل کر سامنے آنے لگ گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ ماسٹرز کو میزائل اڈے سے فارمولا اڑانے کا مشن کیسے سونپا جا سکتا ہے۔ پہلے بھی کرنل شرما کا لنک ماسٹرز کے چیف دیال سنگھ سے بتایا گیا ہے جب کہ ماسٹرز اس قسم کے کاموں میں تو مداخلت ہی نہیں کیا کرتی"...... عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہو سکتا ہے سب کچھ خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی طور پر اس تنظیم کو آگے لایا گیا ہو کیونکہ کافرستان کی باقی تنظیموں سے تو ہم اچھی طرح واقف ہیں جب کہ یہ ہمارے لئے نئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اس فارمولا چرانے والی بات سے تو میرے ذہن میں شبہ پیدا ہو رہا ہے۔ تمہیں ہمارا وہ مشن تو یاد ہوگا جس میں ہم نے انتی میزائلوں کے یہاں سے سمگل ہونے والے فارمولے کو کافرستان کے ایک پہاڑی سلسلہ میں بنی ہوئی لیبارٹری سے واپس حاصل کیا تھا" عمران نے کہا۔

"ہاں یاد ہے جسے آپ نے فائٹنگ مشن کا نام دیا تھا"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ فارمولا انہی میزائلوں کے بارے میں تھا جو اس اڈے میں نصب ہیں اور اس کے بارے میں ساری تفصیلات انہیں معلوم ہیں اسی لئے اب اس اڈے سے وہ کون سا فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ لوگ صرف ڈاج دینے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور یہی پوائنٹ سب سے اہم ہے جس کا پتہ چلانا ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس ڈاج دینے سے ان کا مقصد"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی مقصد تو معلوم کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ دیال سنگھ اس

بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہوگا۔ اگر اسے کسی طرح ٹریس کر لیا جائے تو اس سے اہم معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے ڈائری بند کر کے میز پر واپس رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ناٹران اسے ٹریس کر لے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ناٹران کے لئے مشکل ہے اس کے لئے ہمیں کوئی اور بندوبست کرنا پڑے گا۔ اسی لئے میں ڈائری دیکھ رہا تھا تاکہ کسی ایسے آدمی کا نام نظر آ جائے جو اس سلسلے میں مدد کر سکتا ہو لیکن کوئی نام سامنے نہیں آیا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی لازماً پرائم منسٹر کافرستان سے ملتا رہتا ہوگا۔ اگر ناٹران پرائم منسٹر ہاؤس کے کسی آدمی سے معلومات حاصل کر لے تو شاید اس آدمی کا کوئی کلیو مل جائے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"ہاں اس کلیو پر کام ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل شرما نے جس دیال سنگھ کا نام لیا ہے تم نے اسے ٹریس

کرنے کی کوشش کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر فیصل جان اس بارے میں کام کر رہا ہے۔ اس کے پرائم منسٹر ہاؤس کے آدمیوں سے خاصے تعلقات ہیں اور میرا خیال ہے کہ کیونکہ دیال سنگھ کی تنظیم کا چارج براہ راست پرائم منسٹر صاحب سے ہے اس لئے وہ لازماً پرائم منسٹر ہاؤس سے رابطہ رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس کا کلیو وہاں سے مل سکتا ہے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا تو عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ تمہاری ذہانت واقعی قابل قدر ہے۔ جیسے ہی اس بارے میں کوئی کلیو ملے تم نے فوری اطلاع دینی ہے"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر۔ یس سر حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... ناٹران کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ناٹران واقعی ذہین آدمی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دانش منزل کے چیف کا ماتحت ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ نے ناٹران کو جو خصوصی ہدایت کی ہے اس کا مطلب ہے کہ آپ خود وہاں جا کر اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تاکہ اس سے اصل بات اگلوائی جاسکے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں اس وقت ایک میز کے پیچھے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک دیال سنگھ تھا۔ میز کی دوسری طرف ایک اونچی پشت والی خالی کرسی موجود تھی۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد میٹنگ روم کے دروازے کے اوپر لگا ہوا بلب جل اٹھا تو وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور دروازے سے کافرستان کے پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ ان کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔

"بیٹھ جائیں"...... پرائم منسٹر صاحب نے باوقار سے لہجے میں کہا اور وہ خود بھی خالی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کا چہرہ ستا ہوا تھا اور فراخ پیشانی پر کئی لکیریں نمایاں نظر آ رہی تھیں۔ پرائم منسٹر کے بیٹھتے ہی دیال سنگھ اور اس کا ساتھی بھی بیٹھ گیا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ بلاسٹنگ مشن میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"۔ پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر گڑبڑ تو ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی خوشخبری بھی ہے"۔ دیال سنگھ کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہوا آپ کی بات کا کرنل سچدیو۔ آپ بیک وقت دو متضاد باتیں کر رہے ہیں"...... پرائم منسٹر صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب گڑبڑ تو یہ ہوئی ہے کہ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیائی ملٹری انٹیلی جنس کو الجھانے کے لئے جو تین گروپ پاکیشیا بھیجے تھے تاکہ وہ میزائل اڈے سے فارمولا چرانے کا ڈرامہ کر سکیں وہ وہاں پہنچتے ہی پکڑے گئے ہیں۔ ان کی نگرانی کے لئے دیال سنگھ کے شعبے کا آدمی راٹھور گیا تھا۔ اسے اچانک اغوا کر لیا گیا اور اس کے بعد تینوں گروپ جو ابھی اپنے مشن کی ابتدائی تیاریوں میں ہی تھے۔ اچانک غائب ہو گئے اور بتایا ہی گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہ کارروائی کی ہے اس طرح ہمارا الجھانے والا مشن نہ صرف گڑبڑ کا شکار ہو گیا ہے بلکہ مکمل طور پر ناکام ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی خوشخبری بھی ہے کہ پاکیشیائی اڈے کے نیچے بنایا جانے والا بلاسٹنگ اسٹیشن ماہرین کی انتہائی کوششوں اور انتہائی جدید ترین مشینری کی مدد سے وقت سے پہلے ہی مکمل کر لیا گیا ہے"...... کرنل سچدیو نے جواب دیا

تو پرائم منسٹر اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ اسے کم از کم ایک ہفتہ لگے گا اور ابھی تو شاید تین روز بھی نہیں ہوئے"...... پرائم منسٹر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے لگ جانے کی وجہ سے ہم نے ماہرین کو کہا کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کریں چنانچہ انہوں نے بغیر آرام کیے مسلسل کام کر کے بلاسٹنگ اسٹیشن مکمل کر دیا ہے۔ یہ اس کی فائنل رپورٹ ہے"...... کرنل سجدیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کوٹ کی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکال کر اسے سیدھا کر کے اٹھ کر وزیراعظم کے سامنے رکھ دیا۔ وزیراعظم نے فائل کھولی اور اس میں موجود کاغذ پڑھنے شروع کر دیئے۔ فائل میں چار کاغذ تھے۔ وزیراعظم خاموش بیٹھے انہیں پڑھتے رہے۔ آخری کاغذ پڑھ کر انہوں نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔ ان کے چہرے پر انتہائی اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تھینک یو کرنل سجدیو آپ کی وجہ سے کافرستان نے یہ اہم ترین مشن مکمل کر لیا ہے اب میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ اب کافرستان کا دفاع ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو چکا ہے"...... وزیراعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر۔ آپ کے یہ الفاظ ہمارے لئے سرمایہ حیات

ہیں"...... کرنل سجدیو نے بھی مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اب یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تو اس بلاسٹنگ اسٹیشن کو تلاش نہ کر سکے گی"...... وزیراعظم نے کہا۔

"نو سر اس بارے میں کسی کو کوئی علم نہیں ہے اور اسے مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ کافرستان نے اس کے لئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ تمام ماہرین کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلوا دی گئی ہیں۔ مشینری کو مکمل طور پر توڑ پھوڑ کر سٹورز میں پھنکوا دیا گیا ہے"...... کرنل سجدیو نے جواب دیا۔

"اس مشن کی تکمیل میں کتنے کافرستانیوں کو قربانی دینی پڑی ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

"جناب بیس ماہرین اور ان کے تیس اسسٹنٹس کے علاوہ ماسٹرز گروپ کے تحت تین گروپ جن کی تعداد اٹھائیس تھی"...... کرنل سجدیو نے جواب دیا۔

"ہونہہ ہم ان کے خاندانوں کی بہبود کے خصوصی احکامات جاری کریں گے انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو گی"...... وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کرنل سجدیو نے جواب دیا۔

"اس فائل کے علاوہ اس کے بارے میں کوئی تحریری دستاویز اور تو نہیں ہے"...... وزیراعظم نے پوچھا۔

"نو سر یہ واحد فائل ہے جو اس مشن کی تحریری دستاویز ہے اور ایک

لفظ بھی اس بارے میں کہیں درج نہیں ہے"...... کرنل سچدیو نے جواب دیا۔

"گذشتہ دنوں آپ نے میٹنگ کال کی تھی جس میں دیال سنگھ کے ساتھ ساتھ تین اور صاحبان بھی شریک ہوئے تھے وہ تین صاحبان کون ہیں"...... وزیراعظم نے کہا۔

"سر وہ میٹنگ میں نے کال کی تھی اس میں کھل کر اس مشن کے بارے میں باتیں ہوئی تھیں اس میٹنگ میں یہ طے ہوا تھا کہ تین گروپ پاکیشیا روانہ کیے جائیں گے اور پھر وہی گروپ وہاں بھیجے گئے جو پکڑے گئے"...... کرنل سچدیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیال سنگھ کے ساتھ باقی تین افراد کون تھے"...... وزیراعظم نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری سر بات بدل گئی تھی۔ ان تینوں کا تعلق کافرستان کی تین خفیہ تنظیموں سے ہے۔ ان میں سے ایک تنظیم آئی ایس سی ہے جو صدر صاحب کے تحت کام کرتی ہے۔ اس کا سربراہ کامدیو ہے۔ دوسری ٹاپ ایجنسی ہے جس کا سربراہ مول چند ہے اور تیسری بلیو لائن ہے جس کا سربراہ کرنل سکھ داس ہے۔ اس میٹنگ میں یہ تینوں سربراہ شامل تھے اور انہوں نے اپنی اپنی ایجنسیوں سے آدمی منتخب کر کے پاکیشیا بھیجے تھے جن کی نگرانی ماسٹرز کا راٹھور کر رہا تھا۔ ہم نے ان ایجنسیوں کی سلیکشن اس لئے کی تھی کہ یہ ایجنسیاں کبھی پاکیشیا نہیں گئیں اور نہ ہی کبھی کسی کے سامنے آئی ہیں"...... کرنل سچدیو نے

جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ایسا کریں کہ ان تینوں ایجنسیوں کے سربراہوں کو کال کر لیں میں ایک گھنٹے بعد آپ دونوں اور ان تینوں سربراہوں کی میٹنگ چاہتا ہوں تاکہ آپ سب کو سرکاری طور پر خصوصی انعامات دیئے جائیں اس کا فیصلہ اس میٹنگ میں ہی کیا جائے گا"۔ وزیراعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فائل اٹھا کر کھڑے ہو گئے۔ کرنل سچدیو اور دیال سنگھ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں کے چہروں پر وزیراعظم کی بات سن کر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وزیراعظم میٹنگ روم سے باہر چلے گئے۔

"پرائم منسٹر صاحب اس مشن پر بے حد خوش ہیں۔ نجانے کیا انعام دیں گے"...... دیال سنگھ نے کہا۔

"خوش تو ہونا ہی چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ کافرستان کا یہ پہلا مشن ہے جو اس خفیہ طریقے سے مکمل ہوا ہے"...... کرنل سچدیو نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی یہ رائے بے حد کامیاب رہی ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی، ملٹری انٹیلی جنس اور ایسی دوسری ایجنسیوں کو بھی مشن کی ہوا ہی نہ لگنے دی جائے اور شاید اسی وجہ سے ہی معاملات خفیہ بھی رہے ہیں"...... دیال سنگھ نے کہا تو کرنل سچدیو نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید طرز کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو کرنل سچدیو کالنگ اوور"۔ کرنل سچدیو نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کامدیو اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو کامدیو بلاسٹنگ اسٹیشن مکمل ہو گیا ہے اور تمہارا گروپ پکڑے جانے پر وزیراعظم صاحب نے کسی رد عمل کا بھی اظہار نہیں کیا بلکہ انہوں نے ہم سب کو خصوصی انعامات دینے کا اعلان کیا ہے اس سلسلے میں انہوں نے فوری میٹنگ کال کی ہے۔ آپ فوراً پرائم منسٹر ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں پہنچ جائیں اوور"۔ کرنل سچدیو نے کہا۔

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل سچدیو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسی طرح مختلف فریکونسیاں ایڈجسٹ کر کے اس نے مول چند اور کرنل سکھ داس کو بھی فوری پہنچنے کا کہہ دیا۔ اور تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ سب اس میٹنگ روم میں پہنچ گئے۔ وہ سب اس مشن کے سلسلے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ جب ایک گھنٹہ گزر گیا۔ تو میٹنگ روم کے دروازے پر موجود بلب جل اٹھا تو وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد بلب بجھ گیا اور پھر دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر صاحب اندر داخل ہوئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود پانچوں افراد احتراماً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تشریف رکھیں"۔ پرائم منسٹر نے کہا اور میز کی دوسری طرف

موجود کرسی پر بیٹھ گئے۔ پرائم منسٹر کے چہرے پر بجائے مسرت کے پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"خیریت ہے سر آپ پریشان نظر آ رہے ہیں"...... کرنل سچدیو نے کہا۔

"حکومت کے کاموں میں بعض اوقات ایسے فیصلے کرنے پڑ جاتے ہیں جو انتہائی تلخ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ایک تلخ فیصلے کی وجہ سے اس وقت میرا موڈ بے حد خراب ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ جہاں کافرستان کی اربوں کی آبادی کے مفادات وابستہ ہوں وہاں ایسے فیصلے بہرحال کرنے ہی پڑتے ہیں"...... وزیراعظم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کرنل سچدیو اور اس کے باقی ساتھیوں کے چہرے بجھ سے گئے۔ وہ تو سوچ رہے تھے کہ انہیں بھاری اور خصوصی انعامات ملیں گے لیکن جب وزیراعظم کا موڈ ہی خراب ہو تو پھر انعامات کی کیا امید لگائی جا سکتی تھی۔

"سر اگر ایسی بات ہے تو پھر میٹنگ منسوخ بھی کی جا سکتی ہے"...... کرنل سچدیو نے کہا۔

"نہیں یہ میٹنگ منسوخ نہیں کی جا سکتی"...... وزیراعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان پانچوں کی کرسیوں کے بازوؤں اور سائیڈوں سے لوہے کے راڈز نکلے اور دوسری طرف غائب ہو گئے۔ وہ اب پانچوں کرسیوں میں ان راڈز کی وجہ سے جکڑے جا چکے

تھے۔

"یہ ۔ یہ سب کیا ہے"....... کرنل سچدیو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی افراد کے چہروں پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"یہی وہ تلخ فیصلہ ہے کرنل سچدیو جس نے میرا موڈ بگاڑ دیا ہے۔ آپ پانچوں کافرستان کے انتہائی اعلیٰ ذہن ہیں اور انتہائی تجربہ رکھتے ہیں محب وطن بھی ہیں اور آپ نے بلاسٹنگ اسٹیشن کے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر کافرستان کی بے پناہ خدمت بھی کی ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ اس بلاسٹنگ اسٹیشن کے بارے میں اب میرے علاوہ اس دنیا میں آپ پانچوں ہی ایسے ہیں جو اس راز سے واقف ہیں ۔ چونکہ اس بلاسٹنگ اسٹیشن جسے اب کوڈ نام بی ایس دے دیا گیا ہے۔ کو ہمیشہ کے لئے خفیہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ پانچوں کا ہی خاتمہ کر دیا جائے۔ اس لئے آپ پانچوں کی موت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دیال سنگھ کی حد تک تو یہ فیصلہ ویسے بھی ضروری ہو گیا تھا کیونکہ ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ یہاں دیال سنگھ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ ایسا دیال سنگھ کے آدمی راٹھو کے گرفتاری کی وجہ سے ہوا ہے۔ باقی کا فیصلہ اب مشن مکمل ہو جانے پر کیا گیا ہے۔ آپ کی یہ قربانی ملک کی تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھی جائے گی۔ البتہ آپ قطعی بے فکر رہیں کہ آپ کے خاندانوں کی مکمل سرپرستی اور کفالت کی جائے گی"۔ وزیراعظم

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو مشین گن بردار فوجی اندر داخل ہوئے

"سر۔ سر۔ یہ ظلم ہے۔ سر یہ تو"....... کرنل سچدیو نے وحشت زدہ لہجے میں کہا۔

"ملک کے لئے ایسے ظلم کرنے ہی پڑتے ہیں کرنل سچدیو آپ نے بھی تو ان ماہرین کو ہلاک کر دیا تھا جنہوں نے بی ایس قائم کیا ہے۔ آئی ایم ویری سوری"....... وزیراعظم نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے منہ دیوار کی طرف کر دیا۔ ان کے ایسا کرتے ہی کمرہ مشین گنوں کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جب کہ بلیک زیرو کچن میں چائے بنا رہا تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"سر انتہائی حیرت انگیز اطلاعات ملی ہیں۔ دیال سنگھ کو پرائم منسٹر ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں پرائم منسٹر کے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ چار اور افراد بھی ہلاک کیے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا تو عمران بے اختیار

چونک پڑا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں اور پرائم منسٹر کے سامنے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فیصل جان نے بڑی مشکل سے جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق ان ہلاک ہونے والوں میں سے ایک نام کرنل سچدیو تھا کرنل سچدیو کا تعلق صدر کے حفاظتی دستے سے تھا۔ اس کے ساتھ ماسٹرز کا چیف دیال سنگھ اور باقی تین افراد کا تعلق بھی کافرستانی خفیہ ایجنسیوں سے ہے وہ ان ایجنسیوں کے سربراہ تھے ان میں سے ایک کا نام کامدیو بتایا گیا ہے۔ دوسرے کا نام مول چند اور تیسرے کا نام کرنل سکھ داس تھا انہیں خصوصی میٹنگ روم میں اکٹھا کیا گیا پھر پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر دو مشین گن برداروں نے ان کی موجودگی میں ان پر فائر کھول دیا اور پھر ان کی لاشیں ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر لے جائی گئیں اور وہاں انہیں برقی بھٹیوں میں ڈال کر راکھ کر دیا گیا"...... ناٹران نے کہا۔

"وجہ معلوم کی گئی ہے اس کی"...... عمران نے کہا۔

"یقینی طور پر تو معلوم نہیں ہو سکا البتہ اڑتی سی خبر ملی ہے کہ یہ سارا کام کسی بلاسٹنگ اسٹیشن کو خفیہ رکھنے کے لئے کیا گیا ہے"۔ ناٹران نے کہا تو عمران بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"بلاسٹنگ اسٹیشن کی مزید تفصیل"...... عمران نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو اسی طرح نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا سر"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"اس بارے میں خود فوری طور پر مکمل معلومات حاصل کرو یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر کام ہو رہا ہے۔ جلد ہی معلومات مل جائیں گی"۔ ناٹران نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"بلاسٹنگ اسٹیشن اوہ اوہ تو یہ ہے اس بار کافرستان کا مشن" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے کچن سے نمودار ہوا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے ہوئے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا اس نے پیالی میز پر رکھی اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے اس دوران ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مولٹن سے میری بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مولٹن بول رہا ہوں عمران صاحب آج کیسے کال کی ہے"۔

چند لمحوں بعد ایک بے تکلفانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"مولٹن مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی اعلیٰ درجے کے بلاسٹنگ میٹریل اور بلاسٹنگ مشینری کی سپلائی کا دھندہ کرتے ہو۔ کافرستان میں کوئی بلاسٹنگ اسٹیشن قائم کیا گیا ہے۔ انتہائی جدید اور اعلیٰ پیمانے پر اور کسی کرنل سچدیو کے ذریعے یہ سارا کام ہوا ہے۔ کیا تم اس سلسلے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کرنل سچدیو۔ نام تو سنا ہوا ہے اور ابھی حال ہی میں سنا ہے لیکن تم کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"...... مولٹن نے کہا۔

"کافرستان کو جو بلاسٹنگ میٹریل یا مشینری بھجوائی گئی ہو اس کے متعلق جو تفصیل بھی مل سکے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے ان معلومات کے حصول کے لئے کام کرنا پڑے گا تم ایک دو روز بعد مجھے کال کر لینا"...... مولٹن نے کہا۔

"نہیں اتنا وقت میرے پاس نہیں ہے۔ ایک دو گھنٹوں کی بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں شاید کام کا اندازہ نہیں ہے۔ ایسے میٹریل کی سپلائی کا جال صرف ایکریمیا میں ہی نہیں بلکہ گریٹ لینڈ اور یورپ کے دوسرے بڑے ملکوں میں بھی پھیلا ہوا ہے اور نجانے کس تنظیم سے اس بارے میں معلومات مل سکیں"...... مولٹن نے کہا۔

"کرنل سچدیو کا نام اگر تمہارے ذہن میں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ایکریمیا میں ہی یہ کام ہوا ہے۔ ویسے تم فون پر سارا کام کر سکتے ہو۔

میں تمہیں اس کے لئے تمہارا منہ مانگا معاوضہ بھی دوں گا"...... عمران نے کہا۔

" معاوضہ تو ظاہر ہے میں نے لینا ہے لیکن پھر اخراجات کافی بڑھ جائیں گے"...... مولٹن نے جواب دیا۔

" اخراجات کی فکر مت کرو مولٹن کام ہونا چاہئے اور جلد از جلد" عمران نے کہا۔

" او کے پھر میں کام شروع کر دیتا ہوں تم اپنا نمبر دے دو میں تمہیں خود کال کر لوں گا"...... مولٹن نے کہا۔

" میں ایک گھنٹے بعد خود فون کر لوں گا تم کام شروع کرو اور یہ خیال رکھنا کہ مجھے حتمی معلومات چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

" ایسا ہی ہوگا بے فکر رہو"...... مولٹن نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" کیا ہوا ہے عمران صاحب یہ اچانک بلاسٹنگ میٹریل اور مشینری کا کیا مسئلہ سامنے آگیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جب تم کچن میں تھے تو ناٹران کی کال آئی تھی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ناٹران سے ہونے والی گفتگو کا ماحاصل بلیک زیرو کو سنا دیا۔

" بلاسٹنگ اسٹیشن تو دفاع مقاصد کے لئے قائم ہوتے رہتے ہیں اس میں اتنی پریشانی کی کیا بات ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میرے ذہن میں ایک خیال ہے اور میں اس کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں اور اگر یہ خیال درست ہے تو پھر سمجھو کہ پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کے خلاف انتہائی گھناؤنی سازش کی گئی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

" وہ کیا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ پاکیشیائی میزائل اڈے میں زیادہ تر انٹی میزائل نصب ہیں۔ البتہ اس کے علاوہ بھی میزائل ہیں لیکن زیادہ تعداد انٹی میزائلوں کی ہے یعنی ایسے میزائل جو کافرستان کے میزائلوں کو فضا میں ہی تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس لئے وہاں سے فارمولا حاصل کرنے کا کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا پھر جو گروپ پکڑے گئے ان سے بھی یہی بات سامنے آئی کہ انہیں صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ملٹری انٹیلی جنس کو الجھانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ان کا مقصد کوئی فارمولا حاصل کرنا نہ تھا اور اب ناٹران نے بتایا ہے کہ کسی بلاسٹنگ اسٹیشن کے سلسلے میں پرائم منسٹر نے اپنے خاص آدمیوں کو اپنے سامنے ہلاک کرا دیا ہے۔ اس سے میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ کہیں یہ بلاسٹنگ اسٹیشن پاکیشیائی میزائل اڈے کو بلاسٹ کرنے کے لئے تیار نہ کیا گیا ہو اور یہی کافرستان کا اصل مشن ہو"...... عمران نے کہا۔

" اوہ اوہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ نے انتہائی گہری بات سوچی ہے لیکن یہ بلاسٹنگ اسٹیشن اڈے کو کیسے بلاسٹ کر سکتا ہے۔ ظاہر

ہے یہ وہیں کافرستان میں ہی بنایا گیا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں بلاسٹنگ اسٹیشن اور ٹائپ کا ہوتا ہے اور میزائل اڈہ اور ٹائپ کا ہوتا ہے۔ اگر واقعی یہ بلاسٹنگ اسٹیشن بنایا گیا ہے تو پھر یہ پاکیشیائی اڈے کے نیچے بنایا گیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ پاکیشیا کے علاقہ میں اس قدر اہم ترین اڈے کے نیچے باقاعدہ بلاسٹنگ اسٹیشن بنایا جائے اور یہاں کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"موجودہ سائنسی دور میں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر مشینری کی تفصیلات مل گئیں تو پھر حتمی طور پر یہ بات سامنے آجائے گی"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈاکٹر جہانگیر کو کس لئے اغوا کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ ان کا مقصد ڈاکٹر جہانگیر سے اڈے کے بارے میں کوئی ایسی معلومات حاصل کرنی ہوں جو ان کے لئے انتہائی ضروری ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے کے بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں مولٹن سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مولٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مولٹن کی آواز سنائی دی۔

"کچھ پتہ چلا مولٹن"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اور تمہارے اخراجات بھی بچ گئے ہیں خاصے لکی آدمی ہو"...... دوسری طرف سے مولٹن نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل سجدیو کو تمام مال میری ہی تنظیم نے سپلائی کیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میرے ذہن میں اس کا نام موجود تھا"...... مولٹن نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اچھا کیا مال سپلائی ہوا ہے اس کی تفصیل"...... عمران نے پوچھا۔

"تفصیل بہت لمبی چوڑی ہے۔ انتہائی اعلیٰ ترین سطح کا میٹریل اور انتہائی جدید ترین مشینری ہے۔ کم از کم بارہ صفحوں کی کمپیوٹر لسٹ ہے"...... مولٹن نے جواب دیا۔

"کیا اس میں ایسی مشینری بھی شامل ہے جس سے پہاڑی علاقے میں سرنگ کھود کر بلاسٹنگ میٹریل فلسڈ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"تفصیل تو مجھے معلوم نہیں کیونکہ سارا کام میرے آدمی کرتے ہیں البتہ لسٹ میں تمہیں بھجوا سکتا ہوں تاکہ اسے دیکھ تم خود لینا" مولٹن نے کہا۔

"اوکے تم ایسا کرو کہ ایک پتہ نوٹ کر لو اور یہ لسٹ سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے فوری طور پر اس پتے پر روانہ کر دو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رانا ہاؤس کا پتہ لکھوا دیا۔

"میں ابھی بھجوا دیتا ہوں"...... مولٹن نے کہا۔

"یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اس مشینری کی تنصیب کے لئے ماہرین کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں میں لسٹ کے ساتھ اس کی تفصیل بھی بھجوا دوں گا"...... مولٹن نے کہا۔

"اپنا اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دو اور بل بھی"...... عمران نے کہا۔

"وہ بھی لسٹ کے ساتھ ہی بھجوا دوں گا"...... مولٹن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوکے بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف ایکریمیا سے رانا ہاؤس کے پتے پر سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے ایک لفافہ پہنچے گا جیسے ہی یہ لفافہ پہنچے تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس لیکن کب تک پہنچے گا یہ لفافہ"...... جوزف نے کہا۔

"آج ہی بھجوایا جا رہا ہے اور یہ کل کسی وقت پہنچے گا"۔ عمران نے

کہا۔

"ٹھیک ہے باس میں سمجھ گیا"...... دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب یہ لسٹ دیکھنے کے بعد ہی پتہ چل سکے گا کہ میرا آئیڈیا درست ہے یا نہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر ایسا ہوا بھی سہی عمران صاحب تب بھی اس کا کنٹرولنگ سسٹم تو بہرحال کافرستان میں ہی بنایا گیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس کنٹرولنگ سسٹم کو اگر تباہ کر دیا جائے تب بھی صورتحال تو کنٹرول کی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ مشینری پر منحصر ہے۔ جدید ترین مشینری کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ وائرلیس کنٹرول کمپیوٹرائزڈ مشینری ہو گی اور اگر ایسا ہے تو پھر یہ کنٹرول سسٹم کافرستان کے کسی بھی کنارے پر بنایا جا سکتا ہے اور اگر اسے تباہ بھی کر دیا جائے تب بھی دوسرا بنایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اگر واقعی آپ کا آئیڈیا درست ہے تو پھر اس بلاسٹنگ اسٹیشن کو ہی تباہ کرنا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ایسا کرنا ضروری ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ تو میرے خیال میں زیادہ آسانی سے ہو سکتا ہے کیونکہ اڈے کے نیچے سوراخ بنا کر اس اسٹیشن تک پہنچا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اور اگر سوراخ ہوتے ہی بلاسٹنگ اسٹیشن بلاسٹ ہو گیا تب"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے یقیناً انہوں نے اس آئیڈیے کو ذہن میں رکھ کر پلاننگ کی ہو گی"...... بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"فی الحال ذہن پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے جب لسٹ آئے گی تب اس پر بھی غور کر لیں گے تم ناٹران کو فون کر کے اس سے معلوم کرو کہ ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں اس نے کیا کام کیا ہے ہمیں اپنے ملک کے سائنس دان کو بہرحال برآمد کرنا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں اگر کوئی اہم بات ہو تو مجھے وہیں کال کر لینا"...... عمران نے کہا اور مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

شاگل اپنے دفتر میں بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھا سامنے رکھی ہوئی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو شاگل نے چونک کر سر اٹھایا پھر فائل بند کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"یس کم ان"...... شاگل نے اونچی اور تیز آواز میں کہا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"رام لعل تم"...... شاگل نے آنے والے کو دیکھ کر بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک اہم خبر دینے آیا ہوں جناب ایسی خبر کہ جو فون پر نہیں دی جا سکتی تھی"...... آنے والے نے کہا۔

"اچھا بیٹھو بتاؤ کیا خبر ہے"...... شاگل نے کہا۔

"معاوضہ دگنا لوں گا جناب"...... رام لعل نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ تو سہی کہ کون سی خبر لائے ہو۔ میں تم جیسے لوگوں کی فطرت سے واقف ہوں رقم بٹورنے کی خاطر الٹی سیدھی باتیں اٹھا لے آتے ہو"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل سچدیو کو تو آپ جانتے ہیں"...... رام لعل نے کہا۔

"کرنل سچدیو۔ وہ کون ہے"...... شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"دیال سنگھ۔ کامدیو۔ کرنل سکھ داس ان کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں"...... رام لعل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیسے نام لینے شروع کر دیئے ہیں اور یہ بتاؤ کیا میں تمہارا ماتحت ہوں جو تم نے میرا انٹرویو شروع کر دیا ہے"...... شاگل کا لہجہ بگڑنے لگا تھا۔

"جناب پھر آپ کچھ نہیں جانتے"...... رام لعل نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا کرسی سے اٹھتا چلا گیا۔

"مجھے کہہ رہے ہو کہ میں کچھ نہیں جانتا نانسنس مجھے کہہ رہے ہو۔ سیکرٹ سروس کے چیف کو۔ تمہاری یہ جرأت"...... شاگل نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑ کر اسے اپنی طرف گھسیٹتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے اس طرح گھسیٹنے کی وجہ سے رام لعل کرسی سے اٹھ سا گیا تھا اور اس کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگ گئی تھیں۔

"مم۔ مم معاف کر دیں معاف کر دیں"...... رام لعل نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو شاگل نے اس کی گردن چھوڑ دی اور وہ وہیں سے

واپس کرسی پر گرا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنی شروع کر دی۔

"تم ایک اچھے مخبر ہو اس لیئے میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے سمجھے آئندہ اگر تم نے میری توہین کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے۔ اصل بات بتاؤ"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ واقعی غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا جب کہ رام لعل مسلسل دونوں ہاتھوں سے گردن مسلنے میں مصروف تھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

"اب بکو بھی سہی کیا بکنا چاہتے ہو"...... شاگل نے حلق پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کک کک کچھ نہیں جناب جب آپ ان لوگوں کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں تو جناب آپ کو کچھ بتانا بیکار ہے"...... رام لعل نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہونہہ تو اب تم مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو مجھے شاگل کو"...... شاگل نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز سے اپنا بھاری سروس ریوالور نکال لیا۔

"مم مم جناب"...... رام لعل کی حالت ریوالور کی خوفناک نال اپنی طرف دیکھ کر اور بری طرح بگڑ گئی تھی۔

"بولو اب بتاؤ کون ہیں یہ لوگ اور کیا بات ہوئی ہے بولو ورنہ ریوالور کے چیمبر میں موجود ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دوں

گا بولو"...... شاگل نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں جناب بتاتا ہوں ۔ ریوالور واپس رکھ لیں بتاتا ہوں"...... رام لعل نے شاگل کی آنکھوں میں سفاکی کی جھلکیاں دیکھتے ہی بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑ دیئے تھے اس کا چہرہ موت کے خوف سے ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"بولو نانسنس میرا وقت مت ضائع کرو بولو"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور واپس دراز میں رکھ دیا۔

"جناب کرنل سچدیو اور دوسرے جو نام میں نے گنوائے ہیں یہ سب کافرستان کی انتہائی خفیہ ۶ ایجنسیوں کے سربراہ ہیں ۔ انہوں نے پاکیشیا کے خلاف انتہائی اہم مشن مکمل کیا ہے ۔ ایسا مشن جس کا چارج براہ راست پرائم منسٹر صاحب کے پاس تھا لیکن اس دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اور علی عمران کو اس مشن کے بارے میں معلوم ہو گیا اور ان ۶ ایجنسیوں کے جو گروپ وہاں گئے تھے وہ سب مارے گئے ۔ پرائم منسٹر صاحب نے ان سب کو سپیشل میٹنگ روم میں اکٹھا کر کے انہیں اپنے سامنے گولیوں سے اڑوا دیا"...... رام لعل نے کہا تو شاگل کے چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ پرائم منسٹر صاحب خود کیسے سربراہوں کو مروا سکتے ہیں ایسا ہونا ناممکن ہے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہوا ہے لیکن جناب اصل بات اور ہے ۔ انہیں مشن کی ناکامی پر ہلاک نہیں کیا گیا بلکہ انہیں مشن کامیاب ہونے پر اس لئے ہلاک کیا گیا ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن تک نہ پہنچ سکے"...... رام لعل نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کہیں تم نے نشہ تو نہیں کر لیا۔ کبھی کچھ کہتے ہو کبھی کچھ"۔ شاگل نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب مجھے یقین تھا کہ آپ میری بات پر اعتماد نہیں کریں گے اس لئے میں ایک ٹیپ لے آیا ہوں ۔ ٹاپ سیکرٹ ٹیپ ایسی ٹیپ کہ اگر حکومت کو معلوم ہو جائے کہ میں نے ٹیپ کی ہے تو وہ باؤلے کتوں سے میری بوٹیاں اڑوا دیں گی"...... رام لعل نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیب سے ایک ٹیپ نکال کر اس نے شاگل کی طرف بڑھا دی۔

"کیا ہے اس ٹیپ میں"...... شاگل نے پوچھا۔

"پرائم منسٹر صاحب نے صدر مملکت کو رپورٹ دی ہے ۔ ان لوگوں کے مرنے کی اور مشن کے بارے میں اور جناب یہ کال انہوں نے ہاٹ لائن پر کی تھی تاکہ نہ اسے چیک کیا جا سکے اور نہ ٹیپ کیا جا سکے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ہاٹ لائن کو بھی ٹیپ کرنے کا خفیہ بندوبست کر رکھا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اصل راز دارنہ گفتگو ہاٹ لائن پر ہی ہوتی ہے اور ایسی گفتگو کی مخبری پر معاوضہ بھی زیادہ ملتا ہے جناب"...... رام لعل نے کہا۔ تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔

" آؤ ادھر سپیشل روم میں تاکہ وہاں اطمینان سے یہ ٹیپ سن سکیں "...... شاگل نے ٹیپ ہاتھ میں لے کر اٹھتے ہوئے کہا اور رام لعل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ شاگل اسے ساتھ لئے ایک چھوٹے سے کمرے میں آ گیا جو ساؤنڈ پروف تھا۔ شاگل نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور پھر الماری سے ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر نکال کر اس نے رام لعل کا دیا ہوا ٹیپ اس ریکارڈر میں لگایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" سر میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل سچدیو، دیال سنگھ، کرنل سکھ داس اور کامدیو سب کو ہلاک کرا دیا ہے۔ اور ان کے لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا کر راکھ کرا دی ہیں۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس علی عمران کو زندگی بھر بلاسٹنگ اسٹیشن کے بارے میں کسی طرح بھی کچھ معلوم نہ ہو سکے گا۔ پھر کافرستان جس لمحے چاہے صرف ایک بٹن دبا کر اس بلاسٹنگ اسٹیشن کو آپریٹ کر کے انٹی میزائلوں اور میزائلوں کے پاکیشیا کے اس سب سے بڑے اڈے کو تباہ کر سکتا ہے "...... بٹن دبتے ہی وزیراعظم کی آواز سنائی دی۔

" لیکن بلاسٹنگ اسٹیشن کی تنصیب کرنے والے ماہرین اور اس کی کنٹرولنگ مشینری وغیرہ ان کا کیا ہو گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان تک بھی پہنچ سکتی ہے "...... صدر مملکت کی آواز سنائی دی۔

" اس کا بندوبست بھی پہلے ہی کر لیا گیا ہے۔ کرنل سچدیو کے

ذریعے تمام ماہرین کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور تمام مشینوں کی توڑ پھوڑ کر کے ان کو سکریپ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ کنٹرولنگ مشین لوگاری پہاڑی والی خفیہ لیبارٹری میں موجود ہے لیکن وہاں بھی کسی کو یہ معلوم نہیں ہے۔ ایک عام سی مشین کے اندر باقاعدہ کنٹرولنگ مشینری چھپائی گئی ہے۔ پھر اس کا آپریٹنگ سوئچ میری تحویل میں ہے اس لئے یہ ہر لحاظ سے سو فیصد محفوظ ہے "...... وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ اسٹیشن ہے تو پاکیشیا کے اڈے کے نیچے اگر انہوں نے وہاں سے سوراخ کر کے اسے ناکارہ کر دیا تب "...... صدر نے پوچھا۔

" نو سر پلاننگ بناتے وقت اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا تھا۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو اسٹیشن خود بخود بلاسٹ ہو جائے گا "...... وزیراعظم نے جواب دیا۔

" اس بار آپ نے سیکرٹ سروس، زیرو فورس، ملٹری انٹیلی جنس پاور ایجنسی کسی کو بھی اس مشن کی ہوا نہیں لگنے دی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اچھا کیا ہے کیونکہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس نے انہی ایجنسیوں کو ٹٹولنا ہے "...... صدر نے کہا۔

" یس سر اسی لئے تو ماہرین اور ایجنسیوں کے سربراہوں کی ہلاکت کا انتہائی اقدام اٹھایا گیا ہے۔ اب یہ منصوبہ مکمل طور پر محفوظ ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کافرستان کا دفاع بھی "...... وزیراعظم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماہرین میں کوئی غیر ملکی تو نہیں تھا"...... صدر نے پوچھا۔

"تھے سر۔ تین ماہرین کا تعلق ایکریمیا سے تھا۔ ان کی لاشیں ایکریمیا بھجوا دی گئی ہیں اور ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ تینوں روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوئے ہیں۔ اس روڈ ایکسیڈنٹ کا باقاعدہ سیٹ اپ کیا گیا تھا۔ ہر قسم کی شہادت۔ قانونی کارروائی سب کچھ مکمل کیا گیا ہے۔ ویسے بھی ان تینوں ماہرین کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں تھا پرائیویٹ لوگ تھے"...... وزیراعظم نے جواب دیا۔

"آپ نے پہلے بتایا تھا کہ دیال سنگھ نے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کرایا ہے اس کا کیا ہوا"...... صدر نے پوچھا۔

"اس سے میزائل اڈے کے بارے میں خصوصی معلومات حاصل کرنے کے بعد دیال سنگھ نے اسے ہلاک کر دیا تھا اور اس کی لاش بھی برقی بھٹی میں جلادی تھی تاکہ کسی صورت بھی ہم پر حرف نہ آئے"۔ وزیراعظم نے جواب دیا۔

"او کے ٹھیک ہے"...... صدر مملکت کی مطمئن آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹیپ ختم ہو گیا۔

"سر دیکھا آپ نے کس قدر اہم معلومات ہیں۔ اب میرا حق ہے کہ میں ڈبل معاوضہ وصول کروں"...... رام لعل نے شاگل کے چہرے پر نمودار ہونے والے حیرت کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل تمہارا حق ہے"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشن پسٹل نکال لیا۔

"کیا۔ کیا۔ ج ج جناب"...... رام لعل نے مشین پسٹل دیکھتے ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم غدار ہو۔ تم نے ہاٹ لائن کو ٹیپ کر کے ملک سے غداری کی ہے احمق آدمی جس منصوبے کو خفیہ رکھنے کے لئے اتنے جتن کیے گئے تم نے اسے ٹیپ کر لیا۔ اگر یہ ٹیپ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ جاتی تو۔ اس لئے تمہاری سزا موت ہے فوری موت"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رام لعل کچھ کہتا شاگل نے ٹریگر دبا دیا اور کمرہ مشین پسٹل کے دھماکوں اور رام لعل کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ رام لعل کرسی سمیت نیچے جا گرا تھا لیکن شاگل اس وقت تک اس کے جسم پر گولیاں برساتا رہا جب تک رام لعل کا جسم ساکت نہ ہو گیا۔ پھر شاگل نے ایک طویل سانس لیا اور مشین پسٹل کو جیب میں رکھ کر اس نے ٹیپ کو بھی جیب میں ڈالا اور ریکارڈر واپس الماری میں رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اپنے دفتر میں پہنچ کر اس نے جلدی سے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل روم میں مخبر رام لعل کی لاش موجود ہے اسے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈلوا دو"...... شاگل نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس مجھے صدر صاحب سے فوری اور ٹاپ ایمرجنسی بات کرنی ہے"...... شاگل نے لہجے کو باوقار اور بھاری بناتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... شاگل نے کہا۔

"بات کیجیے صدر صاحب لائن پر ہیں"...... نسوانی آواز میں جواب دیا۔

"سر میں شاگل بول رہا ہوں جناب"...... شاگل نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر ذاتی ملاقات کے لئے تھوڑا سا وقت دیں اور وہ بھی فوری۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ فون پر بات نہیں کی جا سکتی حوالے کے لئے بلاسٹنگ اسٹیشن کے الفاظ کہے جا سکتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے آجائیں فوراً ابھی

اسی وقت"...... دوسری طرف سے صدر کے لہجے میں بوکھلاہٹ موجود تھی حالانکہ وہ صدر مملکت تھے اس لئے عام طور پر بوکھلاہٹ کا شکار نہ ہوتے تھے۔

"تھینک یو سر"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے اس نے دل ہی دل میں وہ سب کچھ سوچ لیا تھا جس سے صدر اور وزیراعظم پر اس کی اہمیت کا رعب پڑ سکتا تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ صدر مملکت کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس نے انتہائی مودبانہ انداز میں صدر صاحب کو سلام کیا۔

"آئیں بیٹھیں"...... صدر نے اسے دیکھ کر سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر"...... شاگل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہیں آپ اور وہ نام جو آپ نے حوالے کے طور پر دیا تھا۔ اس کا علم آپ کو کیسے ہوا ہے"...... صدر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب اگر کسی محفوظ کمرے میں بات ہو جائے تو"...... شاگل نے عاجزانہ لہجے میں کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاگل بھی جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ صدر نے خود دروازہ بند کر کے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... صدر نے سیٹ پر بیٹھتے

ہوئے کہا تو شاگل نے جیب سے وہ ٹیپ نکالی جو رام لعل نے اسے لا کر دی تھی اور بڑے مودبانہ انداز میں صدر کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"یہ کیا ہے"...... صدر نے حیرت سے ٹیپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاٹ لائن پر آپ کی اور پرائم منسٹر صاحب کے درمیان ہونے والی گفتگو۔ جس میں آپ نے اور پرائم منسٹر صاحب نے کھل کر بلاسٹنگ اسٹیشن مشن کے بارے میں بات کی ہے"...... شاگل نے جواب دیا تو صدر بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر شاگل کو اور ٹیپ کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ہاٹ لائن کی ٹیپ یہ کیسے ممکن ہے"...... صدر نے رک رک کر کہا۔

"آپ پہلے ٹیپ سن لیجئے پھر میں تفصیل سے سب کچھ عرض کر دوں گا"...... شاگل نے کہا تو صدر دوبارہ کرسی پر بیٹھے انہوں نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اس میں موجود ایک انتہائی جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور پھر شاگل کی دی ہوئی ٹیپ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے ٹیپ ریکارڈر میں لگائی اور بٹن دبا دیا۔

"سر میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل سچدیو"...... ٹیپ ریکارڈر سے وزیراعظم کی آواز نکلنے لگی تو صدر صاحب نے بے اختیار

دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا جب کہ شاگل کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلنے لگی ٹیپ مسلسل چل رہا تھا جب ٹیپ ختم ہوا تو شاگل نے اٹھ کر ٹیپ کا بٹن آف کر دیا۔

"یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ کم از کم میں تو اس کا تصور ہی نہیں کر سکتا تھا کہ پرائم منسٹر اور میرے درمیان ہاٹ لائن پر ہونے والی گفتگو بھی ٹیپ ہو سکتی ہے۔ یہ تو ملک کے خلاف سب سے بڑی سازش ہے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب پرائم منسٹر ہاؤس میں ایک آدمی آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی ہے اس کا نام رام لعل ہے۔ اس نے خفیہ مقاصد کے تحت یہ ٹیپ کی ہے۔ میں اپنی آنکھیں ہمیشہ کھلی رکھتا ہوں اس لئے میرے خاص آدمی پرائم منسٹر ہاؤس میں موجود ہیں اس لئے مجھے اس کے بارے میں اطلاع مل گئی میں نے خفیہ طور پر رام لعل کو ٹیپ سمیت اپنے ہیڈ کوارٹر منگوا لیا۔ پھر ٹیپ سننے کے بعد میں نے رام لعل کو اس کی غداری کی سزا دے دی۔ اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا اور ٹیپ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا"...... شاگل نے اپنی اہمیت جتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی آپ جیسے فرض شناس آفیسر کسی بھی ملک کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ اگر یہ ٹیپ پاکیشیا کے ہاتھ لگ جاتی تو کیا ہوتا"۔ صدر نے کہا۔

"یہ ٹیپ پاکیشیا کے لئے ہی بنائی گئی تھی جناب۔ اس رام لعل

نے مرنے سے پہلے بتایا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا کی سیکرٹ سروس سے ہے ویسے وہ اپنے آپ کو چھپانے کے لئے کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے مخبری کرتا رہتا تھا لیکن میری عادت ہے کہ اپنے مخبروں پر بھی اعتماد نہیں کرتا اور ہمیشہ ان کی خفیہ نگرانی کراتا رہتا ہوں۔ آج اس خفیہ نگرانی کے نتیجے میں یہ ٹیپ میرے ہاتھ لگ گیا ہے ورنہ ہم مطمئن رہ جاتے اور ٹیپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ جاتا"...... شاگل نے اور زیادہ اپنی اہمیت جتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ آپ کو اس کا بھرپور انعام ملے گا۔ آپ نے ملک کا اہم ترین منصوبہ آؤٹ ہونے سے بچا لیا ہے ویری گڈ"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھا لیا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب سے جہاں بھی وہ ہوں فوری طور پر رابطہ قائم کرو اور میری طرف سے پیغام دو کہ وہ سب مصروفیات منسوخ کر کے فوری طور پر یہاں سپیشل روم میں میرے پاس پہنچ جائیں"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد پرائم منسٹر صاحب سپیشل روم میں داخل ہوئے۔ شاگل اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ پرائم منسٹر صاحب صدر صاحب کے اس سپیشل روم میں شاگل کو دیکھ کر حیران نظر آ رہے تھے۔

"سر خیریت۔ آپ نے ایمرجنسی کال کی ہے"...... پرائم منسٹر نے سلام کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیٹھیں مسٹر شاگل آپ بھی بیٹھ جائیں"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا چونکہ جدید ساخت کے ٹیپ ریکارڈ میں خاص طور پر ایسا سسٹم موجود ہے کہ جب بھی ٹیپ آف کی جائے وہ خود بخود ریوائنڈ ہو جاتی ہے اس لئے شاگل نے بھی ٹیپ ریوائنڈ کیے بغیر ہی صدر کو لا کر دے دیا تھا اور اب بھی صدر صاحب نے اسے ریوائنڈ نہیں کیا تھا۔ ریکارڈر کا بٹن آن ہوتے ہی پرائم منسٹر کی آواز سنائی دینے لگی تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور پھر جیسے جیسے ان کی گفتگو آگے بڑھ رہی تھی پرائم منسٹر کی حالت ویسے ویسے بگڑتی جا رہی تھی۔ جب کہ شاگل اور صدر دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کس نے کیا ہے۔ ہاٹ لائن کی گفتگو ٹیپ کیسے ہو گئی"...... گفتگو ختم ہوتے ہی پرائم منسٹر نے ایک لحاظ سے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں چیختے ہوئے کہا حالانکہ وہ ملک کے پرائم منسٹر تھے اور ان کے سامنے ملک کے صدر موجود تھے لیکن سچوئشن ہی ایسی تھی کہ ان کے ذہن میں شاید کسی پروٹوکول کا کوئی تصور ہی نہ رہا تھا۔

"جو حالت آپ کی ہو رہی ہے ٹیپ سن کر یہی حالت میری بھی

ہوئی تھی۔ یہ ٹیپ مسٹر شاگل نے لا کر دی ہے"...... صدر نے کہا تو
پرائم منسٹر چونک کر شاگل کی طرف دیکھنے لگے تو شاگل نے وہی ساری
کہانی دوبارہ دوہرا دی جو اس سے پہلے وہ صدر کو سنا چکا تھا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ رئیلی ویری بیڈ میرے تو ذہن کے کسی گوشے
میں بھی نہ تھا کہ ہاٹ لائن کو بھی ٹیپ کیا جا سکتا ہے"...... پرائم منسٹر
صاحب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر مسٹر شاگل آنکھیں کھلی نہ رکھیں تو نجانے کیا کیا ناممکن
ممکن ہو جائے"...... صدر نے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔

"یس سر۔ میں مسٹر شاگل کی صلاحیتوں کا دل سے قائل ہو گیا
ہوں"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا تو شاگل کا چہرہ فرط مسرت سے
پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"آپ اب پرائم منسٹر ہاؤس میں سخت انکوائری کرائیں کہ رام لعل
آخر کس طرح ہاٹ لائن کو ٹیپ کرنے میں کامیاب ہوا۔ حالانکہ ہاٹ
لائن کا سسٹم ایسا ہوتا ہے کہ اسے کسی صورت بھی ٹیپ نہیں کیا جا
سکتا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر یہ انتہائی ضروری ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوکے یہ ٹیپ اب ضائع کر دیا جائے گا اور مسٹر شاگل کو سرکاری
طور پر انعام دیا جائے گا"...... صدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو شاگل نے
جلدی سے سلام کر کے شکریہ ادا کیا اور پھر تینوں ایک دوسرے کے

پیچھے چلتے ہوئے سپیشل روم سے دفتر میں آ گئے۔

"سر میری ایک گزارش ہے"...... اچانک شاگل نے کہا تو صدر
اور پرائم منسٹر دونوں اسے دیکھنے لگے۔

"یس۔ کھل کر بات کریں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ"...... صدر
نے کہا۔

"سر یہ بات تو طے ہے کہ یہ ٹیپ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تیار
کرایا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جس منصوبے کو اس قدر خفیہ
رکھا گیا ہے کہ مجھے بھی اس کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہو سکا اس کے
بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ
لازماً اس منصوبے کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے گی"...... شاگل
نے کہا۔

"اس بات کی آپ فکر نہ کریں جو کچھ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک
پہنچا ہے وہ بھی منصوبے کے تحت ہی پہنچایا گیا ہے۔ اس ٹیپ کی
بات دوسری ہے بہرحال یہ بھی ان تک نہیں پہنچ سکا اس لئے یہ
منصوبہ خفیہ ہے اور خفیہ رہے گا"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"لیکن سر وہ لوگ یہاں لازماً آئیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"یہ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ آپ انہیں ختم کر دیں"...... پرائم منسٹر
نے جواب دیا۔

"آپ کے لئے اس بار کام آسان ہو گا مسٹر شاگل آپ نے مشن سے

بے نیاز ہو کر صرف ان کا پیچھا کرنا ہے اور انہیں ختم کرنا ہے اور
بس"...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... شاگل نے جواب دیا اور پھر سلام کر کے وہ تیزی
سے مڑا اور دفتر سے باہر آگیا۔اس کا چہرہ انتہائی مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا
کیونکہ اس نے صدر اور پرائم منسٹر دونوں پر اپنی اہمیت بھی جتا دی تھی
اور ایک لحاظ سے اب سیکرٹ سروس کے خلاف صرف اس کی ایجنسی
کو کام کرنے کا حکم بھی مل گیا تھا اس لئے اپنے دفتر کی طرف واپس
جاتے ہوئے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کی
پلاننگ بناتا چلا جا رہا تھا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک
زیرو احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو کیا بات ہے الجھے الجھے سے دکھائی دے رہے ہو"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جوزف ایکریمیا سے سپیشل کوریئر سروس سے آنے والا لفافہ دے
گیا ہے ۔اس نے یہاں فون کیا تھا تو میں نے اسے کہہ دیا کہ وہ لفافہ
یہیں دے جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا تو اسی لئے الجھ رہے ہو کہ اس میں سے کاغذات نکلے ہوں
گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے کاغذات ہی نکل سکتے تھے اس میں سے"۔بلیک زیرو نے
عمران کے فقرے کا مطلب نہ سمجھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج کل جن لفافوں کا ہمارے ملک میں رواج چل نکلا ہے ان میں

کرنسی نوٹ ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں اس لئے نہیں الجھ رہا تھا کہ لفافے میں سے کرنسی نوٹوں کی بجائے کاغذات کیوں نکلے ہیں بلکہ اس لئے الجھ رہا تھا کہ ان کاغذات میں جس مشینری کی تفصیلات دی گئی ہیں اس مشینری کو پہاڑی علاقے میں خفیہ بلاسٹنگ اسٹیشن قائم کرنے کے لئے ہی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے دوست نے تین ایکریمی بلاسٹنگ ماہرین کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ یہ تینوں دیال سنگھ کے ذریعے مشینری کے ساتھ کافرستان گئے تھے لیکن ان کی لاشیں واپس آئی ہیں۔ وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بھی چونک پڑا۔ بلیک زیرو نے دراز سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ کھولا اور اس میں موجود کاغذات نکال کر اس نے انہیں دیکھنا شروع کر دیا۔

"اب یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی کہ یہ بلاسٹنگ اسٹیشن پاکیشیا کے میزائل اڈے کے نیچے بنایا گیا ہے لیکن غیر ملکی ماہرین کی اس طرح اچانک موت یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر بھی لکیریں ابھر آئی تھیں۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"باس انتہائی اہم اور حیرت انگیز معلومات ملی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر جہانگیر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاش بھی برقی بھٹی میں جلا دی گئی ہے یہ کام ماسٹرز کے سربراہ دیال سنگھ نے کیا ہے۔ اور دوسری اہم بات جس کی میں پہلے بھی رپورٹ دے چکا ہوں کہ پرائم منسٹر ہاؤس میں پرائم منسٹر صاحب نے از خود کافرستان کی چار خفیہ ایجنسیوں کے سربراہوں کو ہلاک کر دیا ہے اور پھر ان کی لاشیں جلوا دی گئی ہیں اور تیسری اور سب سے اہم رپورٹ پاکیشیا کے خلاف کافرستان کے ایک اہم ترین مشن کے بارے میں ملی ہے۔ یہ مشن بلاسٹنگ اسٹیشن کے طور پر پاکیشیا کے میزائل اڈے کے نیچے انتہائی خفیہ طور پر قائم کیا گیا ہے اور اس کا آپریٹنگ سوئچ پرائم منسٹر صاحب کی ذاتی تحویل میں ہے اور اس مشن سے کافرستان کی معروف ایجنسیوں سیکرٹ سروس، زیرو فورس، پاور ایجنسی اور ملٹری انٹیلی جنس سب کو بے خبر رکھا گیا ہے"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ معلومات کیسے ملی ہیں"...... عمران نے اسی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس میں ایک آدمی رام لعل ہے جو وہاں آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی ہے وہ سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے لئے مخبری کا کام کرتا ہے اس کا تعلق براہ راست شاگل سے ہے لیکن شاگل اسے اپنے موڈ کے مطابق معاوضہ دیتا ہے کبھی تو خوش ہو کر زیادہ معاوضہ دے دیتا ہے اور کبھی بے حد کم جب کہ یہ آدمی حد درجہ لالچی بھی ہے اور بڑی بڑی رقومات کا جوا کھیلنے کی بھی عادی ہے۔ فیصل جان نے کچھ عرصہ قبل اس سے رابطہ قائم کیا اور اسے ماہانہ بھاری معاوضہ دے کر رضامند کر لیا کہ وہ اہم معلومات اسے مہیا کرے گا اور ان معلومات کا اسے علیحدہ معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ اب فیصل جان نے دیال سنگھ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اس سے رابطہ قائم کیا تو اس نے ایک انتہائی اہم انکشاف کیا کہ اس نے پرائم منسٹر اور صدر کے درمیان قائم ہاٹ لائن کو انتہائی خفیہ طور پر ٹیپ کرنے کا خصوصی بندوبست کر لیا تھا جس کے وجہ سے اس نے پرائم منسٹر اور صدر کے درمیان ہاٹ لائن پر ہونے والی ایک انتہائی اہم گفتگو کو ٹیپ کر لیا ہے اور اب یہ ٹیپ وہ شاگل کو فروخت کرے گا۔ فیصل جان نے اس گفتگو کا جب اشارہ معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ گفتگو پاکیشیا کے خلاف کسی اہم مشن کے سلسلے میں ہے تو اس نے رام لعل کو مشورہ دیا کہ وہ شاگل کو یہ ٹیپ فروخت نہ کرے بلکہ اسے فروخت کر دے وہ اس کا معاوضہ منہ مانگا دے گا پہلے تو وہ راضی نہ ہوا لیکن جب اسے انتہائی گراں قدر معاوضے کی آفر دی گئی تو وہ رضامند ہو گیا۔ آج

کل وہ جوئے کے سلسلہ میں یہاں کے ایک مجرم سنڈیکیٹ کا بھاری رقم کا نادہندہ تھا اور ان لوگوں نے اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں دینی شروع کر دی تھیں اس لئے وہ رضامند ہو گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے کہا کہ وہ اس کی ایک کاپی شاگل کو بھی دے گا۔ چنانچہ فیصل جان نے مجھ سے بات کی اور پھر ہم نے ساٹھ لاکھ روپے کے عوض یہ ٹیپ خرید لیا۔ اس ٹیپ سے ہی یہ ساری معلومات ملی ہیں۔ جو میں نے آپ کو پہلے بتائی ہیں"...... ناٹران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹیپ سنواؤ"..... عمران نے مختصر لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کافرستان کے پرائم منسٹر کی آواز سنائی دینے لگی۔

"سر میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل سچدیو، دیال سنگھ، کرنل سکھ داس اور کامدیو"...... کافرستان کے وزیراعظم بات کرتے رہے اور عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے۔ کافی دیر تک پرائم منسٹر اور صدر کے دوران ہونے ولی گفتگو سنائی دیتی رہی پھر ٹیپ آف ہو گیا۔

"آپ نے ٹیپ سن لیا ہے سر"...... چند لمحوں بعد ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"گڈ شو۔ یہ واقعی انتہائی اہم ترین اور مصدقہ معلومات ہیں۔ تم

نے اور فیصل جان دونوں نے انتہائی اہم کام کیا۔ اس رام لعل کے بارے میں مزید کچھ پتہ چلا کہ اس نے ٹیپ شاگل کو دیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ابھی تھوڑی دیر پہلے رپورٹ ملی ہے کہ شاگل کے آفس سے رام لعل کی لاش اٹھوائی گئی ہے اور شاگل سیدھا پریذیڈنٹ ہاؤس گیا ہے اور ابھی تک وہیں ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"یہ اچھا ہوا کہ اب رام لعل یہ نہ بتا سکے گا کہ اس نے ٹیپ فیصل جان کے بھی حوالے کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ویسے فیصل جان اس سے خاص میک اپ میں ملتا ہے اس لئے وہ فیصل جان کے بارے میں کچھ نہیں جان سکتا تھا"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے معاملات میں اسی طرح محتاط رہنا چاہئے"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر۔ ویسے آپ حکم دیں تو اسٹیشن کے خلاف میں کام شروع کر دوں"...... ناٹران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں اس سلسلے میں اگر کام ہوا تو وہ سیکرٹ سروس کی ٹیم کرے گی۔ البتہ تمہیں اطلاع کر دی جائے گی تاکہ اگر انہیں ضرورت ہو تو تم اور تمہارے ساتھی انہیں سپورٹ کر سکیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو انتہائی اہم ٹیپ حاصل کر لی ہے فیصل جان نے۔ لیکن یہ

بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ ہاٹ لائن کو کس طرح ٹیپ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اسے خفیہ رکھنے میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کیے جاتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا ہی ہوتا ہے لیکن موجودہ دور میں سائنسی ایجادات اس تیزی سے سامنے آرہی ہیں کہ اب کسی چیز کو بھی محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔ تمہارے ذہن میں شاید یہ خدشہ موجود ہے کہ شاید ٹیپ فرضی طور پر رقم حاصل کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے میں پرائم منسٹر اور صدر دونوں کی آوازوں کے ساتھ ساتھ ان کے مخصوص لہجے اور ان کے عام طور پر استعمال ہونے والے مخصوص الفاظ کے بارے میں بھی جانتا ہوں اس لئے یہ ٹیپ سو فیصد اصل ہے۔ ویسے بھی اس لفافے میں سے نکلنے والے کاغذات نے بھی اس کی گواہی دے دی ہے اور تین غیر ملکی ماہرین کی موت کے بارے میں بھی ٹیپ میں بات چیت ہوئی ہے اس لئے اس قدر اہم باتیں فرضی نہیں ہو سکتیں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس مشن کے تین اہم پوائنٹس ہیں ایک تو وہ بلاسٹنگ اسٹیشن ہے۔ دوسرا آپریٹنگ مشین جو لوگاری پہاڑی کی خفیہ لیبارٹری میں موجود ہے اور تیسرا اس کا آپریٹنگ سوئچ جو کافرستان کے پرائم منسٹر کی تحویل میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اہم وہ بلاسٹنگ اسٹیشن ہے۔ اسے ختم کرنا

ضروری ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں بنیادی بات تو یہی ہے لیکن جو مشینری منگوا کر یہ اسٹیشن قائم کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اسٹیشن کو ختم کرنا تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس مشینری میں ایسا سسٹم بھی ہوتا ہے جو اس بلاسٹنگ اسٹیشن کو ہر لحاظ سے محفوظ کر دیتا ہے۔ پھر اس ٹیپ سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ خصوصی طور پر ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ اگر اس بلاسٹنگ اسٹیشن کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ بلاسٹ ہو جائے گا اور اگر یہ بلاسٹ ہو گیا تو ہمارا اڈہ ویسے ہی ختم ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بات تو اڈے کے فرش سے نیچے سوراخ کرنے کے بارے میں کی گئی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی سے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس اسٹیشن کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ ظاہر ہے پاکیشیا کے علاقے میں ایسا اڈہ سوچ سمجھ کر ہی بنایا جا سکتا ہے۔ وہ اب اس کی حفاظت خود تو نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر آپ کے ذہن میں یہی پروگرام ہے کہ اس پہاڑی لیبارٹری میں موجود اس مشین کو ختم کیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے ختم کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ وہ کمپیوٹرائزڈ ہے، وہ ایسا سسٹم دوبارہ بنا کر نصب کر دیں گے اور ضروری نہیں کہ اس اڈے میں نصب کریں کسی بھی اور اڈے پر نصب کیا جا سکتا

ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا ہوں کہ جس سے کافرستان آخری لمحوں تک یہی سمجھتا رہے کہ اس کا بلاسٹنگ اسٹیشن محفوظ ہے لیکن جب وہ اسے بلاسٹ کرنے لگے تو پتہ چلے کہ وہ بلاسٹ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بلاسٹنگ تو ظاہر ہے وہ جنگ کے موقع پر ہی کر سکتے ہیں اور جنگ اس دور میں آسانی سے تو نہیں ہو سکتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر لگا دیا۔

"اس بلاسٹنگ اسٹیشن کو ناکارہ کیے جانے کے علاوہ اور کوئی ٹھوس بات سمجھ میں نہیں آ رہی"...... تھوڑی دیر بعد عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"لیکن جیسے ہی انہیں اطلاع ملے گی کہ ہم اسے ناکارہ کرنے کی کوشش کر رہیں ہیں وہ اسے بغیر جنگ کے بھی تو بلاسٹ کر سکتے ہیں ظاہر ہے یہ بلاسٹنگ ہمارے ہی علاقے میں ہو گی۔ اس لئے اس کی ذمہ داری ان کے سر پر بھی تو نہیں ڈالی جا سکتی"...... بلیک زیرو نے

کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر کیا کیا جائے یہ تو عجیب سا مشن ہے کہ کافرستان اپنا مشن مکمل کر چکے ہیں۔ ہمیں اس مشن کے بارے میں تمام معلومات بھی مل گئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم اپنا مشن کسی بھی لحاظ سے مکمل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اور ہر طرف سے بات ہمارے خلاف ہی جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس پہاڑی میں موجود مشین کے اندر جو آپریٹنگ مشینری ہے اس میں کوئی ایسا سائنسی ردو بدل کر دیا جائے کہ وہ پرائم منسٹر کی طرف سے سوچ آن ہونے پر آپریٹ ہی نہ ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے اس کے لئے اس لیبارٹری کے خلاف مشن مکمل کرنا پڑے گا اور انہیں اس کی اطلاع مل جائے گی اور پھر پرائم منسٹر نے کیا کرنا ہے صرف ایک سوچ ہی تو دبانا ہے اور ہمارا اڈہ ختم اور ملک کا دفاع بیکار"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ پہلے پرائم منسٹر سے وہ سوچ حاصل کیا جائے پھر جب تک وہ دوسرا سوچ تیار کرائیں اس وقت تک اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے اور سب سے آخر میں اس اسٹیشن کو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپریٹنگ سوچ ایک سے زیادہ ہوں

پھر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کافرستان کے پرائم منسٹر کو ہی ختم کر دیا جائے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں یہ انتہائی اقدام ہے اور ہمارے دائرہ کار سے بھی باہر ہے۔ ویسے بھی سیاسی لوگوں کی موت ہمیشہ ملک کی سلامتی کو نقصان ہی پہنچاتی ہے ہمیں کچھ اور سوچنا ہوگا۔ بہر حال ایک کپ چائے بناؤ میں اس دوران اس کا کوئی حل سوچتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور کرسی سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اور عمران نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا۔

"یہ لیجئے چائے"...... تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کی آواز سن کر عمران نے آنکھیں کھولیں۔

"یہ مشن تو واقعی امپاسیبل بن گیا ہے جس اینگل پر بھی سوچو الٹا نقصان ہی نظر آتا ہے"...... بلیک زیرو نے دوسری پیالی اٹھائے اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی ہے لیکن کوئی چیز امپاسیبل نہیں ہوا کرتی۔ کوئی نہ کوئی حل کوئی نہ کوئی راستہ بہر حال پیدا ہوتا ہے اب یہ اور بات ہے کہ راستہ یا حل ہماری سمجھ میں نہ آ رہا ہو"...... عمران نے جواب دیا اور پھر پیالی اٹھا کر اس نے منہ سے لگائی۔ چائے سپ کرنے کے بعد اس نے پیالی واپس میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور

اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر سلطان کی باوقار آواز سنائی دی لیکن لہجہ مودبانہ ہی تھا۔

"آپ وزارت خارجہ کے سیکرٹری ہیں۔ کیا آپ کے پاس ہمسایہ ممالک کے پرائم منسٹرز کے غیر ملکی دوروں کے بارے میں بھی کوئی اطلاعات ہوتی ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ پروٹوکول کے تحت ایسی اطلاعات دوسرے ممالک کو باقاعدہ ارسال کی جاتی ہیں"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"کافرستان کے پرائم منسٹر عنقریب کسی غیر ملک کے دورے پر جا رہے ہیں یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں وہ آئندہ ہفتے یورپ کے دورے پر جا رہے ہیں وہاں انہوں نے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شرکت کرنی ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"وہ ملک سے کس تاریخ کو جائیں گے اور یہ دورہ کتنے روز ہوگا مجھے پوری تفصیل چاہیئے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ ایک منٹ ہولڈ فرمائیں تو میں تفصیل بتا سکتا ہوں" سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"سر پرائم منسٹر کافرستان آج سے دو روز بعد دورے پر روانہ ہو رہے ہیں وہ تین ممالک کا دورہ کریں گے اور بین الاقوامی کانفرنس بھی اٹینڈ کریں گے ان کا یہ دورہ چھ روز کا ہے"...... تھوڑی دیر بعد سر سلطان نے جواب دیا۔

"اس دورے میں کوئی ترمیم یا تبدیلی تو ممکن نہیں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ یہ طے شدہ دورہ ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوکے تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لگتا ہے آپ نے کوئی پلان بنا لیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو نہیں بنایا تھا لیکن سر سلطان کے بتانے پر پلان بن گیا ہے سب سے اہم اور پیچیدہ مسئلہ اس آپریٹنگ سوچ کا تھا کہ جیسے ہی پرائم منسٹر کافرستان کو اطلاع ملتی کہ بلاسٹنگ اسٹیشن یا اس کی آپریٹنگ مشینری کے خلاف کام ہو رہا ہے۔ وہ اس اسٹیشن کو بلاسٹ کر سکتے تھا لیکن اب ان کے دورے کی وجہ سے یہ خدشہ ختم ہو گیا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ کسی اور کو تو ہدایات دے سکتے ہیں یا یہ سوچ وہ صدر کافرستان کے حوالے بھی کر سکتے ہیں" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں رام لعل کی موت کے بعد یہ خدشہ ختم ہو چکا ہے کیونکہ خفیہ ایجنسیوں کے سربراہوں کی اس انداز میں ہلاکت کا مطلب ہے کہ وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم تک اس کی اطلاع کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتی اور ان کا مشن محفوظ ہے اور جہاں تک ٹیپ کا تعلق ہے وہ ظاہر ہے رام لعل کے ذریعے شاگل اور شاگل کے ذریعے صدر اور وزیراعظم تک پہنچ چکی ہو گی اس لئے اس ٹیپ کے ہمارے پاس پہنچنے کا بھی خدشہ نہیں رہا" .... عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ شاگل نے اس رام لعل سے یہ معلوم کر لیا ہو کہ اس نے اس کی دوسری کاپی کسی کو فروخت کی ہے" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو خوبی ہے شاگل میں جس کی وجہ سے میں اس کی قدر کرتا ہوں اور باوجود موقع ملنے کے اسے ہلاک نہیں کرتا کہ اس جیسا جذباتی آدمی شاید ہی پھر کافرستان کو ملے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ شاگل نے ٹیپ سنتے ہی رام لعل کو غداری کے جرم میں فوری ہلاک کر دیا ہو گا اور اس نے ٹیپ کو اپنا کارنامہ بنا کر صدر اور پرائم منسٹر کے سامنے پیش کیا ہو گا۔ اس جیسے جذباتی آدمی کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ رام لعل اس کی دوسری کاپی بھی کر سکتا ہے اس لئے ان کے ذہنوں میں اس کے بارے میں کوئی فوری خدشہ موجود نہیں ہو گا۔

دوسری بات یہ کہ ایسے بلاسٹنگ اسٹیشن انتہائی نازک حالات میں فائر کیے جاتے ہیں ورنہ بغیر جنگ کے انہیں فائر نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ اس طرح اصل جنگ چھڑ جانے کا بھی خطرہ پیدا ہو سکتا ہے اس لئے ایسے اقدامات انتہائی سوچ سمجھ کر کیے جاتے ہیں" .... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ پلاننگ بتا رہے تھے" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں پلاننگ یہ ہے کہ ہم پرائم منسٹر کے اس چھ روزہ دورے سے فائدہ اٹھائیں اور اس دوران لیبارٹری میں موجود مشین جس میں آپریٹنگ مشینری موجود ہے حاصل کر لیں" .... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ نے پہلے کہا ہے کہ وہ ایسی مشینری دوبارہ تیار کر سکتے ہیں" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں کر سکتے ہیں اور یقیناً کریں گے لیکن اگر اس مشینری پر کام ماہرین کریں تو ایسے کوڈ حاصل کیے جا سکتے ہیں کہ جس کی مدد سے بلاسٹنگ اسٹیشن میں موجود کمپیوٹر کو ناکارہ کیا جا سکتا ہے جیسے ہی وہ ناکارہ ہو گا اس وقت بلاسٹنگ اسٹیشن کو ختم کیا جا سکتا ہے" ۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ واقعی یہ واقعی قابل عمل اور بہترین حل ہے" .... بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہترین اگر نہیں تو بہرحال امکانی حل ضروری ہے۔ جب تک وہ مشینری سامنے نہ ہو۔ بلاسٹنگ اسٹیشن کے کمپیوٹر کو فیڈ کیے گئے

مخصوص کوڈز چیک نہیں کیے جا سکتے اور جب تک وہ چیک ہو کر بدلے نہ جائیں اس وقت تک بلاسٹنگ اسٹیشن کو چھیڑا بھی نہیں جا سکتا۔ چنانچہ جب تک کافرستانی ماہرین دوسری مشینری تیار کر کے اسے نصب کریں گے اس وقت تک ہم کمپیوٹر فیڈنگ تبدیل کر چکے ہوں گے اور اس کے بعد بلاسٹنگ اسٹیشن تو بہرحال ہمارے ہی علاقے میں ہے اسے آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اب انتہائی تیز رفتار ایکشن کرنا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں میں ان چھ روز کے اندر ہر صورت میں نہ صرف یہ مشینری حاصل کرنا چاہتا ہوں بلکہ اس دوران بلاسٹنگ اسٹیشن کو بھی کمپیوٹر کے لحاظ سے ناکارہ کر دینا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہونا چاہئے تو پھر آج ہی روانہ ہو جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ ایکشن میں نہیں بلکہ سیکرٹ سروس کی ٹیم کرے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب کیا آپ ٹیم کے ساتھ نہیں جائیں گے"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"میں اگر جاؤں گا تو شاگل میرے پیچھے لگ جائے گا۔ اس طرح ہمارا یہ تیز رفتار مشن مقابلے کی زد میں آجائے گا اور اس طرح وقت

زیادہ بھی لگ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شاگل کیسے پیچھے لگ جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"شاگل نے یہ ٹیپ سن لیا ہے۔ صدر اور پرائم منسٹر سے بھی اس نے مل لیا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ صدر یا پرائم منسٹر اسے کسی صورت بھی کوئی ایسا مشن نہیں سونپ سکتے جس سے انہیں خطرہ پیدا ہو سکے کہ مجھے اس مشن کا علم ہو سکتا ہے۔ پہلے بھی پرائم منسٹر نے اس مشن کو نہ صرف شاگل بلکہ ایسی دوسری ایجنسیوں سے بھی خفیہ رکھا ہے جن کا کسی طرح بھی تعلق ہم سے ہو سکتا ہے اور پھر انہوں نے ان خفیہ ایجنسیوں کے سربراہوں کی ہلاکت۔ ماہرین اور حتیٰ کہ غیر ملکی ماہرین کی ہلاکت کا انتہائی اقدام بھی اس لئے کیا ہے کہ اس مشن کی بھنک کسی طرح ہمارے کانوں تک نہ پہنچ سکے اور شاگل کا تعلق سب سے زیادہ ہم سے ہے۔ انہیں خدشہ ہو سکتا ہے کہ اگر شاگل کو اس مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دی گئیں یا اسے کسی ایسی جگہ حفاظتی ڈیوٹی دے دی گئی جس کا تعلق اس مشن سے ہو تو لامحالہ ہم تک بات پہنچ جائے گی اس لئے انہوں نے لامحالہ شاگل کو کہا ہو گا کہ وہ ہم پر نظر رکھیں اور ہم جیسے ہی کافرستان میں داخل ہوں وہ ہمیں ختم کرنے کے مشن پر کام کرے۔ اور یہ بات ہمیں بھی معلوم ہے کہ ہماری اور خاص طور پر میری کافرستان میں موجودگی کا کسی نہ کسی طرح بہرحال شاگل کو علم ہو ہی جاتا ہے۔ اس کی سیکرٹ سروس کے مخبر یہاں کام کر رہے ہیں۔ یقیناً اس نے صدر سے ملنے کے بعد اپنے ان

مخبروں کو الرٹ کر دیا ہوگا کہ وہ ہم پر خاص طور پر نظر رکھیں اس لئے میں نے جیسے ہی کافرستان کا رخ کیا شاگل ہمارے راستے میں دیوار بننے کی کوشش کرے گا اس طرح یہ انتہائی مختصر وقت ختم ہو سکتا ہے اور پرائم منسٹر صاحب کے دورے سے واپس آجانے کے بعد ظاہر ہے اس پلاننگ پر کسی صورت بھی عمل نہیں کیا جا سکتا اس لئے پہاڑی لیبارٹری سے مشین حاصل کرنے کا مشن سیکرٹ سروس کے وہ ممبران کریں گے جو باہر کم جاتے ہیں جن سے شاگل یا اس کے آدمی کم واقف ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ مشن صدیقی چوہان نعمانی اور خاور کے ذمے لگایا جائے لیکن یہ دیکھ لیجیئے کہ یہ انتہائی اہم ترین مشن ہے۔ کافرستان نے اس مشینری کو سر راہ نہ رکھا ہوا ہو گا اور نہ ہی وہ لیبارٹری جس میں اس مشینری کو رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہو گا۔ کوئی عام سی لیبارٹری ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جن ممبرز کے تم نے نام لئے ہیں انہیں بھی شاگل جانتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"اس اہم ترین اور سپیشل مشن کے لئے چیف آف سیکرٹ سروس کو خود جانا چاہیئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ میں تیار ہوں۔ میری تو اپنی بھی خواہش تھی لیکن میں نے

اس لئے بات نہ کی تھی کہ آپ انکار کر دیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے طاہر۔ یہاں چونکہ تمہاری موجودگی ملک و قوم کے مفاد میں ہوتی ہے اس لئے میں تمہیں جانے سے روک دیتا ہوں۔ لیکن موجودہ مشن میں یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ کوئی ایسا آدمی اس مشن کو مکمل کرے جسے شاگل یا کوئی بھی وہاں کا ایجنٹ نہ جانتا ہو اور پھر وہ آدمی ایسا بھی ہو جس میں اس اہم ترین مشن کو مکمل کرنے کی صلاحیتیں بھی موجود ہوں اس لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ تم جوزف کو اپنے ساتھ لے جاؤ گے اور یہ مشن تم نے اپنے طور پر مکمل کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"بہت شکریہ عمران صاحب میں انشاء اللہ یہ مشن مکمل کر کے ہی آؤں گا"...... بلیک زیرو کے لہجے میں ایسی مسرت تھی جیسے کسی دیہاتی بچے کو اچانک میلے پر جانے کی اجازت دے دی جائے۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی تھی اور چہرہ مسرت کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"میں ٹیم کے ساتھ کافرستان جاؤں گا تاکہ شاگل کو الجھا سکوں" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ بھی جائیں گے تو پھر یہاں دانش منزل میں کون رہے گا"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سلیمان کو یہاں شفٹ کر دیا جائے گا۔ بظاہر وہ میری عدم موجودگی میں اپنے گاؤں گیا ہوا ہو گا لیکن وہ یہاں رہے گا۔ سر سلطان کو اطلاع دے دی جائے گی اور سلیمان کو بھی ضروری ہدایات دے دوں گا مجھے یقین ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں سلیمان معاملات کو آسانی سے سنبھال لے گا اور اگر کوئی ایمرجنسی ہوئی تو وہ مجھے خصوصی ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بھی مجھ سے ہدایات لے لے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" مطلب ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی با اختیار چیف سلیمان ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم نے تو عدم موجودگی کی بات کی ہے مجھے تو خطرہ ہے کہ کہیں وہ موجودگی میں بھی چیف نہ بن جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

" موجودگی میں کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اگر میری اور تمہاری واپسی کے باوجود اس نے سیٹ چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ تو ......" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کی حد تک تو یہ بات سچ ہو سکتی ہے کیونکہ اس نے آپ سے سابقہ تنخواہوں اوور ٹائم اور بونسوں کی وصولی کرنی ہے اور ظاہر ہے یہ

اس کے لئے بہترین موقع ہو گا البتہ وہ میری بے حد عزت کرتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" او کے پھر تم اپنا پلان بنا لو۔ جس پہاڑی کے بارے میں نائٹران والی ٹیپ میں ذکر ہے اسے نقشے میں مارک کر کے اپنا پلان بنا لو۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ مجھے اس لیبارٹری کی تباہی نہیں چاہئے بلکہ اس میں موجود آپریٹنگ مشینری چاہئے جس کے ذریعے بلاسٹنگ اسٹیشن کو فائر کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا لیکن آپ اپنے پیش نظر کیا مشن رکھیں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" میری کوشش ہو گی کہ پرائم منسٹر کی عدم موجودگی میں وہ آپریشنل سوچ حاصل کر کے اس کی جگہ کوئی ایسا سوچ رکھ دوں کہ جس میں مختلف فیڈنگ ہو تاکہ جب تک بلاسٹنگ اسٹیشن ختم نہ ہو جائے اس وقت تک یہ سوچ بھی بہرحال بیکار رہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن جب آپریٹنگ مشینری ہی ختم ہو جائے گی پھر اس آپریشنل سوچ کا تبدیلی سے کیا فائدہ ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" یہ انتہائی جدید سائنسی دور ہے ضروری نہیں کہ آپریشنل سوچ اس مشینری کا محتاج ہو۔ ہو سکتا ہے اس میں ایسا سسٹم رکھا گیا ہو کہ مشینری آف یا خراب ہو جانے کی صورت میں وہ سوچ براہ راست بلاسٹنگ اسٹیشن سے رابطہ قائم کرے۔ اس لئے اس خدشے کو

بہرحال سامنے تو رکھنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کم از کم مجھے اس مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دیں گے کیونکہ ظاہر ہے اس لیبارٹری میں ایک مشین تو نہ ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آپریٹنگ مشین بس چھوٹی سی ہو گی ایک چھوٹے سے باکس جتنی اسے اب وہ لیبارٹری کی کسی مشین میں چھپا کر رکھتے ہیں اس بارے میں تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ لیبارٹری کے انچارج کو اس کے بارے میں لازماً معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں"...... بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہ بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ حکومت کافرستان اس لیبارٹری کی حفاظت سے غافل نہیں ہو گی۔ ہو سکتا ہے انہوں نے خفیہ طور پر اس لیبارٹری کے گرد کسی ایجنسی کو رکھا ہوا ہو۔ اور وہاں اس کے علاوہ لیبارٹری کے اندر داخلے کے لئے بھی خصوصی انتظامات کیے جا سکتے ہیں اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کوئی تردد سرے سے ہی نہ کیا ہو۔ تاکہ اس کی اصل اہمیت کا اندازہ نہ لگایا جا سکے اس لئے تمہیں دونوں صورتیں ذہن میں رکھ کر اقدامات کرنے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب اس قدر اہم پروجیکٹ کی آپریٹنگ مشینری

کی وجہ ہے وہ اس کی حفاظت سے کیسے غافل ہو سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ انسانی نفسیات ہے کہ وہ ہمیشہ اس چیز کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے جس کی انتہائی حفاظت کی جاتی ہو۔ کافی عرصہ پہلے مجھے کافرستان میں ایک ریل گاڑی کی عام مسافر کلاس میں سفر کرنا پڑا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک تاجر نے اپنی جیب سے بھاری رقم نکال کر ایک عام سے تھیلے میں ڈالی اور اس تھیلے کو اپنی سیٹ پر ایک طرف رکھ دیا جیسے اس کی کوئی اہمیت نہ ہو اور خود اس نے بریف کیس کو اپنے سر کے نیچے رکھا اور اس کے گرد اس طرح بازوؤں کا حلقہ کر لیا جیسے اس کے اندر انتہائی قیمتی چیز ہو اور پھر وہ اطمینان سے سو گیا۔ آدھی رات کے وقت میں نے دیکھا کہ ایک آدمی نے سب کو سوتا ہوا اور اونگھتا ہوا سمجھ کر اس تاجر کے سر کے نیچے سے وہ بیگ کھسکانے کی کوشش کی حالانکہ رقم والا تھیلا ساتھ ہی بغیر کسی حفاظت کے پڑا تھا لیکن اس نے اس کی طرف توجہ تک نہ کی۔ میرے کھنکارنے پر وہ آدمی تیزی سے پلٹ گیا اور کسی اور ڈبے میں چلا گیا۔ صبح کو جب میں نے اس مسافر کو بتایا کہ رات اس کا بریف کیس کھینچنے کی کوشش کی گئی جسے میں نے ناکام بنا دیا تو اس نے مسکراتے ہوئے میرا شکریہ ادا کیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ میں نے اسے تھیلے میں رقم ڈالتے ہوئے دیکھ لیا تھا تو وہ یکلخت بے حد پریشان ہو گیا مگر جب میں نے اسے تسلی دی کہ مجھے اس رقم کی

ضرورت نہیں ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے کہ جس چیز کو چھپانے کی ضرورت ہو اسے کسی عام سی چیز میں ڈال کر بغیر کسی حفاظت کے رکھ دیتا ہے اور جس چیز میں کوئی قیمتی چیز نہیں ہوتی اس کی حفاظت کا مظاہرہ زیادہ کرتا ہے۔ اس طرح بے شمار بار وہ لٹنے سے بچ گیا ہے تو میں سمجھ گیا کہ وہ انسانی نفسیات کا درست استعمال کرتا ہے"...... عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے۔ انسانی نفسیات کو اسی انداز میں ہی استعمال کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ تم نے طاہر صاحب کے ساتھ ایک خصوصی مشن پر کافرستان جانا ہے۔ تم ایسا کرو کہ رانا ہاؤس کا چارج جوانا کے حوالے کر کے یہاں دانش منزل میں آ جاؤ تاکہ طاہر کے ساتھ جا سکو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ نہیں جا رہے باس"...... جوزف نے کہا۔

"میں علیحدہ ٹیم کے ساتھ جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس لیکن جوانا کو کیا کہنا ہو گا"...... جوزف نے کہا۔

"وہ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مارکیٹ تک گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد واپس آ جائے گا"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"تم اس کے نام رقعہ لکھ کر چھوڑ جاؤ کہ تم میرے کسی کام سے ملک سے باہر جا رہے ہو۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"جوزف تو زخمی تھا ایسا نہ ہو کہ"...... بلیک زیرو نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

"وہ افریقہ کا پرنس ہے اور بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں کا شاگرد رہا ہے اس لئے اسے زخموں کو مندمل کرنے کا طریقہ آتا ہے۔ تم فکر نہ کرو وہ اب نہ صرف خود پوری طرح فٹ ہے بلکہ اس نے جوانا کو بھی فٹ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر مشن کے دوران آپ سے رابطے کی ضرورت پڑ جائے تو"۔ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا۔ لیکن بات چیت کے لئے اسٹر کوڈ استعمال ہو گا۔ البتہ یہ بتا دوں کہ سوائے اشد ترین ضرورت کے رابطہ مت کرنا"...... عمران نے کہا۔ تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"خدا حافظ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر مخصوص آفس میں کرسی پر بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ میز پر پڑے ہوئے کئی مختلف رنگ کے ٹیلی فون سیٹ میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی مترنم انداز میں بجنے لگی۔ پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یس"...... پرائم منسٹر صاحب نے فائل پر نظریں جماتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سر آپ سے ملاقات کے لئے کیپٹن کرشن منتظر ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اسے میرے آفس میں بھجوا دو لیکن پہلے اس کی مکمل چیکنگ ضروری ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"چیکنگ پہلے ہی کر لی گئی ہے جناب آپ کے احکامات کے مطابق میک اپ تک چیک کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پھر بھجوا دو۔ اور جب تک کیپٹن کرشن میرے آفس میں رہے اس وقت تک مجھے کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔ پرائم منسٹر نے بارعب لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھا اور پھر فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ کر انہوں نے تالا لگا دیا۔ چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد لیکن چھریرے جسم کا خوشرو نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا لیکن اس نے اندر داخل ہوتے ہی فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"آؤ کیپٹن کرشن بیٹھو"...... وزیراعظم نے سپاٹ لہجے میں کہا تو وہ میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی ایک کرسی پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... پرائم منسٹر صاحب نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے سر"...... کیپٹن کرشن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوئی کوٹ کی جیب سے دو سیلڈ لفافے نکالے اور مؤدبانہ انداز میں اٹھ کر پرائم منسٹر کے سامنے رکھ دیئے۔ پرائم منسٹر نے اسے دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر ایک لفافہ اٹھا کر اس کی مہریں چیک کیں اور قلمدان سے پیپر کٹر اٹھا کر انہوں نے لفافے کو سائیڈ سے کھولا اور پھر اندر موجود ایک کاغذ نکال کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد کاغذ انہوں نے دوبارہ

لفافے میں ڈالا اور پہلے لفافے کی طرح دوسرا لفافہ کھولا اور اس میں موجود کاغذ نکال کر اسے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ان کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ انہوں نے کاغذ کو دوبارہ لفافے میں ڈالا اور پھر دونوں لفافے میز کی دراز میں رکھ دیئے۔

"مشین کی شفٹنگ میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نو سر تمام کام آپ کی ہدایت کے مطابق ہو گیا ہے"...... کیپٹن کرشن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ شو اب تم جا سکتے ہو"...... پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرشن اٹھا اس نے ایک بار پھر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو پرائم منسٹر صاحب نے سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل سہوترا سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر سپیکنگ"...... پرائم منسٹر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیپٹن کرشن کے سلسلے میں تمہیں خصوصی ہدایات دی گئی تھیں"۔ پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ان ہدایات پر فوری طور پر عمل کیا جائے اور مجھے رپورٹ دی جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا اور میز کی دراز سے فائل نکال کر سامنے رکھی اور اسے کھول کر پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔ اسی دوران انہوں نے مختلف فون بھی اٹنڈ کیے اور آفس ورک کرتے رہے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد سیاہ کلر کے فون کی گھنٹی بجی تو انہوں نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"پرائم منسٹر اٹنڈنگ یو"...... پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

"کرنل سہوترا بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"آپ کی ہدایت پر عمل ہو گیا ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نو سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... پرائم منسٹر نے کہا اور فون کا رسیور رکھ کر انہوں نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود صرف اکلوتا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے صدر مملکت کی باوقار آواز سنائی

دی۔

"سر آپ کو اہم رپورٹ دینی تھی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"لائن کو چیک کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس سر اب اسے ہر لحاظ سے محفوظ رکھنے کے خصوصی انتظامات کر لئے گئے ہیں"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے کیا رپورٹ ہے"...... صدر مملکت نے اس بار مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے جانے کے بعد آپ سے جو معاملات ڈسکس ہوئے تھے اس بارے میں بات کرنی تھی"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ اچھا بلاسٹنگ اسٹیشن کے سلسلے میں۔ ہاں کیا ہوا"۔ صدر نے چونک کر پوچھا۔

"آپریٹنگ مشین کو پہلے والی لیبارٹری سے خفیہ طور پر شفٹ کر دیا گیا ہے اور اب یہ مشین سر لیبارٹری میں پہنچا دی گئی ہے"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"گڈ شو کس انداز میں یہ کام ہوا ہے"...... صدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دونوں لیبارٹری انچارجز کو میں نے ذاتی طور پر فون کر کے ہدایات دیں پھر ماؤنٹین ڈویژن کے کیپٹن کرشن کو بلا کر اسے بھی خصوصی ہدایات دی گئیں۔ کیپٹن کرشن نے ان ہدایات کے مطابق

مشین شفٹ کر دی اور دونوں لیبارٹری کے انچارجز کے لیٹرز مجھ تک پہنچا دیئے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"گڈ لیکن کیپٹن کرشن کون ہے اسے اس اہم کام کے لئے کس بنیاد پر منتخب کیا گیا تھا"...... صدر نے پوچھا۔

"عام کیپٹن ہے"...... ماؤنٹین ڈویژن کے دس افسران جن میں کیپٹن کرشن بھی شامل تھا یہاں دارالحکومت میں ایک خصوصی کورس کر رہے تھے ان کے انچارج کرنل سہوترا ہیں۔ میں نے ان سے بات کی کہ ایک انتہائی اہم مشینری کو انتہائی خفیہ طور پر شفٹ کرانا ہے اس کے لئے ایسا آدمی منتخب کیا جائے جو اس کا پوری طرح اہل ہو انہوں نے کیپٹن کرشن کا نام تجویز کر دیا۔ چنانچہ اسے میں نے کال کر کے ضروری ہدایات دیں اور اس نے ان ہدایات پر پوری طرح عمل کر دیا"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"لیکن یہ کیپٹن کرشن تو اب انتہائی اہمیت اختیار کر گیا ہے"۔ صدر نے کہا۔

"کر گیا تھا سر۔ ہے نہیں وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ خصوصی ہدایات کے مطابق ایک بلڈنگ کی سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کا پیر پھسلا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے میں سمجھ گیا لیکن اس کرنل سہوترا کو اصل بات کا تو علم نہیں ہے"...... صدر نے کہا۔

"نو سر اسے صرف اتنا معلوم ہے کہ کیپٹن کرشن سے خصوصی کام

لیا گیا ہے۔ اسی طرح دونوں لیبارٹریز کے انچارجز کو یہ معلوم نہیں کہ اصل چیز کہاں سے آئی اور کہاں گئی"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے کہ اب اگر شاگل سے لوگاری پہاڑی لیبارٹری کی بات لیک بھی ہو جائے تو ہمیں کوئی خطرہ باقی نہیں رہا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر شاگل کو اس ٹیپ کی وجہ سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ آپریشنل مشینری کہاں موجود ہے اور میرے نقطہ نظر سے یہ بات سیکورٹی کے خلاف تھی"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے گڈ بائی"...... دوسری طرف سے صدر مملکت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار اور دلچسپ کہانی

بلاسٹنگ اسٹیشن

(حصہ دوم)

مصنف --- مظہر کلیم ایم اے

○ کیا بلیک زیرو عمران کی موجودگی میں ٹیم کا لیڈر بن گیا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران نے اس پر کس ردعمل کا اظہار کیا---؟

○ وہ لمحہ جب سلیمان نے ایکسٹو کا چارج سنبھالا اور پھر عمران اور بلیک زیرو دونوں ہی اس کے عتاب کا شکار ہو گئے۔

○ وہ لمحہ جب جولیا اور تنویر نے بلیک زیرو کو گولی مار دینے کی کھلے عام دھمکی دے دی۔ کیا انہوں نے اس دھمکی پر عمل بھی کیا--- یا؟

○ ایک ایسا مشن جس میں عمران اور سیکرٹ سروس کے مقابل آنے والے شاگل اور مادام ریکھا ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور ہر طرف موت کے سائے پھیلتے چلے گئے۔ کس کی موت---؟

○ کیا عمران اس حیرت انگیز اور ناقابل عمل مشن کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو گیا--- یا؟

○ لمحہ بہ لمحہ بدلتی ہوئی انتہائی دلچسپ کہانی۔ ایک ایسی کہانی جس میں سسپنس اپنے عروج پر نظر آتا ہے۔

منفرد انداز میں لکھا گیا ایک یادگار اور انتہائی دلچسپ ناول

-☆- شائع ہو گیا ہے -☆-

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ' ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

سپیشل سکشن

مکمل ناول

مصنف ---- مظہر کلیم ایم اے

سپیشل سکشن --- یہودی اور ایکریمین ایجنٹوں پر مشتمل ایک ایسا سیکشن جس نے پورے ملک پر آکٹوپس کی طرح اپنے پنجے پھیلا رکھے تھے۔

سپیشل سکشن --- جس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود انتہائی جدید ترین مشینری سے پورے ملک کی اہم شخصیات' سیاستدانوں اور عوامی لیڈروں کی نگرانی کی جاتی تھی۔

ایسی مشینری جو ہزاروں پردوں کے پیچھے ہونیوالی کارروائی کو بھی مارک کر لیتی تھی۔

سپیشل سکشن --- جس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے عمران اپنی پوری ٹیم سمیت میدان میں اتر آیا۔

• وہ لمحہ --- جب پہاڑی میں واقع ہیڈ کوارٹر کو بموں سے اڑا دیا گیا اور عمران اور سیکرٹ سروس کے تمام ارکان ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔ کیا عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس موت کے گھاٹ اتر گئی۔

• عمران' سیکرٹ سروس اور سپیشل سکشن کے ایجنٹوں کے درمیان انتہائی اعصاب شکن مقابلے۔

• تیز رفتار ایکشن' اعصاب شکن سسپنس پر مشتمل ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

بلاسٹنگ اسٹیشن

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ دہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ بولا نہ کیجئے بلکہ فرمایا کیجئے۔کچھ تو سلطان ہونے کا بھرم رکھ لیا کریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس دور میں سلطان کہاں اور اس کا بھرم کہاں۔بہرحال میں نے وزارت دفاع کے سیکرٹری سے کافرستانی ایجنسی کی فائل کی بات کی تھی۔انہوں نے معلوم کر کے بتایا ہے کہ وہ یہ رپورٹس پندرہ دن بعد واش کر دیتے ہیں اور اتفاق سے یہ واشنگ ڈے ایک روز پہلے کا تھا

البتہ انہوں نے بتایا کہ دو روز میں جو رپورٹس موصول ہوئی ہیں ان کی فائل بھجوائی جا سکتی ہے۔ میں نے سوچا کہ پہلے تم سے معلوم کر لوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"ان دنوں میں آج کا دن بھی شامل ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب وہ کمپیوٹر سے پرنٹ نکالیں گے تو اس وقت تک جو کچھ بھی کمپیوٹر میں ہوگا وہ فائل میں آ جائے گا"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"پہلے یہ تو معلوم کر لیں کہ ان دو دنوں میں کوئی رپورٹس آئی بھی ہیں یا نہیں ایسا نہ کہ وہ خالی کاغذ فائل میں لگا کر بھجوا دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے معلوم کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ روزانہ دس بارہ رپورٹس وصول ہوتی ہی ہیں کبھی زیادہ بھی ہو جاتی ہیں لیکن اتنی تو بہرحال ہوتی ہی ہیں"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوکے پھر وہی بھجوا دیں شاید کہ بہار آئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے خدا حافظ کے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔ عمران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یہ گندم چنے جو وغیرہ لینے کا زمانہ گزر گیا ہے مس صاحبہ۔ ماڈرن دور ہے اس لئے اب تم اپنا یہ پرانا نام جولیا بدل کر دل لیا رکھ لو"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اگر ایسا ہے تو پھر تمہیں بھی اپنا نام بدلنا پڑے گا"...... جولیا نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے مجھے اپنا نام بے دل رکھنا ہوگا۔ تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ تم نے کس کا دل لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو مجھے اپنا نام دل لیا کے بجائے پتھر لیا رکھنا پڑے گا۔ میرا مطلب نام بدلنے سے یہ تھا کہ تمہیں بھی اپنا نام عمران کی بجائے بکرا ران رکھنا ہوگا"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اس کے اس خوبصورت جواب پر دل کھول کر قہقہہ لگایا۔

"واہ بہت خوب اگر ایسا ہی ہے تو پھر خالی بکرا ران کی بجائے بکرا ران روسٹ زیادہ مناسب رہے گا۔ کیونکہ ان معاملات میں دل واقعی بکرا ران روسٹ ہو جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر جولیا ہنس پڑی۔

"کن معاملات کی بات کر رہے ہو"...... جولیا کے لہجے میں شرارت تھی۔

"معاملات دل"...... عمران نے جواب دیا۔

"دل کے تو واقعی معاملات ہو سکتے ہیں لیکن پتھر کے معاملات کیسے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہیرے جواہرات جو کسی خاتون کے لئے دل سے بھی زیادہ قیمتی ہوتے ہیں"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"بہر حال بے دل صاحب فرمایئے کیسے فون کیا ہے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"میں نے سوچا بیچارے دل کا حال احوال ہی معلوم کر لوں کہیں فیل نہ ہو گیا ہو۔ کیونکہ آج کل دل جس کثرت سے فیل ہو رہے ہیں اس کثرت سے تو طالب علم بھی فیل نہیں ہوتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اپنے گریبان میں جھانک کر پوچھ لو مجھے فون کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"گریبان میں جھانکا تھا مگر وہاں سرے سے دل ٹائپ کی کوئی چیز ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اس طرح ہنسی جیسے اس کے دل کی تاروں کو عمران کی اس بات نے چھیڑ دیا ہو۔

"اچھا اب ان فضول باتوں کو چھوڑو اور اصل بات کرو ورنہ میں رسیور رکھ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اصل ہو تو اس کی بات بھی کروں۔ یہی تو بات ہے کہ اصل مع منافع غائب ہے"...... عمران نے اصل کو ایک اور معنی پہناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع

کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی مگر کسی نے رسیور نہیں اٹھایا تو عمران مسکرا دیا وہ سمجھ گیا کہ جولیا اچھے موڈ میں ہے اس لئے اس نے جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لئے رسیور علیحدہ رکھ دیا ہو گا اور اب وہ خود ہی فون کرے گی چنانچہ عمران نے رسیور رکھ دیا

" صاحب شربت بزوری کا گلاس بنوا لاؤں حکیم صاحب کی دکان سے"...... اچانک دروازے سے سلیمان کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"شربت بزوری وہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مفرح بھی ہوتا ہے اور اس کی تاثیر بھی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ آپ مس جولیا سے دل روسٹ وغیرہ کی باتیں کر رہے تھے اس لئے ظاہر ہے آپ کو شربت بزوری کی تو ضرورت پڑے گی"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سلیمان کی گہری بات سمجھ گیا تھا۔

"لیکن اماں بی نے تو منع کیا ہوا ہے کہ سوائے دودھ کے اور کوئی مشروب نہیں پینا پھر"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کا تو حکم ہے کہ آپ کو باقاعدگی سے خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا کھلایا جائے تاکہ آپ کا دل مضبوط رہے اور آپ ڈریں نہ لیکن مسئلہ تو دل کا ہے۔ وہ تو ہے ہی نہیں اس لئے خمیرہ بیچارہ کیا کرے گا"۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تم نے حکمت کے خاص نسخے کہاں سے معلوم کر لئے ہیں یہ حکیم ارشد کون صاحب ہیں۔ کیا اس بلڈنگ میں ان کی دکان

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی مشہور حکیم صاحب تھے جنہوں نے خمیرہ ابریشم کا خصوصی نسخہ ترتیب دیا اس لئے اس کو خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا کہتے ہیں"...... سلیمان نے اس طرح کہا جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھا رہا ہو۔

"تو تم آج کل ان حریروں کے ساتھ ساتھ خمیرے بھی کھا رہے ہو اس لئے ہر وقت پیسوں کی کمی کا رونا روتے رہتے ہو"...... عمران نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو مجبوراً خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر دار کھانا پڑتا ہے مجبوری ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"یہ آج چکر کیا ہے کیا کوئی حکمت کی کتاب تمہارے ہاتھ لگ گئی ہے اور تم نے تو ظاہر ہے آگ جلانے کے لئے اس کے صفحے پھاڑے ہوں گے اور پھر یہ نام بھی پڑھ لئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو ایلوپیتھک ادویات کے نام یاد نہیں ہیں کہ سر درد ہو تو یہ گولی ۔بخار ہو تو یہ مکسچر اور یہ ہو تو یہ دوا اور یہ ہو تو یہ انجکشن یاد ہوتے ہیں ناں"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں روز مرہ استعمال کی ادویات تو بہرحال یاد رہ جاتی ہیں" عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسی طرح اگر حکمت کی ادویات کو روز مرہ استعمال کیا جائے تو وہ بھی یاد ہو جاتی ہیں۔اس میں حکمت کی کتاب پڑھنے کی کون سی بات

ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ یہ خمیرے ۔معجونیں تم روز مرہ استعمال کرتے ہو"...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تب ہی تو مجھے یاد ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم ان ادویات کو روزانہ استعمال کرتے ہو مگر کیوں کیا تم بیمار ہو"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"یہ ادویات صرف بیماری کے لئے نہیں بنائی گئیں انہیں جنرل ٹانک کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے ۔خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر دار دماغ کی طاقت کے لئے انتہائی مفید دوا ہے اور میری مجبوری یہ ہے کہ مجھے آپ سے وصول کرنے والی رقومات یاد کرنے کے لئے اسے مسلسل استعمال کرنا پڑتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"یعنی میری جوتی میرے ہی سر۔مجھ سے رقمیں لینے کے لئے تم میری ہی رقم سے یہ خمیرہ بھی کھاتے ہو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ حساب کتاب رکھنے والا کمپیوٹر کتنے کا آتا ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے خاصا مہنگا آتا ہو گا کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس خمیرے سے تو بہرحال بہت ہی مہنگا ہو گا اس لئے میں تو آپ کی بچت کرتا ہوں مگر آپ الٹا مجھ پر غصہ کھا رہے ہیں"...... سلیمان

نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے بس بس میں سمجھ گیا تم یہ خمیرہ ہی کھاؤ ۔ کمپیوٹر واقعی بے حد مہنگا ہوتا ہے"...... عمران نے جلدی سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سلیمان کچھ کہتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" آپ نے اجازت دے کر میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے ۔ خاصا مہنگا آرہا ہے آج کل یہ خمیرہ ۔ اب میں اطمینان سے اسے کھاؤں گا اسی خوشی میں آپ کو چائے پلواتا ہوں"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس چلا گیا جب کہ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر دار کھانے والے باورچی کا بیچارہ مالک بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" یہ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کون سی زبان ہے"...... دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسے حکمت کی زبان کہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" حکمت ۔ یعنی دانائی"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" حکمت واقعی دانائی کو ہی کہتے ہیں لیکن جب یہ خمیرے بازار سے لینے جاؤ تو ان کی قیمت سن کر آدمی دانائی کی " دا " بھول جاتا ہے" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" اچھا اب بتاؤ کہ کس لئے فون کیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

" تمہارے اس نقاب پوش چیف کا حکم آیا تھا کہ کافرستان میں

کوئی مشن مکمل کرنا ہے اس لئے میں ٹیم لے کر جاؤں"...... عمران نے کہا۔

" ہاں مجھے بھی انہوں نے اس بارے میں ہدایات دی ہیں ۔ پھر کب روانگی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" میں نے تو انکار کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" انکار کر دیا ہے وہ کیوں"...... جولیا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" اس لئے کہ اس ٹیم میں تم شامل نہ تھیں ۔ تمہارے چیف کا حکم تھا کہ اس بار جولیا کے بجائے صالحہ جائے گی ۔ میں نے تمہاری سفارش کی تو اس نے عادت کے مطابق صاف انکار کر دیا ۔ اب اتنا تو بہرحال تم بھی جانتی ہو کہ میری رگوں میں چنگیزی خون دوڑ رہا ہے اس لئے تمہارے چیف نے صاف انکار کیا تھا تو میں نے صاف بلکہ شفاف انکار کر دیا"...... عمران نے جواب دیا۔

" بکواس مت کرو مجھے تو چیف نے کہا ہے کہ میں جا رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

" وہ تو میری وجہ سے وہ مجبور ہو گیا ہو گا ۔ تم جانتی تو ہو کہ میرے بغیر بیچاری سیکرٹ سروس کچھ کر ہی نہیں سکتی"...... عمران نے کہا۔

" اچھا یہ بات ہے تو میں چیف سے بات کرتی ہوں کہ اس بار تمہارے بغیر ٹیم بھیج دے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کہہ کر دیکھ لو ۔ تمہیں خود ہی میری اہمیت کا پتہ چل جائے

گا"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کرتی ہوں بات"...... دوسری طرف سے جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب وہ سپیشل فون یہاں لے آؤ جلدی جولیا کی کال آنے والی ہے"...... عمران نے رسیور رکھتے ہی اونچی آواز میں کہا کیونکہ بلیک زیرو مشن پر جانے کے لئے تیاریوں میں مصروف تھا اس لئے عمران نے دانش منزل کے فون کا رابطہ فلیٹ پر موجود سپیشل فون سے کر دیا تھا تاکہ اس کی عدم موجودگی میں اگر کوئی فون آئے تو سلیمان اسے بطور ایکسٹو اٹنڈ کر سکے۔ پہلے عمران کا خیال تھا کہ سلیمان کو مستقل طور پر دانش منزل شفٹ کر دے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا اور سلیمان کو وہاں بھیجنے کی بجائے دانش منزل کے فون کا رابطہ یہاں کر دیا تھا۔

"میں اٹنڈ کر لوں گا"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے میرے سامنے تو اٹنڈ کرو تاکہ میں بھی دیکھوں کہ تم کیا کہتے ہو کہیں ایسا نہ کہ تم جولیا کو بھی کسی خمیرے۔ معجون یا اطریفل اور اس کی خاصیت سمجھانی شروع کر دو"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔ اس کارڈلیس فون کا لنک سپیشل فون سے ہی تھا۔ ابھی سلیمان کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کال جولیا کی طرف سے ہو گی۔ اتنی دیر

بھی اس نے یہ سوچنے میں لگا دی ہو گی کہ چیف کو اس بارے میں فون کرے یا نہیں۔

"یس"...... سلیمان نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی کیونکہ سلیمان نے کارڈلیس فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر رکھا تھا اس لئے عمران کو جولیا کی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"یس کیوں کال کی ہے"...... سلیمان کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔

"وہ۔ وہ۔ سر وہ عمران نے فون کیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے بغیر سیکرٹ سروس کی کوئی اہمیت نہیں ہے وہ سر"...... جولیا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اہمیت کیا ہوتی ہے"...... سلیمان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ وہ جناب اس کا مطلب تھا کہ اگر وہ مشن پر نہ جائے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن مکمل ہی نہ کر سکے گی"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر"...... سلیمان کا لہجہ اور سرد ہو گیا۔

"اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی توہین کی ہے سر۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ اسے اس بار مشن پر ہمارے ساتھ نہ بھیجا جائے"...... جولیا نے آخر کار وہ بات کہہ ہی دی جو وہ کہنا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی ہو گا لیکن اس مشن کی تمام ذمہ داری تم پر آ جائے گی اور یہ مشن پاکیشیا کے دفاع اور سلامتی

کے لئے انتہائی اہم ترین مشن ہے اس میں ناکامی کا مطلب پاکیشیا کے کروڑوں افراد کی ہلاکت یا غلامی بھی ہو سکتی ہے"...... سلیمان نے تیز لہجے میں کہا۔

"پھر۔ پھر تو سر آپ اسے بھیج دیں لیکن سر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی توہین کرتا ہے سر"...... جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر وہ ایسا کرتا ہے تو پھر اسے اس کی سزا ملنی چاہیے"...... سلیمان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ ٹھیک ہے سر میں اسے سمجھالوں گی سر۔ میری ذمہ داری سر"...... جولیا ایکسٹو کے منہ سے سزا کا لفظ سنتے ہی خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"اسے آخری وارننگ دے دو اب اگر اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسے ادارے کی توہین کی تو اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔

"یعنی اب تم مجھے سزا دو گے اور وہ بھی ایسی کہ میری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی کیوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے زیر کے ساتھ بلبلانا کہا ہے ورنہ میں زبر کے ساتھ بھی بلبلانا کہہ سکتا تھا"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زبر کے ساتھ بلبلانا کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"زیر کی بجائے زبر کے ساتھ اس لفظ کو بولا جائے تو مطلب اونٹ

کی آواز ہوتی ہے اور اونٹ ایک ایسا جانور ہے جس کی کوئی کل سیدھی نہیں ہوتی۔ اب یہ آپ سوچ لیں کہ آپ کی کون سی کل سیدھی ہے۔ آپ سوچیں میں اس دوران آپ کے لئے چائے لے آؤں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا چند لمحوں بعد سلیمان نے چائے کا ایک کپ لا کر عمران کے سامنے رکھا اسی وقت دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان کا آدمی ہو گا۔ جا کر اس سے فائل لے آؤ"...... عمران نے کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا مڑا اور باہر چلا گیا تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا جس پر سر سلطان کے آفس کی مخصوص مہر لگی ہوئی تھی۔ عمران نے لفافہ لے کر اسے کھولا تو اندر سے تہہ شدہ فائل نکلی۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر اسے پڑھنا شروع کر دیا پڑھتے پڑھتے جب وہ آخر میں پہنچا تو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو۔ یہ تو"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہاتھ اٹھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کراؤ فوراً"...... عمران نے تیز اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ کا آدمی ابھی ملٹری ایجنٹوں کی رپورٹس والا لفافہ دے گیا ہے اس میں ایک انتہائی اہم رپورٹ ایجنٹ تھری ایکس تھری کی طرف سے دی گئی ہے۔ آپ فوراً معلوم کریں کہ یہ ایجنٹ اصل میں کون ہے اور کیا اس سے فوری طور پر ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی خصوصی فریکوئنسی وغیرہ معلوم کریں میں فوری طور پر اس ایجنٹ سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یہ بات کس سے معلوم ہو گی کیونکہ ظاہر ہے سیکرٹری دفاع کو تو اس کا علم نہ ہو گا"...... سر سلطان نے پوچھا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کے فارن ڈیسک کا انچارج یہ تفصیل بتا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر اس کاغذ کی پٹی کو اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا۔

"سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر آ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ جلدی"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا اور اس نے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر لیا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس طاہر بول رہا ہوں اوور"...... چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں ہو اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ایئر پورٹ پر اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کس وقت تمہارا طیارہ جانا ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"فلائٹ دو گھنٹے لیٹ ہے۔ خیریت اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فی الحال ٹکٹیں کینسل کرا کر واپس آ جاؤ کیونکہ ٹیپ کے مطابق جس لیبارٹری میں آپریٹنگ مشین موجود تھی۔ مجھے خدشہ ہے کہ اسے وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ میں اس بات کو کنفرم کر رہا ہوں۔ کنفرم ہونے کے بعد تمہیں خود ہی ٹرانسمیٹر کال کر لوں گا اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر میں جوزف کو واپس بھیج کر خود دانش منزل چلا جاتا

ہوں اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن فون کا رابطہ یہاں فلیٹ پر ہے اس لئے میں ٹرانسمیٹر ہی استعمال کروں گا اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے سیکرٹری دفاع کے ذریعے ملٹری انٹیلی جنس کے فارن ڈیسک کے انچارج کرنل شہباز سے بات ہوئی ہے۔ تمہارے متعلق اسے بتا دیا ہے ویسے بھی وہ تمہیں جانتا ہے۔ تم اس سے براہ راست بات کر لو"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے ان کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل شہباز سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں نمائندہ خصوصی چیف آف سیکرٹ سروس"...... عمران نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر میں ویسے بھی آپ کو جانتا ہوں سر۔ فرمایئے کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے کرنل شہباز نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کے فارن ایجنٹ تھری ایکس تھری سے آپ کی ایجنسی کو بھیجی ہوئی ایک رپورٹ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی اہم ایجنٹ ہے جناب۔ اس کا نام سدھا رام ہے وہ کافرستان دارالحکومت میں ملٹری آفیسرز اکیڈمی میں ڈائریکٹر ہے۔ اس سے فون پر ہی رابطہ ہو سکتا ہے اور انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں ٹرانسمیٹر پر بھی"...... کرنل شہباز نے جواب دیا۔

"کیا وہ غیر مسلم ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی نہیں مسلمان ہے لیکن اصل آدمی سدھا رام کی جگہ لے چکا ہے۔ اس کا اصل نام ہدایت علی ہے"...... کرنل شہباز نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے آپ فون نمبر بتا دیں اور ٹرانسمیٹر فریکونسی بھی"...... عمران نے کہا تو کرنل شہباز نے اسے فون نمبر اور فریکونسی بتا دی۔

"کیا آپ کو یہ سب کچھ زبانی یاد ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں سر سیکرٹری خارجہ جناب سر سلطان سے میری بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ آپ اس ایجنٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں تو میں نے اس کی فائل منگوا کر اپنے سامنے رکھ لی تھی"...... کرنل شہباز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس سے رابطہ کر کے اسے ہدایت دے دیں کہ وہ مجھے میری

مطلوبہ تفصیلات مہیا کر دے۔ میں اس سے کنگ کے کوڈ نام پر بات کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کس سلسلے میں اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ کرنل شہباز نے پوچھا۔

"اس نے ایک شخص کیپٹن کرشن کے بارے میں آج ہی آپ کے رپورٹنگ سنٹر کو رپورٹ دی ہے۔ اس رپورٹ کے سلسلے میں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اسے کہہ دیتا ہوں آپ آدھے گھنٹے بعد اس سے رابطہ کر لیں"...... کرنل شہباز نے کہا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"پھر اس نے آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر سدھا رام کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کنگ کالنگ اوور"...... عمران نے آواز بدل کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سدھا رام بول رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سدھا رام تم سے کرنل ایس نے کوئی بات کی ہو گی اوور" عمران نے کہا۔

"جی ہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے بات ہوئی ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارا فون محفوظ ہے یا نہیں اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک فون پوری طرح محفوظ ہے اس کا نمبر میں بتا دیتا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر عمران کے ہاں کہنے پر اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"او کے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ٹرانسمیٹر پر وہ دراصل کھل کر بات نہ کر سکتا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ ملٹری انٹیلی جنس نے یقیناً ٹرانسمیٹر کال چیکنگ کا کوئی نہ کوئی سسٹم اپنا رکھا ہو گا اس لئے اس نے محفوظ فون کے بارے میں پوچھا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ تھری ایکس تھری اہم ایجنٹ ہے تو یقیناً اس نے کوئی فون محفوظ رکھا ہو گا۔ چند لمحے ٹھہر کر عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سدھا رام بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سدھا رام کی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں کیا کھل کر بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں بالکل بے فکر ہو کر بات کریں"...... دوسری طرف سے سدھا رام نے مطمئن اور بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے آج ہی کیپٹن کرشن کے بارے میں رپورٹ دی ہے اس میں لوگاری پہاڑی کی خفیہ لیبارٹری کا ذکر آیا ہے"...... عمران نے کہا

"جی ہاں میں نے آج ہی رپورٹ دی ہے۔ کیپٹن کرشن یہاں ملٹری اکیڈمی میں ٹریننگ لے رہا تھا۔ اس کا تعلق ماؤنٹین ڈویژن سے

تھا۔اس گروپ کے انچارج کرنل سہوترا نے کیپٹن کرشن کو بلوا کر
بند کمرے میں ہدایات دیں تو کیپٹن کرشن چلا گیا۔اور پھر چار روز تک
وہ غائب رہا۔مجھے تشویش ہوئی تو میں نے معلومات حاصل کیں تو پتہ
چلا کہ کیپٹن کرشن نے پرائم منسٹر صاحب سے ان کے آفس میں علیحدہ
ملاقات کی اور پھر چلا گیا۔میں کل لنچ کرنے قریبی ہوٹل میں گیا تو وہاں
مجھے کیپٹن کرشن بھی لنچ کرتا ہوا مل گیا چونکہ میرے اس گروپ کے
ساتھ خاصے گہرے تعلقات ہیں اس لئے اس کی میز پر بیٹھ گیا۔پھر لنچ
کے دوران باتوں باتوں میں جب میں نے اس کی گمشدگی کے بارے
میں کریدا تو پتہ چلا کہ وہ پرائم منسٹر صاحب کے ایک انتہائی اہم ترین
مشن کے سلسلے میں لوگاری پہاڑی پر گیا تھا اور اب لنچ کے بعد وہ پرائم
منسٹر ہاؤس میں پرائم منسٹر سے ایک بار پھر علیحدگی میں ملاقات کرے گا
وہ اپنی اس اہمیت پر بے حد نازاں تھا کہ پرائم منسٹر صاحب نے انتہائی
اہم اور خفیہ کام کے لئے اس کا انتخاب کیا ہے۔اسے امید تھی کہ اب
اس کی ترقی کی راہیں کھل جائیں گی۔پھر لنچ کر کے وہ چلا گیا۔دوسرے
روز مجھے اطلاع ملی کہ کیپٹن کرشن اکیڈمی کی سیڑھیاں اترتے ہوئے
گرا ہے اور اس کی گردن ٹوٹ گئی ہے جب کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ
اکیڈمی آیا ہی نہیں چونکہ یہ انتہائی اہم مسئلہ تھا اس لئے میں نے
ابتدائی رپورٹ بھجوا دی اور اب میں اس پر مزید کام کروں گا"۔سدھا
رام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس نے واقعی لوگاری پہاڑی کا نام لیا تھا"...... عمران نے

پوچھا۔

"یس سر لوگاری پہاڑی کا نام لیا تھا جب میں نے اس نام سے
ناواقفیت کا اظہار کیا تو اس نے بتایا کہ یہ پہاڑی بالا پربت کے سلسلہ
ہائے کوہ میں واقع ہے"...... سدھارام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے یہ بتایا تھا کہ وہ اس کے علاوہ اور کہاں کہاں گیا تھا"
عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں جب میں پہنچا تھا وہ تقریباً لنچ کر چکا تھا۔اس لئے مختصر سی
گفتگو ہوئی اور وہ بھی اس کے کافی پینے کے دوران پھر وہ چلا گیا"۔سدھا
رام نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش اکیڈمی میں ہی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں یہاں باقاعدہ ہوسٹل بنا ہوا ہے۔ٹریننگ پر جو آتے ہیں وہ
اس ہوسٹل میں ہی رہتے ہیں وہ بھی ہوسٹل میں ہی رہتا تھا"۔سدھا
رام نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنے کمرے میں گیا ہو"۔عمران
نے کہا۔

"جی ہو سکتا ہے کیونکہ ہوسٹل اکیڈمی سے علیحدہ عمارت میں
ہے"۔سدھارام نے جواب دیا۔

"کیا تم فوری طور پر ہوسٹل میں اس کے کمرے کی تلاشی لے سکتے
ہو۔وہ ڈائری لکھنے کا عادی ہو یا کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے یہ
معلوم ہو سکے کہ وہ لوگاری پہاڑی کے علاوہ اور کہاں کہاں گیا

تھا"...... عمران نے کہا۔

" میرا تو خیال ہے کہ اس کا سامان اس کے آبائی گاؤں چلا گیا ہے لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو میں چیک کر لیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تمہیں کتنی دیر لگ جائے گی"...... عمران نے پوچھا۔

" ایک گھنٹہ تو بہرحال لگ ہی جائے گا"...... سدھا رام نے جواب دیا۔

" اوکے میں ایک گھنٹے بعد پھر فون کروں گا تم نے پوری ہوشیاری سے تلاشی لینی ہے کیونکہ یہ انتہائی اہم ملکی سلامتی کا معاملہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

" یس سر آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزار کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کیے۔

" سدھا رام بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سدھا رام کی آواز سنائی دی۔

" کنگ بول رہا ہوں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" صاحب کمرے میں کوئی سامان نہیں ہے آج صبح ہی کیپٹن کرشن کے بھائی آکر اس کا سامان لے گئے ہیں لیکن غسل خانے میں موجود رول فلش پیپر کی ٹوکری کی تلاشی کے دوران ایک مڑا تڑا کاغذ ملا ہے جس میں بال پوائنٹ سے ایک نقشہ بنایا گیا ہے اور درمیان میں گول

دائرہ ڈال کر اس کے اندر ساکڑی کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ نقشہ لگتا ہے کسی پہاڑی علاقے کا ہے لیکن انتہائی مختصر ہے"...... دوسری طرف سے سدھا رام نے کہا۔

" کیا یہ نقشہ تمہارے پاس ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" یس سر میں ساتھ لے آیا ہوں چھوٹا سا کاغذ ہے لگتا ہے کہ باتھ روم میں اس نے بیٹھے بیٹھے اسے بنایا اور پھر کاغذ مروڑ تروڑ کر وہیں پھینک دیا"...... سدھا رام نے کہا۔

" یہ کاغذ تم فوری طور پر کرنل شہباز کو بھجوا سکتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

" یس سر سپیشل فیکس پر بھجوا دیتا ہوں"...... سدھا رام نے کہا۔

" کتنی دیر لگ جائے گی"...... عمران نے پوچھا۔

" سپیشل فیکس سنٹر تک جانا پڑے گا زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ"...... سدھا رام نے جواب دیا۔

" اوکے بھجوا دو۔ ابھی اور اسی وقت"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" کرنل شہباز سپیکنگ"...... کرنل شہباز کی آواز سنائی دی شاید ان کا براہ راست نمبر تھا۔

" علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کرنل شہباز کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"میری سدھارام سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ وہ ایک کاغذ جس پر نقشہ بنا ہوا ہے سپیشل فیکس پر آپ کو بھجوا رہا ہے جیسے ہی یہ نقشہ آپ کو ملے آپ اسے سپیشل میسنجر کے ذریعے فوری طور پر سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو بھجوا دیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو براہ راست آپ کے فلیٹ پر بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔ میں نے دیکھا ہوا ہے آپ کا فلیٹ"۔ کرنل شہباز نے کہا۔

"یہ نقشہ چیف آف سیکرٹ سروس کے پاس جانا ہے میرے پاس نہیں آنا۔ سر سلطان ہی اسے انہیں بھجوا سکتے ہیں اس لئے آپ یہ انہیں ہی بھجوائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل شہباز خود کاغذ لے کر یہاں آ جائے گا اور پھر اس کا وقت ضائع کرے گا اس لئے اس نے سر سلطان کی ٹپ دے دی تھی۔

"سلیمان"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب"۔۔۔۔۔۔ دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر آ کر جواب دیا۔

"سپیشل روم کی الماری سے کافرستان کا تفصیلی نقشہ نکال کر لے آؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا مڑ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی

دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کرائیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صاحب انتہائی ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں ان کا حکم ہے کہ اس دوران انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔۔۔۔۔۔ پی اے نے قدرے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو سمجھے ورنہ اپنے صاحب سمیت کسی کچرے گھر میں پڑے نظر آؤ گے"۔۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"یس سر۔ یس سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے نے انتہائی گھبرائے ہوئے بلکہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو عمران بیٹے خیریت"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"پہلے تو آپ اپنے پی اے کو سمجھا دیں کہ اگر میں اس سے مذاق کرتا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ مجھے جواباً یہ بتانا شروع کر دے کہ صاحب میٹنگ میں ہیں اور وہ ڈسٹرب نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"میں اسے سمجھا دوں گا۔ آئندہ غلطی نہیں کرے گا۔ اصل میں اسے میں نے سختی سے کہا تھا بہرحال تم بے فکر رہو۔ آئندہ ایسی بات نہیں ہو گی"۔۔۔۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"کرنل شہباز آپ کو فیکس پر آیا ہوا ایک کاغذ پہنچائے گا اس پر ہاتھ سے کوئی نقشہ بنا ہوا ہے۔ آپ نے یہ کاغذ فوری طور پر میرے فلیٹ بھجوانا ہے"...... عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس کا موڈ ابھی تک آف تھا۔

"ٹھیک ہے بھجوا دوں گا اور کچھ"۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"نہیں شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس کسی بات کی اہمیت کو سمجھتے ہی نہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے نقشہ لیا اور پھر اسے کھول کر میز پر بچھا دیا۔

"چائے لے آؤں صاحب"...... سلیمان نے پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سلیمان خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے جھک کر نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ خاص طور پر پہاڑی سلسلوں کو چیک کر رہا تھا لیکن کہیں بھی اسے ساکڑی یا اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ لکھا ہوا نظر نہ آیا۔ لیکن وہ مسلسل چیک کرتا رہا لیکن جب کافی دیر تک انتہائی باریک بینی سے چیکنگ کے باوجود ایسا لفظ یا اس سے ملتا جلتا لفظ اس کی نظروں میں نہ آیا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نقشہ تہہ کر دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی۔ تو عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان کا آدمی ہو گا کیونکہ اس کے ساتھ یہ خصوصی طور پر طے تھا کہ

وہ کال بیل کے بجائے دستک دے گا اور یہی اس کی نشانی ہوتی تھی۔

"سلیمان سر سلطان کا آدمی ہو گا جا کر اس سے لفافہ لے آؤ"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا جس کے کونے پر سر سلطان کے مخصوص دستخط تھے۔ عمران نے لفافہ کھولا اس کے اندر ایک چھوٹا سا کاغذ تھا جس پر ٹیڑھی میڑھی سی لکیریں بنی ہوئی تھیں۔ درمیان میں گول دائرے کے اندر واقعی لفظ ساکڑی لکھا ہوا تھا۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا جب ایک لکیر کے آغاز میں اس نے مدھم سا لکھا ہوا سیتا پور دیکھ لیا۔ یہ لفظ مدھم بھی تھا اور لکیر کے آغاز کی وجہ سے وہ نمایاں بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے غور سے اس لکیر کو دیکھا جو اس لفظ سے نکل کر آگے جا رہی تھی اور ایک بار پھر اس نے نقشہ کھول لیا۔ دوسرے لمحے سیتا پور کا نام وہ چیک کر چکا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ ساکڑی کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ لفظ ساکڑی کے بجائے نقشے پر اسے سائے کڑی لکھا گیا تھا جو کاڑی ہی لگتا تھا پہلے وہ اسے اس لئے نظر انداز کر گیا تھا کہ یہ لفظ کاڑی ہے لیکن اب سیتا پور کی وجہ سے وہ سائے کڑی پڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے پنسل اٹھا کر اس کے گرد گول دائرہ ڈالا اور پھر نقشے کے مطابق اس نے لکیریں ڈالنی شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد وہ نقشے کو سمجھ چکا تھا۔ کیپٹن کرشن نے ساکڑی تک یا سائے کڑی تک پہنچنے کے لئے سیتا پور

سے راستے کو مارک کیا تھا جو کافی ٹیڑھے میڑھے انداز میں گھومتا ہوا ساکڑی تک چلا گیا تھا۔ عمران نے نقشہ میں لوگاری پہاڑی کو چیک کیا تو وہ اس سے کافی دور تھی۔ ان کے درمیان کم از کم چار پانچ سو میل کا فرق تھا۔

"یہ جگہ تو انتہائی دشوار گزار ہے"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور نقشے کو تہہ کر کے اس نے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر دانش منزل کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ طاہر اوور"....... عمران نے بٹن آن کر کے کال دینا شروع کر دی۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب اوور"....... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ آپریٹنگ مشین کو لوگاری پہاڑی والی لیبارٹری سے نکال کر وہاں سے سینکڑوں میل دور کیلانگ پہاڑی سلسلے کے اندر ساکڑی کی کسی لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے اوور" عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں عمران صاحب انہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے جب کہ ان کا پلان تو انتہائی محفوظ ہے"....... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا آئیڈیا ہے۔ ایسا شاگل کی وجہ سے ہوا ہے۔ شاگل

نے وہ ٹیپ جا کر صدر اور پرائم منسٹر کو سنوا دیا۔ اس میں لوگاری پہاڑی والی لیبارٹری اور وہاں موجود آپریٹنگ مشین کا ذکر تھا۔ اب ان کے سامنے دو صورتیں تھیں پہلی تو یہ کہ وہ باقی لوگوں کی طرح شاگل کو بھی ہلاک کر دیتے لیکن شاگل سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے اور پہلے صرف صدر اس کے حامی تھے اب جو پرائم منسٹر ہیں ان سے ان کے خاندانی تعلقات ہیں اس لئے اسے ہلاک کرنے کی بجائے دوسری صورت یہ بنائی گئی کہ خاموشی سے وہاں سے مشین کسی اور لیبارٹری میں شفٹ کر دی جائے تاکہ اگر شاگل کے ذریعے یہ بات لیک آؤٹ بھی ہو جائے تب بھی ہم اس تک نہ پہنچ سکیں اوور"....... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو کیسے علم ہو گیا اوور"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے رپورٹس سے لے کر نقشہ چیک کرنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ قدرت بھی آپ پر مہربان ہے ورنہ تو کسی کے تصور میں بھی نہ آسکتا تھا کہ اس طرح اس قدر اہم راز آپ تک پہنچ سکتا اوور"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اوور"....... عمران نے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے میں اب ساکڑی جاؤں اوور"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ علاقہ انتہائی دشوار گزار ہے۔اس کے علاوہ یہ علاقہ شوگران سے بھی قریب پڑتا ہے اس لئے وہاں جو لیبارٹری ہو گی اس کی حفاظت کے لئے انتہائی اقدامات کیے گئے ہوں گے اس لئے ایک یا دو آدمی وہاں مشن مکمل نہیں کر سکتے۔اب مجھے باقاعدہ ٹیم لے کر وہاں جانا ہو گا اوور"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا معاملہ پھر ختم۔اوور"...... بلیک زیرو نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اب تم نے تیاری کر لی ہے تو تم ساتھ جاؤ گے اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس حیثیت سے اوور"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کافرستان میں فارن ایجنٹ ہو اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تو ناٹران ہے اور اس کا اسسٹنٹ فیصل جان ہے۔اس بارے میں تو سارے ممبرز جانتے ہیں اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارا کام کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ ہے۔تمہارا سیٹ اپ ناٹران وغیرہ سے ہٹ کر ہے اور تم ہم سے کافرستان میں ہی ملو گے۔ہم لوگاری پہاڑی کی طرف ہی جائیں گے لیکن یہ تم آکر بتاؤ گے کہ تم نے یہ بات ٹریس کی ہے کہ مشین اب لوگاری کی بجائے ساکڑی لیبارٹری میں پہنچا دی گئی ہے اور تمہیں چیف نے حکم دیا ہے

کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ اور سلیمان بھی بطور چیف ہمیں اس بارے میں بریف کر دے گا اوور"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب بہرحال آزادی سے کام کرنے کا موقع تو نہ ملے گا لیکن بہرحال فیلڈ میں کام تو ہو گا اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر ایسا کر لیتے ہیں کہ چیف سے درخواست کرتے ہیں کہ اس بار وہ تمہیں ٹیم لیڈر بنا دے۔مجھے امید ہے کہ چیف کم از کم اتنی ہی درخواست تو مان ہی لے گا اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"ارے نہیں عمران صاحب آپ تو واقعی بڑے ظرف کے مالک ہیں لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران شاید یہ بات پسند نہ کریں اوور" بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کیسے نہیں مانیں گے۔چیف بااختیار ہے وہ چاہے تو سلیمان کو لیڈر بنا کر بھیج دے۔اس کے سامنے ملک و قوم کا مفاد ہوتا ہے کسی کی ذات نہیں ہوتی ویسے اصل احتجاج تو میں کروں گا ٹھیک ہے اب ایسا ہی ہو گا تاکہ ممبرز کو یہ تجربہ بھی ہو جائے کہ چیف کا حکم ہر حالت میں تسلیم کرنا پڑتا ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب آپ کی موجودگی میں میرا تو ذہن ہی کام نہیں کرے گا اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس بار تو ذہن کو کام کرنا ہی پڑے گا بلیک زیرو۔اور یہ بھی سوچ لو کہ یہ انتہائی اہم مشن ہے پہلے بھی جولیا سلیمان سے اس بات پر جھاڑ کھا چکی ہے اوور...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا سلیمان سے جھاڑ کھا چکی ہے کیا مطلب آپ کی موجودگی میں سلیمان نے کیسے بات کر لی اوور"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"پھر تو سلیمان آپ کو بھی اسی طرح ڈانٹ دے گا اوور"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میری تو خیر ہے میں تو عادی ہوں تم اپنی فکر کرو سلیمان ان معاملات میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا اوور"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے پھر تم ایسا کرو کہ اکیلے پہلے کافرستان پہنچ جاؤ۔ تم نے جان پور پہنچ کر کسی ہوٹل میں رہنا ہے کیونکہ جان پور سے لوگاری بھی پہنچا جا سکتا ہے اور ساکڑی بھی۔ پھر وہیں سے تم ہمیں لے کر چلو گے میں سلیمان کو سب سمجھا دوں گا اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس بار تم نے جو میک اپ کرنا ہے وہی میک اپ آئندہ بھی استعمال ہونا ہے اس لئے نیچرل میک اپ کرنا زیادہ تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے میک اپ ٹاکسن سپیشل کرنا تاکہ کسی مشین سے چیک نہ ہو سکے اور آج سے فیلڈ میں تمہارا مستقل نام فراز ہوگا۔ باقی تفصیلات تم خود سوچ لینا اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

کافرستان کے دارالحکومت کے ایک میرج ہال میں اس وقت بے پناہ رش تھا۔ شہر کا تقریباً تمام اعلیٰ طبقہ یہاں موجود تھا وسیع و عریض پارکنگ رنگ برنگی گاڑیوں سے بھر گئی تھی۔ اس کے علاوہ بیرونی سڑکوں کے کنارے پر دور دور تک گاڑیوں کی طویل قطاریں نظر آ رہی تھیں۔ اس میرج ہال میں اس وقت دارالحکومت کے سب سے بڑے تاجر سیٹھ نریمان کے بیٹے کی شادی کا فنکشن ہو رہا تھا۔ سیٹھ نریمان شاگل کا کلاس فیلو بھی رہا تھا اور شاگل کے ساتھ اس کے اب تک نہ صرف دوستانہ تعلقات تھے بلکہ گھریلو تعلقات بھی تھے اس لئے شاگل بھی نیا سوٹ پہنے فنکشن میں موجود تھا۔ چونکہ اس شادی میں صدر مملکت نے بھی شریک ہونا تھا اس لئے یہاں باقاعدہ پولیس اور سیکورٹی کے انتہائی سخت انتظامات تھے۔ صدر صاحب کی وجہ سے وی وی آئی پی اور وی آئی پی نشستوں کو علیحدہ رکھا گیا تھا چونکہ شاگل

سیٹھ نریمان کے دوست اور کلاس فیلو ہونے کے علاوہ سیکرٹ سروس کا چیف بھی تھا اس لئے وہ اس وقت وی وی آئی پی نشست پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی صوفے پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا جو اپنے حلیئے اور لباس سے کوئی سائنس دان نظر آرہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید بیزاری چھائی ہوئی تھی جیسے اسے احساس ہو رہا ہو کہ یہاں اس کا انتہائی قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے اس نے شاید وقت گزارنے کے لئے ساتھ بیٹھے ہوئے شاگل سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"آپ کا اسم شریف"...... اس بوڑھے نے شاگل سے کہا۔

" میرا نام شاگل ہے اور میں کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف ہوں"...... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ تو آپ ہیں وہ جن کے بارے میں صدر صاحب نے بات کی تھی"...... اس بوڑھے نے چونکتے ہوئے کہا تو شاگل بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"میرے بارے میں صدر صاحب نے بات کی تھی کیا مطلب" شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام ڈاکٹر پرتاب ہے میں سائنس دان ہوں اور لوگاری پہاڑی میں واقع ایک لیبارٹری کا انچارج ہوں۔ میری لیبارٹری براہ راست صدر صاحب کے چارج میں ہے کیونکہ صدر صاحب نیشنل

سائنس ریسرچ کے سربراہ ہیں اور یہ لیبارٹری ان چند لیبارٹریوں میں سے ہے جو نیشنل سائنس ریسرچ نے قائم کی ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب نے ایک خفیہ مشینری وہاں ایک مشین میں رکھوائی جس کا صرف مجھے ہی علم تھا اور انہوں نے بتایا کہ یہ انتہائی اہم ترین مشینری ہے اس کا تعلق ملکی دفاع سے ہے جس پر میں نے صدر صاحب سے بات کی کہ میری لیبارٹری میں تو حفاظتی انتظامات ایسے نہیں ہیں کہ وہاں ایسی اہم مشینری رکھی جائے اور چونکہ اس مشینری کا تعلق ملکی دفاع سے ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ غیر ملکی ایجنٹ اس کے خلاف یہاں کام کریں۔ جس پر صدر صاحب نے مجھے تسلی دیتے ہوئے بتایا کہ اول تو کسی کو اس مشینری کا علم نہیں ہے لیکن اگر کبھی ضرورت پڑی تو کافرستان سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے طلب کی جا سکتی ہے اور پھر انہوں نے مجھے ایک فون نمبر بھی دیا کہ ایمرجنسی کی صورت میں اگر میں چاہوں تو اس فون نمبر پر سیکرٹ سروس کے چیف شاگل سے بات کر سکتا ہوں۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ آپ سے بات کر ہی لوں کیونکہ مجھے ہر وقت یہ خدشہ رہتا تھا کہ کسی بھی وقت کوئی ایجنٹ نہ آجائے لیکن پھر پرائم منسٹر صاحب کی وجہ سے میں خاموش ہو جاتا کیونکہ انہوں نے حکم دیا تھا کہ میرے علاوہ اور کسی کو اس مشینری کے بارے میں علم ہی نہ ہو لیکن پھر وہ مسئلہ ہی ختم ہو گیا اور میں نے سکون کا سانس لیا۔ سیٹھ نریمان میرا دور کا رشتہ دار ہے۔ میری وائف یہاں دارالحکومت میں ہی رہتی ہے اس کی وجہ سے مجھے اس شادی میں

شرکت کے لئے خصوصی طور پر آنا پڑا ہے۔ اب یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میری آپ سے بھی ملاقات ہو گئی"...... ڈاکٹر پرتاب نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ کیسے ختم ہو گیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے تو سرکاری طور پر یہی بتایا گیا ہے کہ اب بھی وہ مشینری آپ کی لیبارٹری میں موجود ہے اور آپ کو علم نہیں ہے جب کہ میرے چند ایجنٹ آپ کی لیبارٹری والے علاقے میں موجود ہیں تا کہ اگر کوئی دشمن ایجنٹ وہاں نظر آئے تو وہ فوری مجھے اطلاع دیں اور میں اس کی حفاظت اور دشمن ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے وہاں فوری طور پر پہنچ سکوں"...... شاگل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے اب ان کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ پچھلے دنوں پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی حکم سے وہ مشینری وہاں سے ہٹا لی گئی ہے۔ ملٹری کا ایک کیپٹن کرشن اسے وہاں سے نکال کر لے گیا ہے۔ میری اس سے بات ہوئی تھی اس نے مجھے بتایا کہ ایسا حفاظتی انتظامات کے تحت کیا جا رہا ہے"...... ڈاکٹر پرتاب نے کہا۔

"کیپٹن کرشن۔ کیا آپ نے اس کی تصدیق کر لی تھی"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً یہ خدشہ ابھرا تھا کہ کہیں عمران کیپٹن کرشن کے روپ میں ہی مشینری تو اڑا نہیں لے گیا۔

"ظاہر ہے بغیر تصدیق کے میں اتنا بڑا اقدام کیسے کر سکتا تھا"

ڈاکٹر پرتاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی گئی"...... شاگل نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ یہ تو سرکاری معاملات ہیں"۔ ڈاکٹر پرتاب نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی صدر صاحب تشریف لے آئے اور وہ سب ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاگل دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ لیکن وہ شادی کے فنکشن کی وجہ سے مجبور تھا۔ بہرحال جب صدر صاحب تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد واپس چلے گئے تو شاگل بھی اٹھا اور تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پارکنگ سے کار نکالی اور سیدھا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا اسے شادی اور سیٹھ نریمان وغیرہ سب بھول گیا تھا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسے سو فیصد یقین تھا کہ یہ واردات عمران نے کی ہو گی۔ یہ بوڑھا سائنس دان اس شاطر کا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ اس نے یقیناً ایسے انتظامات کر لئے ہوں گے کہ تصدیق بھی ہو سکتی ہو۔ اس لئے وہ جلد از جلد صدر صاحب سے اس معاملے میں بات کرنا چاہتا تھا۔ دفتر پہنچ کر اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس"...... شاگل نے

تیز لہجے میں کہا حالانکہ وہ بھی جانتا تھا کہ ملٹری سیکرٹری اس کے نام اور عہدے سے اچھی طرح واقف ہے لیکن ظاہر ہے وہ اپنی عادت سے باز نہ آسکتا تھا۔

"جی فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"صدر صاحب شادی سے واپس پہنچ گئے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"جی ہاں"...... ملٹری سیکرٹری نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سے میری فوراً بات کراؤ۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں میں پوچھتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں جناب"...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں سے بات کر رہے ہیں آپ"...... صدر صاحب نے کہا۔

"اپنے آفس سے جناب"...... شاگل نے جواب دیا۔

"لیکن ابھی تو میں نے آپ کو میرج ہال میں دیکھا تھا"...... صدر صاحب نے کہا۔

"یس سر میں وہاں موجود تھا لیکن ایک ایسی بات کا مجھے علم ہوا ہے کہ مجھے آپ سے بات کرنے کے لئے شادی چھوڑ کر آفس آنا پڑا ہے"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"اوہ کیا بات ہے"...... صدر صاحب کے لہجے میں ہلکی سی تشویش

کی پرچھائیاں ابھر آئی تھیں۔

"سر آپ کو معلوم ہے کہ لوگاری پہاڑی والی لیبارٹری سے بلاسٹنگ اسٹیشن کی آپریٹنگ مشین نکال لی گئی ہے"...... شاگل نے اپنے طور پر دھماکہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے علم ہوا"...... صدر صاحب کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے جناب لوگاری لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر پرتاب نے خود بتایا ہے وہ بھی شادی میں شریک تھے اور میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تعارف ہونے پر انہوں نے یہ بات بتائی ہے۔ اسی لئے تو میں بے چینی سے آپ کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا تاکہ آپ کو رپورٹ دے سکوں۔ یہ کام یقیناً اس علی عمران کا ہوگا جناب"...... شاگل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"عمران کو اس کا کیسے علم ہو سکتا ہے"...... صدر صاحب نے کہا۔

"جناب وہ عفریت ہے۔ مافوق الفطرت آدمی ہے۔ اس تک ایسی خبریں خود بخود پہنچ جاتی ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"نہ ہی وہ عفریت ہے اور نہ ہی مافوق الفطرت وہ بھی آپ کی طرح انسان ہے۔ مجھے تسلیم ہے کہ آپ بھی اسی طرح ذہین ہیں۔ اور آپ کی کارکردگی بھی اسی کی طرح شاندار ہے۔ سوائے اس وقت کے جب آپ کا مقابلہ عمران سے ہوتا ہے تو وہ اپنی ذہانت استعمال کر کے آپ کو جذباتی بنا دیتا ہے۔ جو کچھ آپ کو ڈاکٹر پرتاب نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ مشین لوگاری لیبارٹری سے ہٹا لی گئی ہے لیکن کہاں رکھی گئی

ہے یہ بات نہیں بتائی جا سکتی اور ایسا پرائم منسٹر صاحب نے سیکورٹی کے تحت کیا ہے۔ آپ بھی اس بارے میں خاموش رہیں گے۔ اٹ از مائی آرڈر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ شاگل نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کو اس طرح کریڈل پر پٹخا جیسے سارا غصہ فون پر نکال رہا ہو۔

"ہونہہ سیکرٹ سروس کا چیف جذباتی ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے اصل معاملات سے آگاہ کیا جائے اس احمق بوڑھے ڈاکٹر سائنس دان کو پتہ ہے اور شاگل کو پتہ نہیں ہے۔ وہ کیپٹن کرشن جو یہ مشین لے گیا ہے اسے علم ہو گا لیکن شاگل کو علم نہیں ہونا چاہئیے۔ ہونہہ خواہ مخواہ شادی کا فنکشن بھی خراب کیا اور سیٹھ نریمان وہ علیحدہ میری جان کھائے گا"...... شاگل نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اب کون آمرا نانسنس"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جان پور سے ڈبلیو الیون نرائن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو شاگل چونک پڑا کیونکہ ڈبلیو اس کے مخبروں کا کوڈ نمبر تھا جو انتہائی اعلیٰ سطح پر کام کرتے تھے اور سب سے زیادہ معاوضہ بھی لیتے تھے اور ان کی بھیجی ہوئی معلومات بہت حتمی ہوتی تھیں۔ یہ ایجنٹ براہ راست شاگل کو ہی رپورٹ دیتے

تھے۔

"یس کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب یہاں جان پور میں علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو جان پور میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس"۔ شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس میں اپنے ایک ذاتی کام کی وجہ سے یہاں جان پور آیا ہوا تھا۔ یہاں میرے رشتے دار رہتے ہیں"...... نرائن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گولی مارو اپنے رشتے داروں کو کیا اب میں اس لئے بیٹھا ہوا ہوں کہ تمہارے رشتے داروں کی رام کہانیاں سنتا رہوں۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تم نے کہاں دیکھا ہے اور کس طرح پہچانا ہے۔ کیا انہوں نے تم سے آکر اپنا تعارف کرایا تھا"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"باس وہ ہوٹل ٹاپ سن کے ڈائننگ ہال میں کھانا کھا رہے تھے۔ میں بھی اپنے رشتے دار کے ساتھ ان کے قریب ٹیبل پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا کہ اچانک میرے کانوں میں عمران کا لفظ پڑا۔ میں چونک گیا۔ اور پھر میں نے توجہ سے ان کی باتیں سننی شروع کر دیں اور باس پھر یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو گئی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں

اور ان کا ارادہ کسی پہاڑی علاقے ساکڑی جانے کا ہے جو انتہائی دشوار گزار علاقے میں ہے"...... نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساکڑی وہ کہاں ہے اور وہاں وہ کیوں جا رہے ہیں۔ کیا ان میں عمران بھی شامل تھا تم نے اسے دیکھا ہے"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ان میں عمران کے قدوقامت کا تو کوئی نہیں تھا لیکن انہوں نے دو تین بار عمران کا نام لیا جس پر ایک آدمی نے انہیں منع کیا کہ وہ یہ نام نہ لیں"...... نرائن نے جواب دیا۔

"وہ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں"...... شاگل نے پوچھا۔

"ٹاپ سن ہوٹل میں ہی ان کے کمرے بک ہیں۔ کمرہ نمبر بارہ سے لے کر کمرہ نمبر اٹھارہ تک ان کے نام بک ہیں۔ یہاں انہوں نے اپنے آپ کو مقامی سیاح ظاہر کیا ہوا ہے اور نام بھی مقامی ہیں"...... نرائن نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ ساکڑی جانے کی ہی بات کر رہے تھے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر انہوں نے کئی بار یہ نام لیا ہے اور ایک بار تو انہوں نے ساکڑی لیبارٹری اور کسی آپریٹنگ مشین کی بھی بات کی تھی"۔ نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہیں ان کی نگرانی کرو لیکن پوری طرح محتاط رہنا انہیں اس نگرانی کا علم نہیں ہونا چاہیئے۔ تمہارے پاس ٹرانسمیٹر تو ہوگا"۔ شاگل

نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میں اب تم سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کروں گا اگر یہ لوگ کہیں جائیں تو تم نے ان کی نگرانی کے لئے ان کے پیچھے جانا ہے میرا مطلب ہے جان پور سے باہر سمجھ گئے ہو"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر میں سمجھ گیا ہوں"...... نرائن نے جواب دیا۔

"اور اس بات کو حتمی طور پر معلوم کرو کہ اس گروپ میں عمران بھی ہے یا نہیں۔ اور یہ کتنے آدمیوں کا گروپ ہے"...... شاگل نے بات کرتے کرتے چونک کر پوچھا جیسے اسے بات کے دوران تعداد پوچھنے کا خیال آیا ہو۔

"تین مرد تھے اور دو عورتیں"...... نرائن نے جواب دیا۔

"دو عورتیں کیا وہ بھی مقامی تھیں"...... شاگل نے پوچھا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے تم خیال رکھنا میں تم سے رابطہ کروں گا"...... شاگل نے کہا اور جلدی سے ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس۔ صدر صاحب سے فوراً بات کراؤ اہم بات کرنی ہے جلدی فوراً دیر مت کرو"...... شاگل

نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"....... ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو".......چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی لیکن لہجے میں خاصی ناگواریت موجود تھی۔

"شاگل بول رہا ہوں جناب"....... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا ہو گیا ہے پھر کیوں کال کی ہے"....... صدر صاحب نے کھل کر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"جناب لوگاری لیبارٹری سے جو مشین کیپٹن کرشن کے ذریعے نکالی گئی تھی کیا اسے ساکڑی لیبارٹری میں تو شفٹ نہیں کیا گیا"۔ شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی جیسے رابطہ ختم ہو گیا ہو۔

"سر۔ سر"....... شاگل نے کہا۔

"میں سن رہا ہوں ۔ تمہیں یہ نام کس نے بتایا ہے"....... صدر صاحب کے لہجے میں حیرت تھی۔

"عمران اور اس کے ساتھی جان پور میں ٹریس ہوئے ہیں ۔ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ساکڑی جا رہے ہیں جو انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے اور وہاں لیبارٹری بھی ہے اور انہوں نے آپریٹنگ مشین کا بھی ذکر کیا ہے اس لئے مجھے خیال آیا کہ کہیں وہ مشین ساکڑی تو شفٹ نہیں ہو گئی"....... شاگل نے کہا۔

"کیا تمہیں درست اطلاع ملی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"....... صدر نے پوچھا۔

"یس سر میرے جس مخبر نے اطلاع دی ہے اس کی اطلاعات حتمی ہوتی ہیں پھر اس نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو قریب سے نوٹ کی ہے اس گفتگو کے دوران عمران کا نام بھی دو تین بار لیا گیا ہے اور یہ سب باتیں بھی"....... شاگل نے جواب دیا۔

"اطلاع تو واقعی درست ہے اب تمہیں بتانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ تمہاری وجہ سے ہی مشن لوگاری لیبارٹری سے ساکڑی شفٹ کیا گیا تھا کیونکہ تم نے اس ہاٹ لائن ٹیپ میں اس بارے میں میری اور پرائم منسٹر صاحب کی گفتگو سن لی تھی اس لئے ہمارے پاس دو صورتیں تھیں یا تو تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا مشین خاموشی سے شفٹ کر دی جائے ۔ چنانچہ میں نے دوسری صورت اختیار کی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کو خفیہ رکھنے کی تمام کاروائیاں بے بنیاد ثابت ہوئی ہیں ۔ اس عمران کو اگر یہ معلوم ہے کہ آپریٹنگ مشین لوگاری سے ساکڑی شفٹ کر دی گئی ہے تو پھر اسے اس پورے سیٹ اپ کا بھی علم ہے ۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ ان کے میزائل اڈے کے نیچے ہم نے بلاسٹنگ اسٹیشن قائم کیا ہے جس کی آپریٹنگ مشین بھی ہے اور اس کا آپریٹنگ سوئچ پرائم منسٹر صاحب کے پاس ہے تاکہ جس وقت بھی اس میزائل اڈے کو اڑانے کو فیصلہ کیا جائے پرائم منسٹر صاحب وہ سوئچ پریس کر دیں اور بلاسٹنگ فائر ہو جائے"....... صدر

نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ گو آپریٹنگ مشین ۔ سوئچ
اور بلاسٹنگ اسٹیشن کے بارے میں وہ ہاٹ لائن ٹیپ میں پرائم منسٹر
اور صدر کے درمیان ہونے والی گفتگو سن چکا تھا لیکن اسے اس کی
درست صورت اب معلوم ہوئی تھی۔
" مگر جناب انہیں تو بلاسٹنگ اسٹیشن تباہ کرنا چاہئے تھا کیونکہ وہ
ان کے علاقے میں ہی ہے ۔ پھر وہ اس آپریٹنگ مشین کے پیچھے کیوں
بھاگ رہے ہیں "...... شاگل نے کہا۔
" گڈ تمہاری اس ذہانت کی وجہ سے تمہاری قدر کرتا ہوں ۔ یہ
بلاسٹنگ اسٹیشن چونکہ پاکیشیا کے علاقے میں بنایا گیا ہے اس لئے ہم
نے اس میں ایسے جدید سسٹم نصب کر دیئے ہیں کہ اگر اس میزائل
اڈے سے یا کسی بھی اور طریقے سے اس کو ختم کرنے کی معمولی سی
کوشش بھی کی گئی تو یہ خود بخود بلاسٹ ہو جائے گا اس طرح ان کا اپنا
میزائلوں کا اڈہ بھی ختم ہو جائے گا "...... صدر نے کہا۔
" ٹھیک ہے جناب میں سمجھ گیا وہ اس آپریٹنگ مشین کو تباہ کر
کے اس کا سسٹم ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن جناب اگر ایسا ہے تو اس
آپریٹنگ مشین کو بھی اس بلاسٹنگ اسٹیشن کے اندر ہی فٹ کر دیا
جاتا یا پھر اسے آپریٹنگ سوئچ کی طرح اسے بھی پرائم منسٹر صاحب اپنی
تحویل میں رکھتے اسے اتنی دور لیبارٹریوں میں رکھنے میں کیا مصلحت
تھی "۔ شاگل نے کہا۔
" یہ تکنیکی مجبوری تھی جس کی وجہ سے فاصلہ دینا ضروری تھا"

صدر نے جواب دیا۔
" پھر جناب اب میرے لئے کیا حکم ہے "...... شاگل نے کہا۔
" تم اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرو۔ ہم نے تمہیں
پہلے ہی اس کی اجازت دی ہوئی ہے "...... صدر نے کہا۔
" یس سر لیکن اس ساکڑی لیبارٹری کی حفاظت بھی تو ضروری
ہے "...... شاگل نے کہا۔
" اس کی حفاظت کی فکر مت کرو۔ یہ انتہائی محفوظ لیبارٹری ہے اور
پھر پرائم منسٹر صاحب بیرونی دورے پر جاتے ہوئے پاور ایجنسی کو
خصوصی طور پر وہاں تعینات کر گئے ہیں ۔ ساکڑی لیبارٹری کا علاقہ
انتہائی دشوار گزار ہے ۔ پاور ایجنسی وہاں نمیرانی کے علاقے میں اس
کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہے۔ تم اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو
ختم کر سکتے ہو تو نمیرانی تک کر سکتے ہو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی
نمیرانی پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر تمہیں لامحالہ پیچھے ہٹنا ہو گا
پھر یہ کام پاور ایجنسی کرے گی اور تم نے اس کے کام میں کسی طرح
بھی مداخلت نہیں کرنی اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کورٹ مارشل کر
دیا جائے گا "...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
" ہونہہ کریڈٹ پاور ایجنسی لے جائے ۔ یہ کیسے ممکن ہے میں
عمران اور اس کے ساتھیوں کی جانیں جان پور میں ہی نکال لوں گا۔
" شاگل نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے مڑ کر عقبی دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس کے اندر

رکھا ہوا ایک بڑا سا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر خود کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو شاگل چیف آف سیکرٹ سروس کالنگ اوور"۔ شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر نرائن اٹنڈنگ یو اوور"...... تھوڑی دیر بعد نرائن کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"کیا پوزیشن ہے اوور"...... شاگل نے پوچھا۔

"وہ لوگ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اب عمران بھی پہنچ گیا ہے۔ میں نے اس کے مخصوص قد و قامت سے پہچان لیا ہے وہ کمرہ نمبر بارہ میں مقیم ہے اوور"...... نرائن نے کہا۔

"اوکے خیال رکھنا میں ٹیم کے ساتھ خود پہنچ رہا ہوں اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس بھاٹیہ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے بھاٹیہ کی آواز سنائی دی لہجہ حد درجہ مؤدبانہ بلکہ کسی حد تک خوشامدانہ ہو گیا تھا۔

"وولف گروپ کو فوری طور پر جان پور بھجواؤ سپیشل ہیلی کاپٹرز پر اور خود میرا خصوصی ہیلی کاپٹر تیار کراؤ میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔ ہم نے فوری طور پر جان پور پہنچنا ہے وہاں کسی ٹاپ سن ہوٹل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹھہری ہوئی ہے۔ ہم نے اس پورے ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑا دینا ہے سمجھے"...... شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے بھاٹیہ نے اسی طرح مؤدبانہ بلکہ خوشامدانہ لہجے میں کہا اور شاگل نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے بھاٹیہ کا یہ انداز ہمیشہ سے پسند تھا۔ اس لئے بھاٹیہ جو سیکرٹ سروس میں بطور سب انسپکٹر بھرتی ہوا تھا اب ایک لحاظ سے اس کا دایاں ہاتھ بنا ہوا تھا۔ اس نے بھاٹیہ کی سربراہی میں پوری سیکرٹ سروس کے انتہائی تیز اور فعال ایجنٹوں سے انتخاب کر کے ایک گروپ بنایا تھا۔ اس گروپ کا انچارج بھاٹیہ تھا جو شاگل کے سامنے تو بھیڑ بن جاتا تھا لیکن شاگل کے حکم کی تعمیل اس قدر سفاکی اور بے رحمی سے کرتا تھا کہ جنگلی بھیڑیئے بھی شاید اس قدر سفاکی کا مظاہرہ نہ کر سکتے ہوں۔ اس کے علاوہ اس گروپ کے سب ممبرز بھی بے حد سفاک اور بے رحم ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی تربیت یافتہ اور جدید ترین اسلحے سے لیس تھے اسی لئے شاگل نے اس گروپ کا نام وولف گروپ رکھا ہوا تھا۔ یہ گروپ ابھی حال ہی میں قائم کیا گیا تھا لیکن اس گروپ نے اتنے کم وقت میں اس قدر تیز رفتار

کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا کہ اس کی شاندار کارکردگی کی تعریف صدر اور پرائم منسٹر کو بھی کرنی پڑی تھی۔یہی وجہ تھی کہ اس بار شاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں وولف گروپ کو ہی لانے کا فیصلہ کیا تھا۔اسے یقین تھا کہ وولف گروپ سے عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی نہ بچ سکیں گے اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر شہر سے باہر ایک وسیع و عریض عمارت میں بنایا گیا تھا جہاں تین خصوصی ہیلی کاپٹر بھی موجود رہتے تھے۔شاگل بھی ایر جنسی میں جو ہیلی کاپٹر استعمال کرتا تھا وہ ہیلی کاپٹر بھی وولف گروپ کے ہیڈ کوارٹر کا ہی تھا۔چنانچہ شاگل اپنے دفتر سے نکلا اور پھر اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے وولف گروپ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی وولف گروپ کے اس ہیڈ کوارٹر کا نام وولف ہاؤس تھا۔آدھے گھنٹے کی تیز ڈرائیونگ کے بعد شاگل وولف ہاؤس کے بڑے پھاٹک پر پہنچ گیا۔ پھاٹک کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو دربان موجود تھے۔ شاگل نے جیسے ہی کار روکی وہ اس کی طرف بڑھ آئے۔

"یس سر"...... ان میں سے ایک نے غور سے شاگل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اندھے تو نہیں ہو۔بجائے پھاٹک کھولنے کے مجھ سے پوچھ رہے ہو نانسنس"...... شاگل کو یکلخت غصہ آگیا۔

"سوری سر سپیشل کوڈ بتائے بغیر آپ اندر نہیں جاسکتے"...... اسی دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وولف"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دربان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور شاگل کار اندر لے گیا۔پورچ میں اس نے جیسے ہی کار روکی وہاں موجود ایک ٹھوس جسم اور گھنگریالے بالوں والا نوجوان تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بڑی پھرتی سے کار کا دروازہ کھولا اور اس طرح گردن جھکا کر سلام کیا جیسے بادشاہ کی آمد پر کوئی انتہائی حقیر غلام اسے سلام کرتا ہے۔یہ بھاٹیہ تھا وولف گروپ کا انچارج۔

"یہ تم نے میرے لئے بھی کوڈ بنا رکھے ہیں کیوں اب سیکرٹ سروس کا چیف شاگل ان دو ٹکے کے دربانوں کو کوڈ بتائے گا"۔شاگل نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود حکم دیا تھا جناب اور آپ نے خود ہی اپنے لئے کوڈ تجویز کیا تھا جناب ورنہ میری یا میرے گروپ کے کسی آدمی کی جرأت ہے جناب کہ آپ کے سامنے نظریں تک اٹھا سکے"...... بھاٹیہ نے انتہائی خوشامدانہ انداز میں کہا۔

"دیا ہو گا لیکن اب میں اس حکم کو منسوخ کرتا ہوں اب اگر تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے مجھ سے کوڈ پوچھا تو زندہ زمین میں دفن کرا دوں گا سمجھے"...... شاگل نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔ظاہر ہے اس نے جذبات میں آکر کوڈ کی پابندی اپنے اوپر ہی لاگو کر لی ہوگی لیکن اب جب اس سے کوڈ پوچھا گیا تو اسے اس نے اپنی توہین سمجھا۔

"یس سر حکم کی تعمیل ہو گی۔سر میں دربانوں کو ابھی حکم دیتا

ہوں سر"۔ بھاٹیہ نے جواب دیا اور پھر اس طرح گیٹ کی طرف بھاگنے لگا جیسے اس کے پیچھے کتے لگ گئے ہوں اور شاگل کی گردن بڑے فخریہ انداز میں تن گئی۔ تھوڑی دیر بعد بھاٹیہ اسی طرح بھاگتا ہوا واپس آیا۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے سر"...... بھاٹیہ نے قریب آنے کے بعد ایک بار پھر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو مجھے تمہاری یہ تیز رفتار کارکردگی اور حکم کی فوری تعمیل پسند ہے۔ تمہارا گروپ چلا گیا ہے جان پور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر وہ تو وہاں پہنچنے والا بھی ہو گا"...... بھاٹیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا ہیلی کاپٹر تیار ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر پوری طرح سر۔ ہر لحاظ سے سر"...... بھاٹیہ نے اسی طرح خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"او کے پھر چلو۔ دیر کیوں کر رہے ہو"...... شاگل نے کہا اور تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو چکا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر بھاٹیہ تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر شاگل اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں سے پہلے تمہارا کبھی ٹکراؤ ہوا ہے بھاٹیہ"...... شاگل نے بھاٹیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو سر"...... بھاٹیہ نے جواب دیا۔

"یہ عمران حد درجہ شاطر اور چالاک آدمی ہے۔ اس کی فطرت بالکل لومڑی کی طرح ہے۔ بے شمار بار میں نے اس پر قابو پا لیا لیکن ہر

بار وہ چکنی مچھلی کی طرح ہاتھوں سے پھسل گیا لیکن اس بار اسے کسی صورت بھی بچ کر نہیں جانا چاہئے"...... شاگل نے کہا۔

"سر ہاتھوں سے کام لینے کی ضرورت ہی کیا ہے کہ وہ ہاتھوں سے پھسل جائے دور سے گولی مار دی جائے"...... بھاٹیہ نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم تم میرا مذاق اڑا رہے ہو کیوں۔ مجھے کہہ رہے ہو کہ میں اسے گولی نہیں مار سکتا"...... شاگل کی ذہنی رو یکلخت پلٹ گئی تھی۔

"سر آپ کے متعلق نہیں سر اپنے متعلق کہہ رہا ہوں سر"۔ بھاٹیہ نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن کیوں جب تم نے اس سے مقابلہ ہی نہیں کیا تو پھر تم اپنے متعلق کیسے کہہ سکتے ہو کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف بیوقوف ہے۔ احمق ہے پاگل ہے"...... شاگل نے اور زیادہ چیختے ہوئے کہا۔

"سر میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے آپ پائلٹ سیٹ سنبھالیں میں نیچے چھلانگ لگا کر خود کشی کر لیتا ہوں"۔ بھاٹیہ نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"خود کشی وہ کیوں کیا ہوا تمہیں"...... شاگل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے سے غصے کے تاثرات یکلخت غائب ہو گئے تھے اور اب ان کی جگہ حیرت نے لے لی تھی۔

"اس لئے سر کہ آپ کی ناراضگی کے بعد مجھے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں"...... بھاٹیہ نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم میری ناراضگی کی خاطر خودکشی بھی کر سکتے ہو مجھے تمہاری یہ وفاداری پسند آئی ہے اس لئے اب خودکشی کی ضرورت نہیں ہے لیکن آئندہ محتاط رہنا"...... شاگل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر آپ کی بے حد مہربانی سر آپ نے یہ لفظ کہہ کر مجھے نئی زندگی دی ہے سر"...... بھاٹیہ نے جواب دیا۔

"ہم جان پور کے اڈے پر اتریں گے ارے ہاں تمہارا گروپ کہاں اترے گا"...... شاگل نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"سر میں نے انہیں ہوائی اڈے پر ہی اترنے کا کہا تھا کیونکہ شہر میں اترنے سے عمران اور اس کے ساتھی چونک بھی سکتے تھے۔ پھر جان پور تو چھوٹا سا شہر ہے اور ہمارے ہیلی کاپٹرز پر سیکرٹ سروس کے مخصوص نشانات بھی موجود ہیں"...... بھاٹیہ نے وضاحت سے جواب دیا۔

"گڈ تمہاری ذہانت مجھے پسند آئی ہے بالکل میری طرح تم بھی ذہین ہو۔ اڈے پر اتر کر میں اپنے مخبر سے ان کی پوزیشن معلوم کروں گا اور اگر یہ لوگ وہاں ہوئے تو ہم اس ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر یہ ٹھیک رہے گا سر"...... بھاٹیہ نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل فلائٹ کے بعد وہ ایک چھوٹے سے شہر کے ہوائی اڈے پر اتر گئے۔ بھاٹیہ گروپ وہاں پہلے سے موجود تھا۔ اڈے کا

منیجر شاگل کے استقبال کے لئے خود موجود تھا۔

"جناب آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے اعزاز ہے سر"...... منیجر نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو لیکن آپ اب جائیں ہم یہاں تفریح کرنے نہیں آئے ہم نے اہم کام کرنے ہیں"...... شاگل نے کہا اور منیجر کان دبائے خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ بھاٹیہ"...... شاگل نے بھاٹیہ سے کہا تو بھاٹیہ کے اشارے پر اس کے ایک آدمی نے جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر شاگل کی طرف بڑھا دیا۔ شاگل نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر نرائن اٹنڈنگ یو سر اوور"...... چند لمحوں بعد نرائن کی آواز سنائی دی۔

"ہم جان پور پہنچ چکے ہیں اور اس وقت جان پور کے اڈے سے ہی بول رہا ہوں۔ رپورٹ دو عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اوور"...... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اس وقت وہ سب بازار میں چہل قدمی کرتے پھر رہے ہیں۔ میں ان کی نگرانی کر رہا ہوں لیکن عمران ان کے ساتھ نہیں اوور"...... نرائن نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ واپس ہوٹل ہی جائیں گے اوور" شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس سر وہ کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کرتے پھر رہے ہیں اس لئے ان کی واپسی تو بہرحال ہو گی لیکن کس وقت اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا اوور"...... نرائن نے جواب دیا۔

"میں ایک گھنٹے بعد پھر تم سے رابطہ کروں گا نرائن کیونکہ جب تک یہ سب لوگ ہوٹل میں نہ پہنچ جائیں اس وقت تک ہم کوئی کاروائی نہیں کرنا چاہتے لیکن تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس وہ بازار میں موجود ہیں وہاں انہیں زیادہ آسانی سے گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے"...... بھاٹیہ نے کہا۔

"عمران ان کے ساتھ نہیں ہے اور اصل آدمی وہی ہے اس لئے فی الحال ہم وہاں پہنچ کر انتظار کریں گے کیا کاروں کا بندوبست کر لیا گیا ہے"۔ شاگل نے پوچھا۔

"یس سر چار کاریں باہر تیار کھڑی ہیں ان میں میزائل گنیں اور دوسرا اسلحہ رکھوا دیا گیا ہے"...... ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے چلو پھر وہاں تک پہنچیں۔ یہ جیسے ہوٹل پہنچیں گے ان کا

خاتمہ ہو جائے گا"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھنے لگا۔

"بلیک زیرو نے کار ٹاپ سن ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر مقامی میک اپ تھا اور جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا مین گیٹ پر پہنچا اور پھر جیسے ہی ہال میں داخل ہوا وہ ہال کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے سیکرٹ سروس کے ممبران کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سب ایک کونے میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے گو سب میک اپ میں تھے لیکن ظاہر ہے بلیک زیرو کے لئے انہیں پہچان لینا مشکل نہ تھا۔ وہ دو روز پہلے یہاں پہنچا تھا اور یہاں آنے کے بعد اس نے ساکڑی کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس نے اپنے طور پر کوشش کر کے اس علاقے کا رہنے والا ایک آدمی ڈھونڈ نکالا تھا اور پھر اس کی مدد سے اس نے نقشے کو سامنے رکھ کر وہاں کی ایک ایک پہاڑی کے بارے میں

ساری تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ حتیٰ کہ اسے اس لیبارٹری کے بارے میں بھی معلومات مل گئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ پوری طرح مطمئن نہ ہوا تھا اس لئے اس نے سلیمان سے ٹرانسمیٹر پر بات کی اور اسے کہا کہ وہ اپنے طور پر اس سارے علاقے کا سرسری جائزہ لینے جا رہا ہے تاکہ جب وہ ٹیم کو لیڈ کرے تو سلیمان اسے اس کی وجہ تسمیہ بھی بتا سکے کہ چونکہ بلیک زیرو اس سارے علاقے کے بارے میں اچھی طرح واقف ہے اس لئے اسے ٹیم کا سربراہ مقرر کیا جا رہا ہے۔ اس علاقے میں بڑا شہر نمیرانی تھا جو مشہور صحت افزا مقام بھی تھا اور وہاں ائیر سروس بھی تھی چنانچہ بلیک زیرو ہوائی جہاز کے ذریعے وہاں پہنچ گیا اور پھر وہاں اس نے اپنے طور پر اس سارے علاقے کے بارے میں مکمل معلومات بھی حاصل کر لیں اور ایک دن وہاں گزارنے کے بعد بلیک زیرو واپس آ گیا اور اس نے ایک بار پھر سلیمان سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر کے اسے تفصیل بتا دی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اب ہوٹل جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کرے گا لیکن سلیمان نے اسے بتایا کہ عمران نے اسے کال کر کے کہہ دیا ہے کہ جب تک وہ کال کر کے اسے اجازت نہ دے اس وقت تک سلیمان بلیک زیرو کی سربراہی کے بارے میں ٹیم سے کوئی بات نہیں کرے گا اور اگر بلیک زیرو کی کال آئے تو اسے بھی کہہ دیا جائے کہ جب تک اسے عمران کال کر کے نہ کہہ دے اس وقت تک وہ ٹیم سے رابطہ نہ کرے لیکن بلیک زیرو چونکہ فارغ تھا اس لئے اس نے مستقل میک اپ پر ماسک میک

اپ کیا اور ہوٹل آگیا تاکہ وہ ٹیم کی نگرانی کرے اور اس صورت حال کو بھی چیک کرے جس کی وجہ سے عمران نے بلیک زیرو کی ٹیم میں شمولیت کو روک رکھا ہے ۔اس کا خیال تھا کہ عمران نے اس سلسلے میں کوئی خاص بات ہی محسوس کی ہو گی اس لئے اس نے سلیمان کو روک دیا ہو گا ۔ہال میں داخل ہو کر وہ اس طرف بڑھنے لگا جدھر سیکرٹ سروس کے ممبران بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے اس میز سے کچھ فاصلے پر ایک میز خالی تھی ۔ بلیک زیرو اس میز پر جا کر بیٹھ گیا لیکن ابھی وہ پوری طرح بیٹھا نہ تھا کہ اس نے ممبران کو اٹھتے دیکھا تو وہ چونک پڑا وہ سب آپس میں باتیں کرتے ہوئے باہر چہل قدمی کے لئے جا رہے ہیں لیکن عمران ان کے ساتھ نہ تھا ۔ابھی بلیک زیرو سوچ ہی رہا تھا کہ وہ بیٹھا رہے یا اٹھ جائے کہ اچانک اس نے ان کی میز کے قریب سے ایک مقامی آدمی کو اٹھ کر ان کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا ۔ ویسے تو کئی لوگ اٹھ بھی رہے تھے اور بیٹھ بھی رہے تھے لیکن اس آدمی کا انداز ایسا تھا کہ بلیک زیرو اسے دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ شخص تربیت یافتہ آدمی ہے اور عمران کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہا ہے ۔یہ دیکھ کر وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا ۔اسی لمحے ویٹر بھی آن پہنچا ۔

" سوری مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا ہے پھر آؤں گا "...... بلیک زیرو نے ایک چھوٹا نوٹ جیب سے نکال کر ویٹر کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نگرانی کرنے والے کے پیچھے چلتا ہوا وہ ہوٹل سے باہر آگیا ۔سیکرٹ سروس کے ممبران پیدل ہی کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھے

چلے جا رہے تھے اور وہ آدمی بھی پیدل ہی ان کے پیچھے جا رہا تھا اس لئے بلیک زیرو کو بھی ان کے پیچھے پیدل ہی جانا پڑا ۔ پھر وہ سب ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر دائیں طرف فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو پوری طرح کنفرم ہو گیا کہ یہ آدمی واقعی ممبران کی نگرانی کر رہا ہے وہ آدمی اکیلا تھا ۔جب کہ ممبران کو اس کا احساس ہی نہیں تھا ۔شاید ان کے خیال کے مطابق چونکہ ابھی مشن کا آغاز ہی نہ ہوا تھا اس لئے انہوں نے نگرانی کا خیال ہی نہ کیا تھا ویسے وہ آدمی جس تربیت یافتہ انداز میں نگرانی کر رہا تھا اسے دیکھتے ہوئے اس کا چیک ہونا خاصا محال تھا ۔اگر بلیک زیرو کی بھی اچانک اس پر نظر نہ پڑ جاتی تو شاید بلیک زیرو بھی اس نگرانی کو چیک نہ کر سکتا ۔ وہ سوچنے لگا کہ یہ آدمی کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے ۔ کیا یہ شاگل کا آدمی ہے یا کسی اور ایجنسی سے اس کا تعلق ہے ۔ابھی وہ یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے اس آدمی کو چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دیکھا اور پھر وہ آدمی تیزی سے دو قدم بڑھا کر ایک تنگ سی گلی میں داخل ہو گیا ۔اس کا انداز بتا رہا تھا کہ جیسے وہ جلد از جلد کسی خاص جگہ پر پہنچنا چاہتا ہے ۔ بلیک زیرو بھی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ گلی کے موڑ پر جا کر رک گیا ۔اس نے سر آگے بڑھا کر دیکھا تو یہ بند گلی تھی جس کے آخر میں کوڑا ڈالنے کے چار بڑے بڑے ڈرم پڑے نظر آ رہے تھے ۔ گلی ذرا سا خم کھا کر آگے جا رہی تھی اور گلی میں کسی مکان کا بھی کوئی دروازہ نہ تھا وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دبے

قدموں چلتا ہوا ایک ڈرم کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے اسے آخری ڈرم کے پیچھے سے باتیں کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی اور وہ آواز سے ہی سمجھ گیا کہ ٹرانسمیٹر پر بات ہو رہی ہے اور وہ آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہی کسی کو رپورٹ دے رہا تھا اور پھر وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے آواز پہچان لی تھی۔ دوسری طرف سے شاگل خود بات کر رہا تھا۔

" میں ایک گھنٹے بعد تم سے رابطہ کروں گا نرائن کیونکہ جب تک یہ سب لوگ ہوٹل واپس نہ پہنچ جائیں اس وقت تک ہم کوئی کاروائی نہیں کرنا چاہتے لیکن تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے اوور"۔ شاگل کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

" یس سر اوور"...... اس آدمی کی آواز سنائی دی جس کا نام نرائن لیا گیا تھا۔

" اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور بلیک زیرو ذرا سا کھسک کر ڈرم کی گولائی کی آڑ میں ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے آخری ڈرم کے پیچھے سے اس آدمی کو نکل کر دوبارہ سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا جیسے ہی وہ آدمی قدم بڑھاتا ہوا اس ڈرم کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھا جس کی سائیڈ پر بلیک زیرو موجود تھا۔ بلیک زیرو نے یکلخت آگے بڑھ کر دونوں ہاتھ بڑھائے اور دوسرے لمحے وہ آدمی ایک جھٹکا کھا کر اس کے سینے سے لگ چکا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھا ہوا تھا جب کہ دوسرا ہاتھ اس نے اس کی کمر

کے گرد ڈالا ہوا تھا۔ اس آدمی نے جدوجہد کرنے کی کوشش کی۔

" خبردار اگر ذرا سی حرکت کی تو ایک لمحے میں موت کا شکار ہو جاؤ گے۔ مجھے رقم چاہئے جتنی بھی رقم ہو تمہاری جیب میں لیکن اگر تم نے مزاحمت کی تو ہلاک کر دوں گا"...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے مقامی لہجے میں کہا تو جدوجہد کرتے ہوئے آدمی کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اسی لمحے بلیک زیرو نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اس کی گردن کے گرد جما دیا۔

" تت۔ تم رقم لے لو۔ مجھے مت مارو رقم لے لو"...... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" پہلے وعدہ کرو کہ کوئی حرکت نہیں کرو گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" مم مم وعدہ کرتا ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے پلک جھپکنے میں اسے آگے کی طرف دھکیل دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا بلیک زیرو کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے تھا کہ بلیک زیرو نے لات گھما دی اور نیچے گر کر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

" بلیک زیرو اسے گھسیٹتا ہوا ڈرموں کی اوٹ میں لے گیا اور پھر اس نے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ جلد ہی اس کی جیب سے وہ جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اس نے نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر کو جیب میں ڈال کر

اس نے اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کیا اور اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ بٹھا دیا۔ ایک سائیڈ پر اس نے ٹانگ رکھ کر اسے گرنے سے بچایا جب کہ دوسری طرف ڈرم کی وجہ سے وہ گر نہ سکتا تھا پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ جب اس کے جسم میں معمولی سی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو بلیک زیرو نے ایک جیب سے ریوالور نکالا اور دوسری جیب سے سائیلنسر نکال کر ریوالور کی نال پر چڑھانے لگا۔ اسی لمحے وہ آدمی کراہتا ہوا ہوش میں آگیا ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کوٹ پشت سے نیچے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے سائیلنسر لگے ریوالور کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

" خبردار اگر ذرا سی حرکت کی تو ایک لمحے میں ٹریگر دبا دوں گا۔ سائیلنسر کی وجہ سے آواز باہر سڑک تک نہ جائے گی اور یہاں صبح تک تمہاری لاش کا پتہ بھی کسی کو نہ لگ سکے گا"...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ تم رقم لے لو ۔ اور کیا چاہتے ہو"...... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے اور قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام نرائن ہے اور تم شاگل کے آدمی ہو ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے شاگل نے تمہیں کال کی تھی اور کہا تھا کہ وہ ایک گھنٹے بعد تم سے دوبارہ رابطہ کرے گا۔ میرا تعلق پاور ایجنسی سے ہے سمجھے ۔ مادام ریکھا کی پاور ایجنسی سے ۔ اس لئے میں تم سے صرف معلومات حاصل کرنا

چاہتا ہوں تاکہ مادام ریکھا کو صورت حال بتا سکوں اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم مجھے سب کچھ بتا دو کہ کب سے تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی کر رہے ہو ۔ کس طرح تم نے انہیں ٹریس کیا اور اس شاگل نے تمہیں کیا ہدایات دی ہیں ۔ سب کچھ تفصیل سے بتا دو تو میں خاموشی سے چلا جاؤں گا ورنہ"...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ تو تم پاور ایجنسی کے آدمی ہو لیکن"...... نرائن نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

" یہ سب سرکاری کھیل ہے نرائن ۔ تمہارا شاگل اور میری مادام ریکھا ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور اعلیٰ احکام کی نظروں میں سرخرو ہونے کے لئے ہمیں استعمال کرتے ہیں ۔ اس لئے تم اپنی جان پر کھیلنے کی حماقت مت کرو ۔ جب میں چلا جاؤں تو بے شک اپنے باس شاگل کو رپورٹ دے دینا ۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا لیکن اگر تم نے حماقت کی تو پھر نہ ہی تمہاری موت کو شاگل روک سکے گا اور نہ ہی اسے تمہاری لاش یا تمہارے جذبے سے کوئی دلچسپی ہوگی"...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں بتاتا ہوں پلیز مجھے مت مارو ہم دونوں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں میں سیکرٹ سروس کا مخبر ہوں ۔ میرا کوڈ ڈبلیو الیون ہے ۔ میں ایک رشتے دار سے ملنے جان پور آیا تھا میں اس کے ساتھ ہوٹل ٹاپ سن میں کھانا کھانے آیا تو وہاں"...... نرائن نے تیزی سے تفصیل

بتانی شروع کر دی۔اس نے شاگل کو اطلاع دینے شاگل کی طرف سے
نگرانی کا حکم اور پھر تھوڑی دیر پہلے شاگل کی طرف سے کی جانے والی
کال کے بارے میں پوری تفصیل اس طرح بتا دی جیسے وہ اپنے باس
کو تفصیل سنا رہا ہو۔

"تو شاگل یہاں جان پور کے ہوائی اڈے پر پہنچ چکا ہے"۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

"ہاں اس نے کال کر کے یہی کہا ہے۔ وہ اس انتظار میں ہے کہ
جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل میں پہنچیں وہ کارروائی کر کے
ان کا خاتمہ کر دے"...... نرائن نے جواب دیا۔

"عمران کہاں ہے اس ٹیم میں اہم آدمی تو وہی ہے۔ تم نے اس کی
نگرانی نہیں کی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہ ایک گھنٹہ پہلے ہوٹل سے نکل کر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر گیا
ہے۔چونکہ میرا کام صرف نگرانی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے
واپس ہوٹل ہی آنا ہے اس لئے میں نے اس کے پیچھے جانا مناسب نہ
سمجھا تھا"...... نرائن نے جواب دیا۔

"شاگل کب کارروائی کرے گا۔ کیا وہ بھرے ہوٹل میں فائر کھول
دے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ اس پورے ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑا سکتا ہے وہ اس قسم کا
ہی آدمی ہے"...... نرائن نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں"...... بلیک

زیرو نے پوچھا۔

"نہیں"...... نرائن نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے یکلخت ٹریگر دبا
دیا۔کرچ کی آواز کے ساتھ ہی گولی نرائن کی کھوپڑی کو توڑتی ہوئی
دوسری طرف نکل گئی اور کھوپڑی بے شمار ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر
زمین پر بکھر گئی۔ بلیک زیرو نے اس قدر اچانک ٹریگر دبا دیا تھا کہ
نرائن کے منہ سے چیخ تک نہ نکل سکی تھی۔ بلیک زیرو تیزی سے پیچھے
ہٹا۔اس نے تیزی سے سائیلنسر کھول کر واپس ایک جیب میں رکھا
اور ریوالور دوسری جیب میں کیونکہ سائیلنسر سمیت ریوالور کی
موجودگی باہر سے نمایاں ہو جاتی تھی اس لئے اس نے اسے کھول کر
علیحدہ علیحدہ رکھا تھا۔پھر اس نے ایک بار پھر نرائن کی جیبوں کی تلاشی
لینی شروع کر دی۔اور اس کی جیب میں سوائے بٹوے کے اور کوئی چیز
نہ تھی۔اس نے بٹوا نکال کر اپنی جیب میں رکھا کیونکہ اس کے اندر کچھ
کاغذات اسے نظر آگئے تھے۔اس نے سوچا کہ اطمینان سے ان کا جائزہ
لے گا۔بٹوہ جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑا اور سڑک کی طرف بڑھنے
لگا سڑک پر پہنچ کر وہ ایک بار پھر ہوٹل کی طرف مڑ گیا۔کیونکہ اسے
معلوم نہ تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران واپس چلے گئے ہیں یا ابھی
تک باہر ہی ہیں اس لئے وہ ہوٹل پہنچ کر چیک کرنا چاہتا تھا۔ابھی وہ
ہوٹل سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ اس نے ہوٹل کے مین گیٹ سے سڑک
کے دوسرے کنارے کھڑی ہوئی ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار میں
شاگل کو بیٹھے دیکھ لیا چونکہ عمران کے ساتھ ایک مشن کے دوران وہ

شاگل سے ٹکرا چکا تھا اس لئے وہ شاگل کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ شاگل سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور سائیڈ سیٹ سڑک کی طرف تھی جب کہ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک آدمی موجود تھا اور عقبی سیٹ پر بھی دو آدمی موجود تھے۔ اس کار سے تھوڑا پیچھے دو اور سیاہ رنگ کی بڑی بڑی کاریں بھی موجود تھیں جن میں چار چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے شاگل کی نظریں ہوٹل کے مین گیٹ پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ بلیک زیرو تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ پھر مین گیٹ کراس کرتا ہوا وہ آگے بڑھ گیا اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ چونکہ اس کا قد و قامت عمران جیسا تھا اس لئے اسے خیال آیا تھا کہیں شاگل اسے عمران نہ سمجھ لے اور ایسا نہ ہو کہ جذباتی شاگل وہیں کار سے ہی اس پر فائر کھول دے اس لئے وہ اس کے شک کو ختم کرنے کے لئے پھاٹک کراس کر کے تھوڑا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کافی آگے جانے کے بعد اس نے سڑک کراس کی اور پھر دوسری طرف پہنچ کر وہ واپس مڑا اور لوگوں کے ہجوم میں چلتا ہوا شاگل کی کار کی طرف بڑھ گیا جب وہ شاگل کی کار اور پھر اس کے عقب میں موجود دونوں کاروں کے قریب سے گزرا تو یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ عقبی دونوں کاروں میں میزائل گنیں کاروں میں موجود افراد نے پکڑی ہوئی تھیں اور ان پر کپڑے ڈال رکھے تھے لیکن میزائل گنوں کی مخصوص ساخت کی وجہ سے بلیک زیرو انہیں پہچان گیا تھا اور اب اسے نرائن کی بات سچ دکھائی دے رہی تھی کہ شاگل عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کرنے کے لئے پورے ہوٹل

کو بھی میزائلوں سے اڑانے سے دریغ نہ کرے گا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اسی لمحے اسے اپنی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ بلیک زیرو تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ایک گلی میں داخل ہو گیا۔ یہ گلی بھی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور وہاں بھی کوڑے کے ڈرم موجود تھے۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ جان پور میں یہ سسٹم خاص طور پر بنایا گیا ہے کہ جگہ جگہ بند گلیاں بنا کر وہاں کوڑے کے ڈرم رکھ دیئے گئے ہیں تاکہ شہر کو صاف ستھرا رکھا جا سکے۔ وہ تیزی سے ڈرموں کے اوٹ میں پہنچ گیا اور اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو شاگل کالنگ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی شاگل کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر نرائن بول رہا ہوں سر اوور"...... بلیک زیرو نے حتی الوسع نرائن کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے اوور"...... یکلخت شاگل کی آواز سنائی دی۔

"سر عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کے دوران مجھے مجبوراً ایک جگہ آئس کریم کھانی پڑی ورنہ نگرانی چیک ہو سکتی تھی اور سر آئس کریم سے مجھے الرجی ہے اس لئے گلا خراب ہو گیا ہے اوور"۔ بلیک زیرو نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کے علاوہ وہ اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔

"کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی اوور"...... شاگل نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر وہ اپر بازار میں موجود ہیں ۔ میں بھی وہیں سے کال اٹنڈ کر رہا ہوں اوور"...... بلیک زیرو نے یہاں سے کافی فاصلے پر موجود ایک بازار کا نام لیتے ہوئے کہا۔

" اپر بازار ۔ وہ کہاں ہے اور یہ لوگ وہاں کیوں گئے ہیں اوور"...... شاگل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہاں کا ایک مشہور بازار ہے وہاں اسلحہ کی خفیہ دکانیں ہیں اوور"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ اچھا تو یہ بات ہے ۔ کیا عمران ان کے ساتھ ہے اوور"۔ شاگل نے پوچھا۔

"نو سر عمران ان کے ساتھ نہیں ہے اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میں ہوٹل کے سامنے موجود ہوں ابھی مجھے عمران کی قدوقامت کا آدمی نظر آیا ہے لیکن وہ ہوٹل میں جانے کے بجائے آگے چلا گیا ہے ۔ کہیں انہیں تمہاری نگرانی پر شک تو نہیں ہو گیا اوور"...... شاگل نے کہا۔

"نہیں جناب وہ پوری طرح مطمئن ہیں ۔ جب سے وہ ہوٹل سے نکلے ہیں عمران ان سے نہیں ملا سر اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا تم ایسا کرو کہ ان کے پیچھے مارے مارے پھرنے کی بجائے

ہوٹل واپس آجاؤ اور آکر چیک کرو ۔ اگر عمران ہوٹل کے اندر موجود ہے تو مجھے اطلاع دو اصل آدمی تو یہ عمران ہے اگر یہ ہلاک ہو گیا تو اس کے ساتھیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر جیسے آپ کا حکم سر اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہوٹل پہنچ کر عمران کو چیک کرو اور مجھے اطلاع دو میں ہوٹل کے پاس موجود ہوں سیاہ رنگ کی کار میں ۔ ٹرانسمیٹر کی بجائے خود آکر اطلاع دو تاکہ میں کارروائی کا آغاز کر سکوں ۔ میں یہاں بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا ہوں اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زیرو نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھا اور پھر گلی سے باہر آگیا ۔ اسے معلوم تھا کہ شاگل بے چین ہو رہا ہے اور اسے اس پر ہی شک پڑ گیا تھا اس لئے اگر اس نے اسے دوبارہ ہوٹل جاتے دیکھا تو ہو سکتا ہے وہ یہی سمجھے کہ عمران جا رہا ہے ۔ اس لئے اس نے فون کرنے کا پروگرام بنایا ۔ وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور پھر اسے ایک پبلک فون بوتھ نظر آگیا ۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر جیب سے سکے نکالے اور بوتھ میں ڈال کر رسیور اٹھا لیا ۔ ہوٹل کا نمبر اسے پہلے سے معلوم تھا اس لئے اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"ٹاپ سن ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"اسسٹنٹ پولیس کمشنر بول رہا ہوں ۔ کمرہ نمبر بارہ میں اسد صاحب رہائش پذیر ہیں ان سے بات کراؤ اور اگر وہ کمرے میں نہ ہوں تو ان کے ساتھی کمرہ نمبر تیرہ سے اٹھارہ تک میں رہائش پذیر ہیں ان میں سے کسی سے بات کراؤ"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں میں معلوم کرتی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور فون پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد آپریٹر لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یس"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسد صاحب کمرے میں موجود ہیں ان سے بات کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کیا میری بات اسد صاحب سے ہو رہی ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"جی ہاں لیکن پولیس کو شیر سے بات کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"....... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی مگر وہ لہجہ بدل کر بات کر رہا تھا لیکن بلیک زیرو بہرحال اسے پہچان گیا تھا۔

"میں طاہر بول رہا ہوں کیا آپ کمرے میں اکیلے ہیں"....... بلیک زیرو نے آہستہ سے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ تم خیریت ۔ میں اکیلا ہوں ۔ کیا بات ہے"....... اس بار دوسری طرف سے عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے

اسے نرائن کو چیک کرنے سے لے کر اب تک کی ساری رپورٹ بتا دی

"ٹھیک ہے میں ٹرانسمیٹر پر ساتھیوں سے بات کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میں بھی یہ ہوٹل چھوڑ رہا ہوں ۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ سلیمان سے بات کر کے تمہیں پیغام بھجواؤں ۔ بہرحال تم ایسا کرو کہ ہوٹل سن ریز جو کہ سراج کالونی میں ہے وہاں پہنچ جاؤ میں نے وہاں کمرے بک کرا لئے ہیں ۔ کمرہ نمبر پچیس سے اٹھائیس ۔ نام یہی ہیں ۔ تم نے اس وقت تک ہم سے رابطہ نہیں کرنا جب تک میں تم سے خود رابطہ نہ کر لوں ۔ تم نے ہوٹل کے ہال میں موجود رہنا ہے میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا"....... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب میں نمیرانی ہو آیا ہوں ۔ ہمیں یہاں سے وہیں پہنچنا ہے ۔ شاگل اور اس کے ساتھی لازماً ہیلی کاپٹروں پر ہی آئے ہوں گے اگر ہم ان سے ان کے ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں تو ہم آسانی سے نمیرانی پہنچ سکتے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں اس طرح اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہم نمیرانی گئے ہیں ۔ ابھی اسے معلوم نہیں ہو گا کہ ہمارا ارادہ کس طرف جانے کا ہے ۔ جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو"....... دوسری طرف سے عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتارا اور اسے مروڑ کر ایک طرف پھینکا اور پھر بوتھ سے نکل کر وہ تیز تیز قدم

اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ ایک خالی ٹیکسی میں بیٹھا سراج کالونی کی طرف بڑھا چلا جارہا تھا۔سراج کالونی کے آغاز میں ہی اس نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔تھوڑی دیر بعد وہ سن ریز ہوٹل کے سامنے پہنچ گیا۔خاصا بڑا ہوٹل تھا۔بلیک زیرو ہوٹل میں داخل ہوا تو ہال آدھے سے زیادہ خالی تھا۔بلیک زیرو ایک خالی ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔اس کے بیٹھتے ہی ایک ویٹر اس کے سر پر پہنچ گیا تو اس نے اسے کھانے کا آرڈر دے دیا۔اس کی میز ایسی جگہ تھی کہ وہ ہوٹل میں داخل ہونے والوں کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سے پہلے یہاں نہیں پہنچ سکتے اس لئے اس نے سوچا کہ اس دوران وہ کھانا بھی کھالے اور اس بات کا بھی یقین کرلے کہ عمران اور اس کے ساتھی پہنچ گئے ہیں۔تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کھانا لگا دیا تو وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ابھی اس نے کھانا ختم ہی کیا تھا کہ اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔وہ تیزی سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔پہلے تو اس نے سوچا کہ کال اٹنڈ ہی نہ کرے لیکن پھر اس نے سوچا کہ جب تک عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں نہ پہنچ جائے اس وقت تک شاگل کو کسی بھی ممکنہ کارروائی سے روکنا ضروری ہے چنانچہ باتھ روم میں پہنچ کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر اپنا رخ دروازے کی طرف کر کے اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔دروازے کے اوپر والے حصے میں گول شیشہ لگا ہوا تھا اس لئے وہ اس شیشے میں سے باہر

بھی دیکھ رہا تھا تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس دوران ہوٹل میں آئیں تو وہ انہیں چیک کر سکے۔ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو شاگل کالنگ اوور"...... شاگل کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس نرائن بول رہا ہوں سر اوور"...... بلیک زیرو نے نرائن کی آواز میں جواب دیا۔

"کہاں مر گئے ہو تم۔اب تک پہنچے کیوں نہیں یہاں میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارے انتظار میں سوکھ رہا ہوں اوور"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر میں واپس آرہا تھا کہ میں نے عمران کو دیکھ لیا۔وہ مین مارکیٹ کی ایک دکان سے نکل رہا تھا۔میں اس کے پیچھے لگ گیا وہ اس وقت رافٹ روڈ پر موجود ایک رہائشی پلازہ کے اندر گیا ہے۔میں اس کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوں اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے یقیناً تمہاری نگرانی کا علم ہو گیا ہو گا اور وہ اس رہائشی پلازہ کے کسی دوسرے راستے سے نکل گیا ہو گا احمق آدمی تم فوراً ہوٹل پہنچو اور جیسے ہی عمران وہاں پہنچے مجھے اطلاع کرو اوور"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اسی لمحے بلیک زیرو نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ لیا۔

"یس سر لیکن اگر وہ ہوٹل واپس نہ آیا تو پھر سر اوور"...... بلیک

زیرو نے کہا۔

"کیوں نہیں آئے گا لازماً آئے گا تم ہوٹل ہی پہنچو سمجھے اوور"۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ٹھیک ہے سر اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال کر دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اوپر کی منزل پر موجود رہائشی کمروں میں جا چکے تھے بلیک زیرو قدم بڑھاتا واپس اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔ ویٹر برتن اٹھا کر لے جا چکا تھا۔ بلیک زیرو نے اسے بلوا کر کافی لانے کا آرڈر دیا اور خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اب اسے عمران کی طرف سے رابطے کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی میز پر کافی سرو کر دی گئی۔ ابھی بلیک زیرو نے کافی پی ہی تھی کہ اسے عمران سیڑھیاں اتر کر نیچے آتا ہوا دکھائی دیا۔ ہال میں پہنچ کر وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ کہ بلیک زیرو نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص اشارہ کیا تو عمران تیزی سے اس کی میز کی طرف بڑھ آیا۔

"پھر شاگل کی دوبارہ کال تو نہیں آئی"...... عمران نے میز کے گرد موجود خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آئی تھی"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

"میں نے ساتھیوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ سب نئے میک اپ کر لیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شاگل نے نرائن سے ان کے حلیے معلوم کر لئے

ہوں لیکن کیا تم نے نرائن سے تفصیلی بات کی تھی کہ اس نے شاگل کو پوری رپورٹ کیا دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق ممبرز نے آپس میں گفتگو کے دوران آپ کا نام دو بار لیا۔ اس پر وہ چونکا اور اسے شک ہوا پھر ممبرز نے ساکڑی اور آپریٹنگ مشین کے الفاظ بھی بولے۔ اور نرائن نے بتایا ہے کہ اس نے شاگل کو یہ ساری رپورٹ دے دی تھی اس کے بعد ہی اس نے نگرانی کا حکم دیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہماری منزل ساکڑی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے ویسے میں اپنے طور پر نمیرانی ہو آیا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہاں ایک آدمی سے معلومات حاصل کرنے اور نمیرانی جانے اور آنے کی بھی ساری رپورٹ دے دی۔

"میں نے بھی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ساکڑی لیبارٹری کے گرد پاور ٦ ایجنسی کا گھیرا موجود ہے اور مادام ریکھا خود نمیرانی میں موجود ہے۔ میں یہی معلوم کرنے کے لئے گیا ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اسی لئے شاگل آپ کا خاتمہ یہیں جان پور میں ہی کرنا چاہتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں میرا خیال ہے کہ نمیرانی کے بعد ہمارا ٹکراؤ پاور ٦ ایجنسی سے ہو گا لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ شاگل نے لامحالہ صدر سے اس سارے

معاملے کی بات کی ہوگی اور ایسا نہ ہو کہ شاگل کی رپورٹ پر صدر ہمارے پہنچنے سے پہلے ساکڑی سے آپریٹنگ مشین کہیں اور شفٹ کرا دے یا پھر واپس پہلے والی لیبارٹری میں پہنچا دے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی یہ کام بھی ہو سکتا ہے پھر"...... بلیک زیرو نے پیشانی سکیڑتے ہوئے کہا۔

"اس بار یہ کیس گورکھ دھندہ بن گیا ہے۔ اگر نرائن ہمیں چیک نہ کرتا تو یہ ساری الجھن پیدا نہ ہوتی۔ بہرحال پہلے یہ کنفرم کرنا ہوگا کہ آپریٹنگ مشین ساکڑی سے شفٹ تو نہیں کر دی گئی"...... عمران نے کہا۔

"کیسے کنفرم کریں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہی تو سوچ رہا ہوں کہ کیسے کنفرم کیا جائے"...... عمران نے کہا

"ایسے ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سے نمیرانی پہنچ جائیں میں خود اپنے طور پر وہاں کام کرتا ہوں اور اس بات کو کنفرم کرتا ہوں پھر آپ سے آملوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیسے کنفرم کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"لیبارٹری میں خوراک وغیرہ تو نمیرانی سے ہی جاتی ہوگی وہاں سے لازماً کوئی نہ کوئی آدمی ایسا مل جائے گا جس کے ذریعے رابطہ کیا جا سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اندر تو کسی صورت بھی نہ جا سکو گے۔ البتہ اگر کسی طرح

اس کے انچارج کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا پتہ چل جائے تب اس سے بات کی جا سکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ بجائے نمیرانی جانے کے تم واپس دارالحکومت چلے جاؤ ایسی تمام لیبارٹریوں کا چارج کافرستان وزارت دفاع کے پاس ہوتا ہے وہاں جا کر معلوم کرو کہ ساکڑی لیبارٹری کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام تو میرا خیال ہے کہ ناٹران زیادہ آسانی سے کر سکتا ہے۔ اس کے رابطے لامحالہ ہوں گے جب کہ مجھے نئے سرے سے کام کرنا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں آؤ باہر سے فون کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا۔ اسی لمحے ویٹر نے بل لا کر دیا تو بلیک زیرو نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر پلیٹ میں ڈالا اور باقی ویٹر کو رکھنے کا کہہ کر عمران کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کے باہر برآمدے میں ہی دو پبلک فون بوتھ موجود تھے عمران نے ایک بوتھ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر اس نے جیب سے سکے نکال کر بوتھ میں ڈالے اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ کافرستان کے اندر کال پورے ملک میں آسانی سے کی جا سکتی تھی اس لئے عمران نے صرف دارالحکومت کا رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر ناٹران کے مخصوص نمبر ڈائل کر دیئے اور دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھانے کی آواز کے ساتھ ہی

ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں ناٹران"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ فرمائیے"...... دوسری طرف سے ناٹران کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں ٹیم کے ساتھ جان پور میں موجود ہوں۔ مجھے فوری طور پر معلوم کرنا ہے کہ ساکری میں واقع لیبارٹری کا انچارج کون ہے اور اس کے انچارج کی مخصوص ٹرانسمیٹر فریکونسی کیا ہے۔ کافرستان میں تمام لیبارٹریاں وزارت دفاع کے تحت ہیں کیا تم فوری طور پر یہ معلومات حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"صرف انچارج کا نام اور اس کی ٹرانسمیٹر فریکونسی ہی معلوم کرنی ہے یا کوئی اور بات بھی معلوم کرنی ہے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"فی الحال یہی معلوم کرنا ہے لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"معلوم ہو جائے گا پرنس۔ آپ مجھے نصف گھنٹے بعد فون کر لیں"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ناٹران نے جس اعتماد سے کہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہ معلومات حاصل کر لے گا"...... عمران نے رسیور رکھ کر بوتھ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"آپ اس انچارج سے کیسے معلوم کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"صدر مملکت کی آواز میں مجھے براہ راست کال کرنی پڑے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا

"آؤ یہ نصف گھنٹہ باہر گزار لیں۔ ہو سکتا ہے کہ ساتھیوں میں سے کوئی نیچے آ جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری انٹری دھماکہ خیز ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر نصف گھنٹہ سے بھی زائد انہوں نے قریبی پارک میں گزارا۔ شاگل کی کال ایک بار پھر آئی تھی لیکن عمران کے کہنے پر بلیک زیرو نے کال اٹنڈ نہ کی تھی اس لئے کافی دیر تک سیٹی بجنے کے بعد آخر کار خاموشی ہو گئی۔

"شاگل کی حالت دیکھنے والی ہو گی۔ اس کا بس نہ چل رہا ہو گا کہ نرائن اس کے سامنے آ جائے اور وہ اپنے دانتوں سے اس کی گردن ادھیڑ دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پارک کے ساتھ ہی پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ اس لئے عمران نے اس بار اس فون بوتھ میں سکے ڈالے اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پرنس میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ انچارج کا نام ڈاکٹر

سرینڈر ہے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکوئنسی بھی بتا دی۔

"اطلاع کنفرم ہے ناں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں وزارت دفاع میں جو آدمی لیبارٹریوں کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے اس کا سیکرٹری میرا خاص آدمی ہے۔ میں نے اس کو فون کر کے اس سے معلومات حاصل کی ہیں اس لئے یہ حتمی ہیں"۔ دوسری طرف سے ناٹران نے کہا تو عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب ذرا باہر کا خیال رکھنا۔ میں ڈاکٹر سرینڈر سے بات کر لوں"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے وہیں بوتھ کے اندر ہی جیب سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ناٹران کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ اوور"...... فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران نے صدر کافرستان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز میں کال دینا شروع کر دی۔

"یس ڈاکٹر سرینڈر اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں اوور"...... عمران نے ملٹری سیکرٹری کی آواز میں کہا۔

"ہیلو پریذیڈنٹ سپیکنگ اوور"...... عمران نے ایک لمحے کی

خاموشی کے بعد بٹن دباتے ہوئے کافرستان کے صدر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ڈاکٹر سرینڈر بول رہا ہوں سر اوور"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا لیکن اس میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"ڈاکٹر سرینڈر آپریٹنگ مشین جو آپ کی لیبارٹری میں پہنچائی گئی تھی پوری طرح محفوظ ہے ناں اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے جو مشین بھجوائی گئی تھی وہ پوری طرح محفوظ ہے اوور"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر سرینڈر نے کہا۔

"آپ نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا تھا عمران صاحب کہ آپ بحیثیت صدر اسے حکم دے دیتے کہ وہ یہ مشین کسی کے ذریعے کسی بھی جگہ پہنچا دے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ڈاکٹر سرینڈر بغیر کنفرم کیے مشین شفٹ کر دیتا۔ اسی لئے تو میں نے بات نہیں کی ورنہ یقیناً صدر کو خود کال کر کے اس کال کو کنفرم کرتا کیونکہ لامحالہ اسے اس کے بارے میں خصوصی ہدایات دی گئی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو وہ اب بھی کنفرم کر سکتا ہے"...... بلیک

زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں اس کال میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے اسے تشویش پیدا ہو۔ اس لئے ڈاکٹر سریندر صدر کو از خود کال کرنے کا رسک نہیں لے گا۔ ویسے بھی اس کی بات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ ساری کارروائی پرائم منسٹر کی طرف سے ہو رہی ہے اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ یہی سمجھے گا کہ صدر نے حفاظتی اقدامات کے بارے میں تسلی کی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میرے بارے میں کیا حکم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال ہے تم فوری طور پر نمیرانی پہنچو۔ یہاں سے ہیلی کاپٹر سروس وہاں جاتی ہے۔ یہاں شاگل موجود ہے اور ہو سکتا ہے اس نے یہاں کی پولیس سے مدد لے لی ہو۔ اس لئے اگر پورے گروپ کے لئے ہیلی کاپٹر بک کرایا گیا تو اسے اطلاع مل جائے گی جب کہ اکیلے اس پر وہ توجہ نہیں کریں گے ہم علیحدہ علیحدہ ہو کر عام فلائٹس میں وہاں پہنچیں گے۔ تم ہم سے پہلے وہاں پہنچ کر مادام ریکھا اور اس کے آدمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ اتنی ٹپ میرے پاس موجود ہے کہ مادام ریکھا نمیرانی میں ٹمپل روڈ پر ایک سرخ رنگ کی عمارت میں موجود ہے اس نے اس عمارت کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جب آپ اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہیں تو پھر میں وہاں جا کر کیا معلومات حاصل کروں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے مادام ریکھا سے آفیشنل ملاقات نہیں کرنی تم نے وہاں جا کر ساکڑی لیبارٹری کو جانے والے راستوں پر اس کی پکٹنگ کے بارے میں تمام معلومات حاصل کرنی ہیں تاکہ ہم اس کے آدمیوں کی نظروں میں آئے بغیر لیبارٹری تک پہنچ سکیں اور یہی تمہارا کریڈٹ ہو گا اور اسی کریڈٹ کی بنا پر چیف تمہیں لیڈر بنائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میرا خیال ہے کہ آپ اب اپنے اس فیصلے پر پچھتا رہے ہیں کہ آپ کی موجودگی میں مجھے سربراہی مل جائے اس لئے آپ مجھے مسلسل ٹال رہے ہیں۔ مجھے سربراہی کی قطعاً ضرورت نہ ہے۔ میں آپ کے ساتھ بطور ٹیم ممبر ہی شامل ہو سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں ٹال نہیں رہا بلکہ تمہاری سربراہی کا کوئی ایسا جواز پیدا کرنا چاہتا ہوں کہ جس سے ٹیم کسی حد تک مطمئن رہے۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ تمہارا میری موجودگی میں سربراہ بننا ٹیم کے لئے کس قدر دھماکہ خیز ثابت ہو گا اور یہ لوگ عام سمجھ بوجھ کے لوگ نہیں ہیں۔ یہ اس بات کا انتہائی گہرائی میں تجزیہ کریں گے۔ پھر تمہارا قد و قامت بھی مجھ سے ملتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" قد و قامت کی بات تو چھوڑیں میں پہلے بھی آپ کے ساتھ ٹیم میں مختلف حیثیتوں میں شامل ہو کر کام کرتا رہا ہوں۔ باقی رہا جواز تو میرا خیال ہے اب اس کی ضرورت نہیں رہی آپ یا تو مجھے بطور ممبر شامل

کرلیں یا پھر مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے طور پر اس مشین کی تکمیل کے لئے کام کروں۔آپ اپنے طور پر کریں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ارے تم تو باقاعدہ ناراض ہو گئے ہو۔بہرحال ٹھیک ہے تم ایک گھنٹے بعد آجانا۔اس دوران بے شک نیچے ہال میں بیٹھے رہنا۔میں سلیمان کو تفصیل سمجھا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" نہیں آپ رہنے دیں میں ابھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔سربراہ آپ ہی رہیں گے"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو میں تمہیں کسی فلم کا ہیرو نہیں بنا رہا سمجھے۔یہ انتہائی خطرناک اور حساس مشن ہے اور شاگل کے ہمارے پیچھے لگ جانے کے بعد اور نمبرانی میں مادام ریکھا کی موجودگی کے بعد اب یہ سیدھا سادھا مشن بھی نہیں رہا۔پھر ہمارے پاس وقت بھی نہیں ہے۔جو بات میں سلیمان کو سمجھانا چاہتا تھا وہ میں اب تمہیں براہ راست سمجھا دیتا ہوں۔تم نے ٹیم کو لیڈ کرنا ہے۔تمہارا قدوقامت چونکہ مجھ سے ملتا ہے اس لئے شاگل اور پاور ایجنسی تمہیں ہی عمران سمجھیں گے اس طرح ان کی تمام تر توجہ تمہاری طرف ہی رہے گی جبکہ میں تم لوگوں سے علیحدہ ہو کر کام کروں گا۔تب جا کر اتنے کم وقت میں یہ مشن مکمل ہو سکے گا"...... عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

" اوہ تو آپ کے ذہن میں یہ پلاننگ ہے لیکن میرا خیال ہے کہ آپ شاگل اور مادام ریکھا کو زیادہ آسانی سے ڈیل کر سکتے ہیں جب کہ میں

اپنے طور پر علیحدہ رہ کر زیادہ اچھی طرح کام کر سکتا ہوں"۔بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ مشین حاصل کرنا انتہائی ٹیکنیکل کام ہے۔ہم نے اس کی چیکنگ کر کے اس سے بلاسٹنگ اسٹیشن کو ناکارہ کرنا ہے۔اگر مسئلہ صرف مشینری تباہ کرنے کا ہوتا تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہ تھا"۔عمران نے جواب دیا۔

" سوری عمران صاحب واقعی یہ بات میرے ذہن میں نہ آئی تھی۔آئی ایم سوری آپ جیسے فیصلہ کریں وہی درست ہے"...... بلیک زیرو نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو پھر ایک گھنٹہ بعد آجانا کمرہ نمبر پچیس میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا وہ ہوٹل کی طرف بڑھ گیا بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا اور واپس اسی پارک کی طرف ہی مڑ گیا۔اس نے ایک گھنٹہ ہال میں بیٹھ کر گزارنے کی بجائے اس پارک میں بیٹھ کر گزارنے کا فیصلہ کیا تھا پارک میں پہنچ کر وہ اطمینان سے ایک بنچ پر جا کر بیٹھا ہی تھا اچانک اس کی جیب میں موجود نرائن والے ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

" یہ بھی مصیبت بن گیا ہے"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر باہر نکالا۔سیٹی کی آواز اس میں سے سنائی دے رہی تھی۔وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ گھما کر اسے کچھ فاصلے پر موجود پودوں کے ایک جھنڈ میں

پھینک دیا۔ اب اس کے کانوں میں سیٹی کی آواز سنائی نہ دے رہی تھی اور چونکہ اس کے پاس کوئی کام بھی نہ تھا اور اس نے ایک گھنٹہ بھی گزارنا تھا اس لیئے وہ بنچ کے بازو پر سر رکھ کر لیٹ گیا تاکہ آئندہ پیش آنے والے حالات کے بارے میں سوچ بچار کر سکے۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن چند لمحوں بعد اچانک اس کے چہرے پر ایک دھماکہ سا ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کا ذہن یکلخت اس طرح اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔ جیسے اچانک بجلی کا فیوز اڑ جانے سے ماحول پر گھپ اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پھر جب اس کے ذہن میں روشنی ہوئی اور اس کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ماؤف سا ہو گیا ہو لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر وہ منظر ابھرنے لگا جب ٹرانسمیٹر کو پودوں کے ایک جھنڈ میں پھینکنے کے بعد وہ بنچ پر لیٹ گیا تھا اور اس نے سوچنے کے لیئے آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ اس کے چہرے پر دھماکہ سا ہوا تھا اس منظر کے ابھرتے ہی اس کا ذہن ایک جھٹکے سے پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ دیکھ کر بے اختیار دھماکوں کی زد میں آگیا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے کے درمیان راڈز میں جکڑا ہوا ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جب کہ ایک آدمی ہاتھوں میں ایک خالی سرنج اٹھائے اس کے سامنے کھڑا تھا اس کی نظریں بلیک زیرو پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"تمہیں پوری طرح ہوش آگیا ہے ناں مسٹر"...... اس آدمی نے

تیز لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"...... بلیک زیرو نے بے ساختہ پوچھا۔

"میرا نام راجیش ہے اور میں وولف گروپ کا ممبر ہوں اور تم اس وقت وولف گروپ کے ایک خاص اڈے میں ہو"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وولف گروپ کیا مطلب۔ کس قسم کا وولف گروپ"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔ وہ واقعی کسی وولف گروپ کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔

"وولف گروپ کافرستان سیکرٹ سروس کا گروپ ہے تم نے سیکرٹ سروس کے ایک اہم ممبر کو ہلاک کر کے اس سے اس کا مخصوص ٹرانسمیٹر چھین لیا تھا۔ ہم نے اس ٹرانسمیٹر کی مدد سے تمہارا سراغ لگا لیا اور نرائن کی لاش بھی ہمیں دستیاب ہو گئی ہے۔ چیف شاگل کے حکم پر تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے۔ چیف شاگل گروپ کے باس بھاٹیہ کے ساتھ ابھی یہاں پہنچ رہے ہیں"...... راجیش نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ سامنے دیوار میں موجود دروازے سے باہر جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ کال اسے ٹریس کرنے کے لیئے کی گئی تھی اور اگرچہ اس نے ٹرانسمیٹر پودوں کے ایک جھنڈ میں پھینک دیا تھا لیکن اس کے باوجود اسے ٹریس کر لیا گیا۔ اس نے راڈز کا

جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن کرسی کا نچلا حصہ بند تھا اس لئے وہ کسی طرح بھی اپنی ٹانگ موڑ کر کرسی کے عقبی حصے کی طرف نہ لے جا سکتا تھا۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا کہ شاگل کو وہ کس انداز میں ڈیل کرے کہ اچانک سامنے موجود بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور شاگل اندر داخل ہوا۔ شاگل کے پیچھے ایک نوجوان تھا۔ اس نوجوان کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا شاگل آگے بڑھا اور پھر بلیک زیرو کے سامنے موجود ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ کوڑا بردار نوجوان کرسی کے ساتھ مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ شاگل بڑے غور سے بلیک زیرو کو دیکھ رہا تھا۔

"تو اس کا میک اپ تم صاف نہیں کر سکے کیوں"...... شاگل نے اچانک ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس اس کے چہرے پر میک اپ نہیں ہے۔ ہم نے ہر قسم کی مشینری استعمال کر لی ہے۔ انتہائی ٹھنڈا انتہائی گرم پانی بھی استعمال کر لیا ہے لیکن اس کے چہرہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی"...... ساتھ کھڑے نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ بلکہ بڑی حد تک خوشامدانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا قدوقامت تو عمران سے ملتا ہے لیکن بہرحال یہ عمران نہیں ہے تو پھر یہ کون ہے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ اجازت دیں تو یہ ابھی طوطے کی طرح سب کچھ بتا دے گا"...... اس نوجوان نے ایک بار پھر خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے یہ صرف کوڑے کھا کر بولے گا ویسے نہیں"...... شاگل کے لہجے میں غصے کی جھلک تھی۔

"آپ کے رعب دبدبے سے تو یہ بغیر کسی احتجاج کے بھی بول پڑے گا باس۔ البتہ ہم تو آپ جیسے دبدبے کے مالک نہیں ہیں باس اس لئے ہمیں تو لامحالہ کوڑے استعمال کرنے پڑتے ہیں"...... اس نوجوان نے پہلے سے کہیں زیادہ خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ کوڑے مارنا آخری سٹیج ہوتی ہے سمجھے"...... شاگل نے کہا اور پھر وہ بلیک زیرو سے مخاطب ہو گیا۔

"دیکھو مسٹر تم جو کوئی بھی ہو سچ سچ اپنے متعلق بتا دو۔ ورنہ کوڑے تو یہ بھاٹیہ مارتا رہے گا میں تمہارا خون پی جاؤں گا"...... شاگل نے اس بار بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو اچھی جانتا ہوں اس لئے آپ کے سامنے غلط بیانی نہیں کروں گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"مجھے جانتے ہو کیسے"...... شاگل نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا تعلق علی عمران سے ہے۔ اس لئے میں آپ کو جانتا ہوں۔ ایک مشن کے دوران عمران کے ساتھ میں آپ سے ٹکرا چکا ہوں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونہہ تو تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سے ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس میں آج تک جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے کسی کا قدوقامت بھی عمران جیسا نہیں ہے جب کہ تمہارا قدوقامت بالکل علی

عمران سے ملتا ہے"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فراز ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے بلکہ براہ راست علی عمران سے ہے میں ان کا ذاتی ملازم ہوں۔ عمران صاحب مجھے اپنے متبادل کے طور پر خاص خاص موقعوں پر استعمال کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"متبادل کے طور پر کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... شاگل کے چہرے پر حقیقتاً شدید حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"جب انہیں ضرورت ہوتی ہے وہ میرے چہرے پر اپنا میک اپ کر دیتے ہیں اور پھر میں عمران بن جاتا ہوں اور وہ غائب ہو جاتے ہیں پھر جب ان کی واپسی ہوتی ہے تو میرے چہرے سے میک اپ ختم کر دیا جاتا ہے اور میں اپنی اصل حالت میں آکر علیحدہ ہو جاتا ہوں" بلیک زیرو نے بڑے سادہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ تم انتہائی سنجیدہ آدمی ہو جب کہ وہ تو انتہائی مسخرہ ہے۔ اس کے ساتھی کیسے تمہیں عمران سمجھ لیتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"عمران صاحب نے مجھے ان سب باتوں کی خصوصی ٹریننگ دی ہوئی ہے۔ میں حالات کے مطابق اس سے بھی زیادہ مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کر سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس نرائن کا ٹرانسمیٹر کیسے آگیا تھا اور تم نے نرائن کو

کیسے ہلاک کیا اور عمران وغیرہ ہوٹل سے غائب ہو کر کہاں گئے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یہ کام میرا نہیں ہے اور نہ ہی میں نے کبھی کسی نرائن کو دیکھا ہے۔ عمران صاحب نے مجھے ٹرانسمیٹر پر سراج کالونی کے اس پارک میں بلایا جب میں وہاں پہنچا تو انہوں نے وہ ٹرانسمیٹر مجھے دیا اور کہا کہ جب اس میں کال آئے تو میں اٹنڈ نہ کروں بلکہ اس ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دوں اور پھر ایک گھنٹہ اس پارک میں گزار کر یہاں سے چلا جاؤں۔ میں نے ویسے ہی کیا۔ ٹرانسمیٹر سے کال آئی تو میں نے اسے اٹنڈ کرنے کے بجائے ایک طرف پودوں میں پھینک دیا اور پھر چونکہ بغیر کسی کام کے میں نے ایک گھنٹہ گزارنا تھا اس لئے میں بنچ پر لیٹ گیا۔ اس کے بعد مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری جیب میں ٹرانسمیٹر ہے تم عمران سے رابطہ اسی سے کرتے ہو"...... شاگل نے کہا۔

"جی ہاں وہ اسی ٹرانسمیٹر پر مجھے ہدایات دیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اب عمران کہاں ہو گا"...... شاگل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ لوگاری پہنچ گئے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"لوگاری کیا مطلب۔ اس نے تو ساکڑی جانا تھا"...... شاگل نے

ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ حد درجہ تیز آدمی ہیں ۔انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ پہلے انہیں اطلاع ملی کہ آپریٹنگ مشین لوگاری لیبارٹری سے ساکڑی لیبارٹری پہنچ چکی ہے لیکن پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو خاص طور پر ہدایات دیں کہ وہ پبلک مقامات پر ایسی باتیں کریں جس سے یہ معلوم ہو کہ انہوں نے ساکڑی جانا ہے ۔ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے آپ کے کسی مخبر کو پہچان لیا ہے اور وہ اس مخبر کے ذریعے آپ تک یہ اطلاع پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ آپ کے ذریعے یہ بات صدر کافرستان تک پہنچ جائے اور کافرستان کے صدر ایک بار پھر ساکڑی سے وہ مشین لوگاری شفٹ کرا دیں ۔اس طرح آپ بھی اور مادام ریکھا بھی ساکڑی کی حفاظت کرتے رہ جائیں گے اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت اطمینان سے لوگاری پہنچ کر وہ مشین تباہ کر دیں گے اور اس پارک میں ان سے جو گفتگو ہوئی اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ان کا پلان کامیاب ہو چکا ہے اور انہوں نے کسی خاص ذریعے سے اس بات کو کنفرم بھی کر لیا ہے اس لئے میرا اندازہ ہے کہ انہوں نے مجھے چارے کے طور پر استعمال کر کے آپ کو الجھایا ہے اور خود وہ اپنے ساتھیوں سمیت لوگاری پہنچ بھی چکے ہوں گے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم یہ ساری باتیں اس طرح مجھے کیوں بتا رہے ہو "...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ یہ بھی عمران صاحب کی ہدایت ہے ۔انہوں نے کہا

ہے کہ آپ انتہائی اعلیٰ ظرف انسان ہیں اور آپ عام ایجنٹوں کی طرح بے جا تشدد کے بھی حامی نہیں ہیں اس لئے اگر کبھی میں پھنس جاؤں تو جو کچھ سچ ہے سب کچھ بتا دوں ۔آپ یقیناً مجھے عام ایجنٹوں کی طرح ہلاک نہیں کریں گے اور میں نے خود بھی دیکھ لیا ہے کہ آپ نے ان صاحب سے یہی بات کی ہے کہ تشدد آخری حربہ ہوتا ہے اس لئے میں جو کچھ جانتا تھا سب کچھ میں نے بتا دیا ہے "...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم اپنے ٹرانسمیٹر کے ذریعے عمران سے یہ بات کنفرم کرا سکتے ہو کہ وہ اس وقت کہاں ہے "...... شاگل نے کہا۔

" میں انہیں کال تو کر سکتا ہوں لیکن آپ انہیں بہرحال مجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ بتانا چاہیں وہ خود بتا دیتے ہیں جو نہ بتانا چاہیں وہ کسی قیمت پر نہیں بتاتے اس لئے میں وعدہ تو نہیں کر سکتا البتہ آپ کے کہنے پر بات کر سکتا ہوں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹھیک ہے بات کرو "...... شاگل نے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو گیا۔

" بھاٹیہ جا کر وہ ٹرانسمیٹر لے آؤ جو اس کی جیب سے برآمد ہوا ہے "...... شاگل نے اس نوجوان سے کہا۔

" یس باس "...... بھاٹیہ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" سنو اگر تم عمران سے یہ بات کنفرم کرا دو کہ وہ واقعی لوگاری گیا ہے یا ادھر جا رہا ہے تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا اور زندہ

"چھوڑ دوں گا"...... شاگل نے کہا۔

"شاگل صاحب میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں کوشش ضرور کروں گا آگے بتانا نہ بتانا تو عمران صاحب کی مرضی ہے اور میں نے سب کچھ آپ کو سچ سچ بتا دیا ہے اس کے بعد آپ جو سلوک بھی چاہیں مجھ سے کریں مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں تو بہرحال اس وقت مجبور ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔ اسی لمحے بھاٹیہ اندر داخل ہوا اس کے ہاتھوں میں زیرو سکس ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"فریکونسی بتاؤ"...... شاگل نے کہا تو بلیک زیرو نے عمران کی مخصوص فریکونسی بتا دی تو بھاٹیہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"مشین آن کر آئے ہو"...... شاگل نے بھاٹیہ سے پوچھا۔

"یس باس"...... بھاٹیہ نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا وہ سمجھ گیا تھا کہ شاگل مشین کے ذریعے ٹرانسمیٹر کال کی مدد سے اس جگہ کا سراغ لگانا چاہتا ہے جہاں عمران کال کیچ کرے گا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ انہوں نے کس طرح اس پارک کا پتہ چلایا تھا جہاں بلیک زیرو موجود تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ شاگل اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے گا کیونکہ زیرو سکس ٹرانسمیٹر کی خصوصی ساخت کی وجہ سے اس کی چیکنگ ہو ہی نہ سکتی تھی۔

"ٹرانسمیٹر اس کے منہ سے لگا دو اور بٹن ساتھ ساتھ آن آف کرتے رہو"...... شاگل نے کہا تو بھاٹیہ ٹرانسمیٹر اٹھائے بلیک زیرو کی طرف

بڑھ گیا۔

"میرا ایک ہاتھ کھول دو ورنہ اگر ان صاحب نے بٹن آن آف کرنے میں ذرا سی دیر لگا دی تو فوراً عمران صاحب اصل بات سمجھ جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں اگر اس نے سستی کی تو میں اسے خود گولی مار دوں گا"۔ شاگل نے کہا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو فراز کالنگ اوور"...... بھاٹیہ کے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی بلیک زیرو نے کال دینا شروع کر دی۔ وہ بار بار کال دے رہا تھا۔ اور بھاٹیہ واقعی انتہائی چستی سے بٹن آن آف کر رہا تھا۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد عمران کی مخصوص آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"عمران صاحب آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھ سے رابطہ کریں گے لیکن آپ نے رابطہ ہی نہیں کیا اس لئے مجبوراً مجھے خود رابطہ کرنا پڑا ہے میرے لئے کیا حکم ہے اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو اوور"...... دوسری طرف سے عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"رام پوری ہوٹل سے کال کر رہا ہوں۔ میں اب وہیں ٹھہرا ہوا ہوں اوور"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تم ابھی وہیں رہو۔ میں لوگاری پہنچ کر تم سے خود رابطہ کروں گا

اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں پڑا بور ہونے کی بجائے آپ کے پیچھے لوگاری نہ آجاؤں اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم سے جیسے کہا جارہا ہے ویسا ہی کرو۔ تمہاری وہاں موجودگی کی وجہ سے شاگل وہیں الجھا رہے گا۔ وہ تمہارے قدوقامت کی وجہ سے یہی سمجھتا رہے گا کہ میں میک اپ میں ہوں اور چونکہ میرے ساتھی سامنے نہ ہوں گے اس لئے وہ یہی سمجھتا رہے گا کہ میں ابھی یہیں ہوں جب کہ میں اس دوران خاموشی سے مشن مکمل کر لینا چاہتا ہوں اوور"۔ عمران نے تفصیل سے کہا۔

"یس سر اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... عمران کی طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بھاٹیہ نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جا کر چیک کرو کہ کال کہاں رسیو کی جارہی تھی"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور بھاٹیہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا

"اوہ تو آپ ابھی تک کنفرم نہیں ہوئے۔ حالانکہ عمران صاحب نے خود بتا دیا ہے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اگر اس کے ساتھی ہو اور اس کے متبادل کے طور پر کام کرتے ہو تو تم بھی اسی کی طرح شاطر ہو سکتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم نے جو کچھ بات چیت کی ہو وہ کوئی خاص کوڈ ہو جس کی وجہ سے اس نے یہ الفاظ کہے ہوں"...... شاگل نے کہا تو بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا

بہر حال وہ دل ہی دل میں شاگل کی عقلمندی کا قائل ہو گیا تھا کیونکہ واقعی اس نے خصوصی کوڈ میں بات کی تھی اسی وجہ سے عمران نے لوگاری کا نام لیا تھا اور باقی باتیں کی تھیں۔

"باس کال چیک نہیں ہو سکی مشین خاموش ہے"...... تھوڑی دیر بعد بھاٹیہ نے واپس آکر جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا کہہ رہے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو انتہائی جدید ترین مشین ہے"...... شاگل نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ خود چیک کر لیں"...... بھاٹیہ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو شاگل تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف مڑ گیا۔ بھاٹیہ بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ دونوں واپس آئے تو شاگل کے چہرے پر برہمی کے آثار نمایاں تھے۔

"کال کیوں چیک نہیں ہوئی"...... شاگل نے اسی طرح بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا جیسے کال چیک نہ ہونے میں سارا قصور بلیک زیرو کا ہو۔

"عمران صاحب ہر طرف سے خیال رکھتے ہیں ہو سکتا ہے انہوں نے اپنے پاس کوئی مخصوص آلہ رکھا ہوا ہو جس کی وجہ سے ٹرانسمیٹر کال چیک نہ ہو سکتی ہو۔ میں کیا بتا سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"بھاٹیہ"...... شاگل یکلخت بھاٹیہ کی طرف مڑا۔

"یس باس"...... بھاٹیہ نے چونک کر کہا۔

" اس کی کھال اتار دو۔ اب تک اس نے جو کچھ بتایا ہے سب جھوٹ ہے۔ یہ سب مل کر مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب یہ سچ بولے گا۔ مارو اسے کوڑے اتار دو اس کی کھال"...... شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" یس باس"...... بھاٹیہ نے جواب دیا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کہاں جا رہے ہو"...... شاگل نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس وہ کوڑا تو وہاں مشین کے پاس رہ گیا ہے"...... بھاٹیہ نے انتہائی سہمے سے لہجے میں کہا۔

" اوہ یو نانسنس۔ احمق آدمی وہاں کیا وہ انڈے دے رہا ہے جلدی سے اٹھا لاؤ"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس باس"...... بھاٹیہ نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" اب بھی وقت ہے سب کچھ سچ بتا دو"...... شاگل نے بلیک زیرو کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

جو سچ تھا شاگل صاحب وہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ باقی آپ بااختیار ہیں جو چاہیں سلوک کر لیں میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔ اسی لمحے بھاٹیہ ہاتھ میں کوڑا پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر وہ کوڑا چٹخاتا ہوا تیزی سے بلیک زیرو کی طرف بڑھنے لگا

بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

" رک جاؤ"...... یکلخت شاگل نے ہاتھ اٹھا کر بھاٹیہ سے کہا تو بھاٹیہ کا گھومتا ہوا ہاتھ تیزی سے ساکت ہو گیا۔

" اسے ابھی اسی حالت میں رہنے دو پھر اس سے بات ہو گی۔ فی الحال میں چیک کر لوں کہ کیا واقعی عمران لوگاری گیا ہے یا نہیں"...... شاگل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے پیچھے بھاٹیہ بھی چلا گیا اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا۔ اس نے اپنے طور پر تو شاگل کو چکر دے دیا تھا۔ اور عمران بھی اس کی بات سمجھ گیا تھا لیکن یہاں سے فرار بھی ضروری تھا لیکن کرسی کی ساخت ایسی تھی کہ وہ واقعی اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور راجیش اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

" مبارک ہو مسٹر۔ چیف نے فی الحال تمہیں معاف کر دیا ہے"۔ راجیش نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے سوئی بلیک زیرو کے بازو میں اتار دی۔ اور پھر ایک دو جھٹکے سے اس نے سرنج میں موجود محلول اس کے جسم پر انجیکٹ کر کے سوئی واپس کھینچ لی۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں جہنم کی آگ کا الاؤ سا جل اٹھا ہو پھر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے اور یکلخت تاریکی سی چھا گئی۔ پھر جس طرح اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے

اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ایک بار تو اس کے ذہن میں آیا کہ شاید وہ سو گیا تھا جو کچھ اس نے دیکھا ہے وہ خواب تھا کیونکہ وہ اسی بنچ پر لیٹا ہوا تھا جہاں سے اسے اغوا کیا گیا تھا۔لیکن روشنی پہلے سے کم ہو گئی تھی اس کا مطلب تھا کہ اس نے خواب نہیں دیکھا۔اس نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور پھر ایک طویل سانس لیا۔اس کی جیب میں زیرو سکس ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا اور اس کا اپنا سامان بھی۔اس نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی دیکھی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔گھڑی کے مطابق تین گھنٹے گزر چکے تھے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ شاگل نے اسے کس لئے یہاں پہنچایا ہے۔اس نے یقیناً اس کی نگرانی کی بندوبست کیا ہو گا اور ٹرانسمیٹر اس لئے جیب میں واپس ڈال دیا گیا تھا کہ بلیک زیرو لازماً آزاد ہوتے ہی عمران کو کال کرے گا۔اور یقیناً اس کال کو چیک کرنے کے لئے اس نے کوئی نہ کوئی خصوصی انتظام کیا ہو گا بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر نکالا اور بنچ پر اطمینان سے بیٹھ کر اس نے عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو فراز کالنگ اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب مجھے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے پارک سے اغوا کر لیا تھا اور پھر مجھے راڈز والی کرسی میں جکڑ کر اس نے

مجھ سے پوچھ گچھ کی تو میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اسے سب کچھ سچ سچ بتا دیا پھر اس نے کنفرم کرنے کے لئے میری آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات کرائی۔پھر اس نے مجھے بے ہوش کر کے واپس پارک میں پہنچا دیا ابھی مجھے ہوش آیا ہے تو میں آپ کو کال کر رہا ہوں اب میرے لئے کیا حکم ہے اوور"۔ بلیک زیرو نے جان بوجھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیم کے ساتھ لوگاری پہنچنے والا ہوں جب تک شاگل یہاں تک پہنچے گا مجھے امید ہے کہ میں اپنا کام مکمل کر لوں گا تم اب چونکہ شاگل کی نظروں میں آ گئے ہو اس لئے تم چاہو تو واپس جا سکتے ہو اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور بنچ سے اٹھ کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا پارک کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔عمران نے کوڈ میں اسے پیغام دے دیا تھا کہ وہ پہلے سے طے شدہ جگہ پر پہنچ جائے اور اس کا طریقہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ پہلے کافرستان کے دارالحکومت جائے اور پھر وہاں سے نمیرانی پہنچے اس لئے بلیک زیرو نے اس پروگرام پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اسے یقین تھا کہ اب شاگل لامحالہ صدر سے بات کرے گا اور صدر کو جب معلوم ہو گا کہ عمران لوگاری جا رہا ہے تو ان کے ذہن میں بھی اگر یہ بات ہو گی کہ وہ آپریشنل مشین کو ساکڑی سے واپس لوگاری شفٹ کرا دیں تو وہ ایسا کرنے سے باز رہیں گے اس طرح عمران کا یہ خدشہ حتمی طور پر ختم ہو جائے گا کہ ان کے ساکڑی پہنچنے سے پہلے کہیں مشین وہاں سے شفٹ نہ کر دی جائے۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر آرام کرسی پر نیم دراز مادام ریکھا نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک باتصویر رسالہ تھا اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔

"یس کم ان"...... مادام ریکھا نے رسالہ بند کر کے ایک طرف تپائی پر رکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام ریکھا کو سلام کیا

"کیا بات ہے"...... مادام ریکھا نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"جان پور سے ہمارے مخبر نے ایک اہم اطلاع دی ہے مادام آپ کا حکم تھا کہ اہم رپورٹیں فون پر نہ دی جائیں اس لئے میں خود حاضر ہوا ہوں"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو کیا رپورٹ ہے"...... مادام ریکھا نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا تو نوجوان اس کے سامنے کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کو سیکرٹ سروس کے ایک مخبر نے جان پور میں چیک کر لیا۔ اس نے شاگل کو اطلاع دی تو شاگل اپنے نئے وولف گروپ سمیت سیکرٹ سروس کے تین ہیلی کاپٹروں میں سوار جان پور پہنچ گیا۔ اس مخبر کا نام نرائن ہے۔ اس کی مخبری کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی ٹاپ سن ہوٹل میں رہ رہے تھے۔ سیکرٹ سروس کا چیف شاگل وولف گروپ سمیت ہوٹل کے سامنے پہنچ گیا وہ ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑانا چاہتے تھے لیکن نرائن نے اطلاع دی کہ عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل میں موجود نہیں ہیں۔ شاگل اور گروپ انتظار کرتا رہا۔ لیکن پھر نرائن نے کال رسیور نہ کی تو شاگل کو شک پڑا تو اس نے نرائن کی تلاش شروع کر دی۔ اور پھر نرائن کی لاش ہوٹل کے قریب ہی ایک بند گلی میں مل گئی۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر موجود نہ تھا۔ شاگل نے ٹرانسمیٹر چیک کرنے والی مشین کے ذریعے اس کا سراغ لگایا تو ٹرانسمیٹر سراج کالونی کے ایک پارک میں بنچ پر موجود آدمی کے پاس پایا گیا۔ گو اس نے کال آنے پر اسے ایک طرف پودوں میں پھینک دیا تھا لیکن وہاں شاگل کے آدمی پہلے ہی پہنچ چکے تھے انہوں نے چیک کر لیا پھر اس آدمی کو شاگل نے بے ہوش کر کے اغوا کر لیا اور وہاں کے مقامی سیکرٹ سروس کے گروپ کے اڈے پر لے جایا گیا۔ وہاں شاگل نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ اس کا نام فراز ہے اور وہ عمران کے متبادل کے طور پر کام کرتا ہے کیونکہ اس کا قدوقامت عمران سے ملتا ہے پھر اس نے بتایا کہ

صدر مملکت نے ساکڑی سے آپریٹنگ مشین واپس لوگاری شفٹ کر دی ہے چنانچہ وہ اپنے ساتھیں سمیت لوگاری پہنچ رہا ہے۔ جس پر شاگل کے کہنے پر اس فراز نے ٹرانسمیٹر پر عمران سے بات کی تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت واقعی لوگاری پہنچ رہا ہے لیکن شاگل نے اس آدمی پر اعتماد نہ کیا اسے بے ہوش کر کے پارک میں پہنچا دیا گیا اور اس کی سختی سے نگرانی کی جانے لگی۔ ہوش میں آتے ہی اس آدمی نے فوراً ہی عمران سے دوبارہ ٹرانسمیٹر پر بات کی جسے شاگل کے آدمیوں نے باقاعدہ مانیٹر کیا اس طرح یہ بات کنفرم ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی لوگاری پہنچ رہے ہیں جس کے بعد شاگل نے صدر صاحب سے براہ راست فون پر بات کی تو صدر نے شاگل کو بتایا کہ عمران کی اطلاع غلط ہے۔ آپریٹنگ مشین ساکڑی میں ہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ عمران نے اسے چکر دینے کے لئے یہ بات کی ہو اس لئے وہ عمران کے پیچھے لوگاری نہ جائے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے شاگل سے کہا کہ ساکڑی کے گرد پاور ایجنسی کا پہرہ ہے اس لئے وہ پاور ایجنسی کے کام میں مداخلت نہ کرے لیکن شاگل نے صدر صاحب کی منتیں کر کے ان سے یہ بات منوالی ہے کہ پاور ایجنسی لیبارٹری کے گرد پہاڑی علاقے میں چیکنگ کرے گی جب کہ وہ خود اپنے گروپ کے ساتھ براہ راست لیبارٹری کے گرد گھیرا ڈالے گا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی پاور ایجنسی کے گھیرے سے بچ کر وہاں تک پہنچ گئے تو وہ انہیں روکیں گے اور صدر صاحب نے اس کی اجازت دے دی ہے"...... نوجوان

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس قدر تفصیلات کیسے معلوم ہوئیں"...... مادام ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وولف گروپ کے باس بھاٹیہ کا دست راست راجیش ہے وہ ہمارا آدمی ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"یہ اطلاع راجیش نے دی ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"کیا راجیش سے میری براہ راست بات ہو سکتی ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام میں بندوبست کرتا ہوں"...... نوجوان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شاگل کو معلوم نہیں ہونا چاہئے ورنہ یہ راجیش دوسرا سانس نہ لے سکے گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں مادام"...... نوجوان نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہونہہ تو شاگل ایک بار پھر میرے دائرہ کار میں مداخلت کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن اس بار میں خود شاگل کا خاتمہ کر دوں گی۔ جب تک اس کا خاتمہ نہیں ہو گا اس وقت تک یہ شخص پاور ایجنسی کو کھل کر کبھی کام نہ کرنے دے گا"...... مادام ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اسی لمحے دروازہ کھلا اور کاشی اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھوں میں ہاٹ کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک پیالی مادام ریکھا کے سامنے رکھی اور دوسری ہاتھ میں اٹھائے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ کچھ پریشان ہیں مادام"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں ابھی ایک پریشان کن اطلاع ملی ہے"...... مادام ریکھا نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... کاشی نے چونک کر پوچھا تو مادام ریکھا نے نوجوان کی بتائی ہوئی ساری تفصیل دوہرا دی۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ شاگل ایک بار پھر ہمارے کام میں مداخلت کرے گا یہ شخص ایک جگہ محدود نہیں رہ سکتا"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بار شاگل کو خود ہی گولی سے اڑا دوں"...... مادام ریکھا نے کہا تو کاشی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"نہیں مادام اس قدر جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس طرح آپ اپنے آپ کو زبردست رسک میں ڈال دیں گی۔ سیکرٹ سروس کے مخبر ہماری فورس میں بھی موجود ہیں اور نئے وزیراعظم صاحب شاگل کے رشتے دار بھی ہیں اور صدر صاحب تو ویسے ہی اس کے حامی ہیں انہیں بہرحال کسی نہ کسی طرح یہ اطلاع مل جائے گی اور پھر آپ

کا کورٹ مارشل ہو جائے گا"...... کاشی نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کروں۔ یہ شخص تو اب ناقابل برداشت ہو گیا ہے"...... مادام ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کو شکست دینا اس کی موت سے بھی بدتر ثابت ہو گا۔ آپ ذرا سا زور اس بات پر لگا دیں کہ عمران ہمارے ہاتھوں مارا جائے اس طرح پاور ایجنسی کی برتری سب پر ظاہر ہو جائے گی اور شاگل ہاتھ ملتا رہ جائے گا"...... کاشی نے کہا۔

"تم نے واقعی درست مشورہ دیا ہے کاشی اس لئے تو میں تمہاری قدر بھی کرتی ہوں اور تمہیں اپنے ساتھ رکھتی ہوں ورنہ حقیقتاً میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس شاگل کو اغوا کرا کر اپنے ہاتھوں سے اسے گولی سے اڑا دوں تاکہ اس مصیبت سے ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جائے لیکن تم نے درست کہا ہے کہ سیکرٹ سروس کے مخبر بہرحال اطلاع پہنچا دیں گے"...... مادام ریکھا نے کہا اور اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی نوجوان ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"راجیش فون پر موجود ہے اور فون محفوظ ہے آپ کھل کر بات کر سکتی ہیں"...... نوجوان نے فون پیس مادام ریکھا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ریکھا بول رہی ہوں"...... مادام ریکھا نے فون پیس اس کے ہاتھ سے لے کر اس کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس مادام راجیش بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تمہاری دی ہوئی اطلاع مجھے مل چکی ہے لیکن میں خود تمہاری زبان سے یہ تفصیل سننا چاہتی ہوں"...... مادام ریکھا نے کہا تو راجیش نے وہی تفصیل دوہرا دی جو اس سے پہلے نوجوان مادام ریکھا کو بتا چکا تھا۔

"وہ آدمی فراز کہاں ہے"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"اسے عمران نے ٹرانسمیٹر پر حکم دیا تھا کہ وہ واپس چلا جائے چنانچہ وہ دارالحکومت چلا گیا ہے۔ ہم نے اسے آخری لمحے تک چیک کیا ہے"...... راجیش نے جواب دیا۔

"لیکن جب شاگل کنفرم ہو گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی لوگاری گئے ہیں تو پھر شاگل ان کے پیچھے کیوں نہیں گیا وہ ساکڑی کیوں آ رہا ہے"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"وہ تو فوری طور پر جانا چاہتے تھے لیکن صدر صاحب نے انہیں روک دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عمران نے شاگل کے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔ جب مشین ساکڑی میں ہے تو وہ لوگاری کسی طرح بھی نہیں جا سکتا اور انہوں نے شاگل کو حکم دیا ہے کہ لوگاری نہ جائے بلکہ واپس آ جائے لیکن شاگل نے صدر صاحب کی منت کر کے ساکڑی لیبارٹری کی حفاظت کی اجازت حاصل کر لی"...... راجیش نے کہا۔

"تو اب شاگل کہاں ہے"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"وہ وولف گروپ کے باس بھاٹیہ کے ساتھ ساکڑی کے نقشے کو چیک کر رہے ہیں۔ ہم سب وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے ہیلی کاپٹر تیار ہیں جو ہمیں وہاں چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے"۔ راجیش نے جواب دیا۔

"وہاں کس جگہ شاگل ہیڈ کوارٹر قائم کرے گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر ساکڑی لیبارٹری والی پہاڑی سے کچھ فاصلے پر موجود ایک بستی راہولا میں بنایا جائے گا۔ باس بھاٹیہ نے اس بستی کے رہنے والے ایک آدمی اجیت کمار کو بطور گائیڈ ہائر کر لیا ہے"۔ راجیش نے جواب دیا۔

"تم بھی ساتھ جاؤ گے"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"یس مادام"...... راجیش نے جواب دیا۔

"تم نے وہاں خیال رکھنا ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح ہم سے بچ کر وہاں پہنچ جائیں تو تم نے فوری اطلاع دینی ہے تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام دیا جائے گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام"...... راجیش کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... مادام نے کہا اور فون پیس آف کر کے اس نے واپس اسی نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"راجیش کی رپورٹوں سے مجھے باقاعدگی سے باخبر رکھا جائے اور

سنو ماترم کو میرے پاس بھیج دو ابھی"...... مادام ریکھا نے کہا تو
نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

" مادام عمران آخر کس طرح ساکڑی پہنچے گا ہم نے تو ہر راستہ بند کر
رکھا ہے"...... کاشی نے کہا۔

" اب مجھے مزید محتاط ہونا پڑے گا۔ وہ شیطان کسی نہ کسی طرح
وہاں پہنچ سکتا ہے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد
دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مالک نوجوان اندر داخل
ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام کو سلام کیا۔

" بیٹھو ماترم"...... مادام ریکھا نے کہا تو آنے والا ایک طرف رکھی
ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

" سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنے ایک خاص گروپ کے ساتھ
ساکڑی کے گرد پہنچ رہا ہے اسے صدر صاحب نے خصوصی اجازت دی
ہے تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہم سے بچ کر وہاں تک پہنچ جائیں
تو وہ انہیں گھیر سکے اس لئے اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم نے ہر صورت
میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے"...... مادام ریکھا نے
کہا۔

" کیا عمران اور اس کے ساتھی یہاں آ رہے ہیں"...... ماترم نے
چونک کر پوچھا۔

" ہاں اطلاع ملی ہے کہ وہ جان پور پہنچ چکا ہے۔ اس نے شاگل کو
چکر دیا ہے کہ وہ ساکڑی کی بجائے لوگاری جا رہا ہے لیکن بہرحال وہ

یہاں آئے گا اور ہو سکتا ہے کہ یہاں پہنچ بھی چکا ہو"...... مادام ریکھا
نے کہا۔

" مادام آپ نے جو انتظامات اس بار کیے ہیں اس کے مطابق تو وہ
لوگ یہاں پہنچتے ہی دھر لئے جائیں گے۔ نمیرانی آنے والے تمام
راستوں کو چیک کیا جا رہا ہے۔ نمیرانی میں موجود تمام ہوٹلوں کو
مسلسل چیک کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ یہاں ایسے مقامات کی بھی نگرانی
کی جا رہی ہے جہاں وہ پرائیویٹ طور پر رہ سکتے ہوں"...... ماترم نے
جواب دیا۔

" اس کے ساتھ ساتھ تم نے نمیرانی کے ارد گرد موجود بستیوں کو
بھی مسلسل چیک کرنا ہے اور ایسے تمام راستوں کی ہر لحاظ سے فول
پروف نگرانی کرنی ہے جن سے ساکڑی تک کسی بھی ذریعے سے پہنچا جا
سکتا ہو"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" اس کے انتظامات بھی کر لئے گئے ہیں مادام۔ سوائے ہیلی کاپٹرز
کے وہ یہاں سے کسی صورت بھی آگے نہیں جا سکتے"۔ ماترم نے کہا۔

" یہاں کے ائیر فورس کے کمانڈر کو میرا حکم دو کہ ساکڑی کی طرف
جانے والے تمام ہیلی کاپٹرز کو زبردستی ائیر پورٹ پر اتارا جائے اور ان
میں سوار افراد کی چیکنگ کی جائے۔ چاہے ان ہیلی کاپٹر پر صدر صاحب
کیوں نہ سوار ہوں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" پھر تو شاگل کو بھی چیک کرنا ہو گا کیونکہ ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ
بھی ہیلی کاپٹرز پر ساکڑی جا رہا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں چاہے شاگل ہی کیوں نہ ہو۔ ہر آدمی کی چیکنگ ضروری ہے ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی شاگل کے میک اپ میں وہاں پہنچ جائیں"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"....... ماترم نے جواب دیا تو مادام ریکھا نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔ اس نے اٹھ کر سلام کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اب لطف آئے گا جب شاگل کی چیکنگ ہو گی"....... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاشی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ چیکنگ آپ اپنے سامنے کرائیں پھر زیادہ لطف آئے گا"۔ کاشی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا"....... مادام ریکھا نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مادام"....... دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

"ماترم کو میں نے ابھی ہدایات دے کر بھیجا ہے۔ اسے کہہ دو کہ شاگل اور اس کے ساتھیوں کے ہیلی کاپٹرز کو جب ایئر پورٹ پر اتارا جائے تو مجھے فوراً اطلاع دی جائے میں خود اپنے سامنے اس کی چیکنگ کراؤں گی"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

دو لینڈ کروزر جیپیں تیز رفتاری سے پہاڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر خاور اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے جب کہ پچھلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اور سائیڈ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی جب کہ عقبی سیٹ پر صفدر اور نعمانی موجود تھے۔ وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار کو سڑک سے ایک ڈھلوانی کچی سی سڑک پر اتار دیا۔ پچھلی جیپ بھی اس کے پیچھے ہی مڑ گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ گہرائی میں موجود ایک لکڑی کے بڑے سے کاٹیج کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

"یہ کونسی جگہ ہے"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"وہاں نمبرانی میں انتہائی سخت چیکنگ ہے اس لئے ہم اس انداز

میں وہاں نہیں جا سکتے“...... عمران نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پچھلی جیپ میں موجود ساتھی بھی جیپ سے نیچے اترے۔ عمران آگے بڑھا اور کاٹیج کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کاٹیج خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کے بڑے کمرے میں لکڑی کی بنی ہوئی کافی ساری کرسیاں موجود تھیں۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی اندر آ گئے۔

”تنویر تم اور نعمانی دونوں جیپوں کو یہاں سے کچھ دور اوٹ وغیرہ میں چھپا دو“...... عمران نے تنویر اور نعمانی سے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے۔

”کاٹیج تو خالی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں یہ سرکاری کاٹیج ہے۔ ان پہاڑوں میں سروے کا کام ہوتا رہتا ہے اس لئے سروے ٹیم کی سہولت کے لئے یہ کاٹیج بنایا گیا ہے“۔ عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی وہاں بیٹھ گئے۔ ان کے پاس سیاہ رنگ کے دو بڑے بڑے تھیلے موجود تھے۔ جو صفدر اور خاور نے اٹھائے ہوئے تھے۔ دونوں تھیلے بھی ایک طرف رکھ دیئے گئے۔ چند لمحوں بعد تنویر اور نعمانی بھی واپس آ گئے۔

”ہمیں یہاں کب تک رہنا پڑے گا“...... جولیا نے کہا۔

”جب تک ٹیم کا نیا لیڈر نہ پہنچ جائے“...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”ٹیم کا نیا لیڈر کیا مطلب“...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

”تم نے چیف سے میری شکایت کی تھی کہ میں ٹیم کا لیڈر نہیں بننا چاہتا یاد ہے ناں تمہیں“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں تم نے خود ہی یہ بات کی تھی اس لئے مجھے چیف سے بات کرنی پڑی“...... جولیا نے کہا۔

”تمہارے چیف صاحب انتہائی کینہ پرور آدمی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ بات دل میں رکھ لی اور اب موقع ملتے ہی انہوں نے نیا لیڈر وارد کر دیا ہے۔ اب نیا لیڈر آئے گا اور سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے گا“۔ عمران نے جواب دیا۔

”وہ کون ہے“...... اس بار صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ان صاحب کا نام فراز ہے۔ باقی میری ابھی تک ان سے براہ راست تو ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی ہے“۔ عمران نے جواب دیا تو وہ سب چونک پڑے۔

”فراز۔ وہی جو شاگل کے ہاتھ لگ گیا تھا اور جس نے آپ کو دوبار کال کیا تھا“...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں وہی فراز صاحب ویسے انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ واقعی انتہائی ذہین آدمی ہے اس نے شاگل کو چکر دے کر یہ بات کنفرم کرا دی ہے کہ ہم ساکری کے بجائے لوگاری جا رہے ہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن وہ تو آپ سے اس طرح بات کر رہا تھا جیسے آپ کا ماتحت

ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں تب تک واقعی ماتحت تھا مجھے چیف نے کال کر کے کہہ دیا تھا کہ کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک خصوصی ایجنٹ فراز میرے ساتھ اس مشن پر کام کرے گا کیونکہ وہ ان سارے علاقوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے۔ ظاہر ہے مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تھا لیکن جب میں جیپوں کا بندوبست کر کے واپس کمرے میں آیا تو چیف کی کال آ گئی اس نے مجھے کہا کہ ہم اس کاٹیج میں پہنچ کر رک جائیں گے فراز یہاں مجھ سے آ کر ملے گا۔ اور اس کے بعد آگے ہمارا مشن فراز لیڈ کرے گا۔ میرے احتجاج پر انہوں نے دو ٹوک الفاظ میں جواب دیا کہ ان کا حکم ہے اور بس۔ اس کے ساتھ ہی کال آف کر دی گئی۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا ہوں اور اب فراز جانے اور تم نشیب جانو۔ میں تو یہیں سے ہی واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اجنبی آدمی سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے۔ اگر چیف کو تم پر کوئی اعتراض ہو تو میں ٹیم کو لیڈ کر سکتی ہوں۔ زیادہ سے زیادہ فراز ہمارے گائیڈ کے طور پر ہمارے ساتھ رہ سکتا ہے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف صاحب میری تو بات ہی سننے کے روادار نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بات کرتی ہوں چیف سے"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر ایک طرف رکھے ہوئے تھیلوں کی طرف بڑھ گئی۔

باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے ویسے ان سب کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ سوچ کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ اس نئی سچوئشن پر ساتھ ساتھ غور بھی کر رہے ہوں۔ جولیا نے تھیلے میں سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا جس کی کال کیچ نہ ہو سکتی تھی اور جس کی کال کے الفاظ بھی سمجھ نہ آ سکتے تھے۔ ٹرانسمیٹر اٹھائے وہ واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے اس پر ایکسٹو کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو جولیا کالنگ اوور"...... جولیا نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سر عمران ہمیں نمیرانی کے راستے پر پہاڑیوں کے اندر بنے ہوئے ایک کاٹیج میں لے آیا ہے اور یہاں آ کر اس نے بتایا کہ اب کوئی فراز سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے گا اوور"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران نے درست بتایا ہے"...... ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔

"لیکن سر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی اجنبی سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے اوور"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"فراز تمہارے لئے اجنبی ہے لیکن میرے لئے نہیں۔ وہ سیکرٹ سروس کا انتہائی ذہین اور باصلاحیت فارن ایجنٹ ہے اور اس خصوصی اور اہم مشن میں اس کی سربراہی سے مشن زیادہ کامیابی سے مکمل ہو

سکتا ہے اوور"...... ایکسٹو نے جواب دیا۔

"لیکن سر وہ گائیڈ کے طور پر بھی ہمارے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ اگر آپ عمران کو کسی وجہ سے اس مشن میں لیڈر نہیں بنانا چاہتے تو ہم میں سے کوئی ممبر بھی لیڈر بن سکتا ہے اوور"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو یہ بات میں نہیں سمجھ سکتا اوور"...... ایکسٹو کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"سس۔ سر میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ سر آج تک تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی اجنبی اس طرح سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے اوور"۔ جولیا نے ایکسٹو کے لہجے سے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا میں نے یہ سب وضاحتیں بھی اسی لئے کی ہیں کہ آج سے پہلے ایسا نہیں ہوا۔ ورنہ میں وضاحتوں کا قائل نہیں ہوں۔ آرڈر از آرڈر۔ میرے سامنے ملک و قوم کا مفاد ہوتا ہے اور ملک و قوم کے سامنے میں اپنی ذات کو کوئی حیثیت نہیں دیتا تو تمہاری جذباتیت کو میں کیسے اہمیت دے سکتا ہوں۔ میری نظر میں ملک و قوم کے مفاد میں اگر پوری سیکرٹ سروس کو گولی سے اڑانا پڑے تو میں ایک لمحہ ہچکچائے بغیر ایسا کر سکتا ہوں۔ آئندہ اگر تم نے یا کسی ممبر نے میرے کسی فیصلے پر اعتراض کرنے کی جرأت کی تو اس کا ہولناک نتیجہ بھی اسے بھگتنا پڑے گا۔ اور سنو جب فراز تمہارے پاس پہنچے تو اس سے کہنا کہ وہ مجھ سے بات کرے اوور اینڈ آل"...... ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیوں ہو گیا۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا"...... جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واقعی یہ بالکل نئی بات ہے لیکن میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کی رضامندی اس میں شامل ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میری رضامندی کی تمہارے چیف کو ضرورت ہی کیا ہے۔ میں تو کرائے کا سپاہی ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر چیف کسی کو لیڈر بنانا چاہتا تو شروع سے ہی بنا دیتا یہ مشن کے درمیان لیڈر تبدیل کرنا یہ واقعی انتہائی انوکھی اور غیر معمولی بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مشن میں کوئی ایسا غیر معمولی موڑ آگیا ہے جس کے لئے یہ انوکھا اقدام کیا جا رہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسا موڑ۔ اب تک ہوا کیا ہے ہم پاکیشیا سے جان پور پہنچے ہیں اور جان پور سے یہاں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل سے ہمارا اچانک نکلنا پھر سراج کالونی کے ہوٹل میں رہنا۔ اس کے بعد فراز کی طرف سے اچانک ٹرانسمیٹر کال جس میں عمران صاحب نے لوگاری جانے کی بات کی اور اس کے ساتھ ہی وہ ہوٹل چھوڑ کر فوراً پرائیویٹ رہائش گاہ پر شفٹنگ۔ پھر فراز کی کال اور عمران صاحب کا اسے واپس جانے کا کہنا۔ اس کے بعد عمران صاحب کی طویل غیر حاضری پھر ہمارا جان پور سے سوہارو پہنچنا اور پھر وہاں سے

جیسوں پر یہاں آمد۔ یہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ درمیان میں کچھ نہ کچھ ایسا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ اقدام کیا جا رہا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے اپنی عادت کے مطابق گہرائی میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" فراز صاحب کی کالوں میں تو کوئی ایسی بات نہیں تھی"۔ صالحہ نے کہا۔

" وہ الفاظ یقیناً کوڈ میں تھے۔ میں خود اس پر غور کرتا رہا ہوں لیکن ابھی تک میری سمجھ میں یہ کوڈ نہیں آیا۔ شاید یہ کوئی ایسا کوڈ تھا جو ان فراز اور عمران صاحب کے درمیان پہلے سے طے شدہ تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم نے کیسے یہ اندازہ لگایا کہ یہ گفتگو کوڈ تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ واقعی ایک خصوصی کوڈ تھا جو عمران کی اپنی ایجاد تھی اور عمران نے اس کوڈ کا بلیک زیرو کو بھی ماہر بنا دیا تھا تاکہ کسی بھی نازک یا حساس لمحے میں اگر عمران کو بلیک زیرو کو کوئی پیغام دینا پڑے تو وہ اس کوڈ میں گفتگو کر سکیں۔ اسی طرح بلیک زیرو کو ضرورت پڑے تو یہ بھی عمران کے ساتھ خصوصی کوڈ میں بات کر سکتا تھا تاکہ ممبران اصل بات کا اندازہ نہ لگا سکیں اور اس بار وہی کوڈ کام آ گیا تھا۔

" عمران صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ فراز صاحب کی کال کو آپ نے ایسے ڈیل کیا جیسے آپ کی فراز صاحب سے اس معاملے میں پہلے سے طویل ملاقاتیں ہو چکی ہوں۔ اگر اچانک فراز کی کال آ جاتی تو آپ کا

رد عمل وہ نہ ہوتا جو تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے اچانک لوگاری کا نام لے دیا۔ حالانکہ گفتگو میں لوگاری جانے کا کوئی ہلکا سا آئیڈیا بھی نہ تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ نے فراز صاحب کو کہا کہ اس کی وہاں موجودگی سے شاگل وہیں پھرتا رہے گا اور یہ سمجھے گا کہ آپ بھی وہیں موجود ہیں۔ ان باتوں کا مطلب ہے کہ فراز کو شاگل آپ کے ساتھی کے طور پر جانتا ہے۔ اس نے فراز کو ٹریس کر لیا تھا اور فراز کی وجہ سے وہ یہی سمجھ سکتا تھا کہ آپ بھی یہیں موجود ہیں۔ اس کے بعد دوسری کال آئی تو فراز صاحب نے بتایا کہ اسے شاگل نے اغوا کر لیا تھا اور اس سے پہلے والی ٹرانسمیٹر کال کرانا اور پھر فراز صاحب کا یہ فقرہ کہ آپ کی ہدایت کے مطابق فراز صاحب نے شاگل کو سب کچھ سچ بتا دیا۔ اور پھر شاگل جیسے جذباتی آدمی نے فراز صاحب کو ختم کرنے کی بجائے اسے بے ہوش کر کے واپس وہیں پہنچا دیا جہاں سے اغوا کیا گیا تھا اور فراز صاحب کسی پارک کا حوالہ دے رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ انہیں واپس پارک پہنچا دیا گیا ہے۔ مطلب ہے کہ انہیں پارک سے ہی اغوا کیا گیا اور پھر فراز صاحب نے پوچھا کہ اب ان کے لئے کیا حکم ہے۔ آپ نے ایک بار پھر وہی پہلے والی بات دوہرا دی کہ آپ لوگاری پہنچنے والے ہیں اور چونکہ فراز صاحب شاگل کی نظروں میں آ گئے ہیں اس لئے وہ واپس چلے جائیں۔ ان ساری باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ اور فراز صاحب کی گفتگو مکمل طور پر کوڈ میں تھی۔ اور لامحالہ فراز صاحب یہ کوڈ اچھی طرح سمجھتے ہیں جب

که ہم میں سے کوئی بھی اس کوڈ کو نہیں سمجھتا حالانکہ آپ ہمارے ساتھ رہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے واقعی انتہائی گہرا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم خطرناک حد تک ذہانت سے پر تجزیہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو کیپٹن شکیل ۔اب میں تمہیں اصل بات بتا دیتا ہوں کیونکہ اب مزید کچھ چھپانا بیکار ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لوگاری سے آپریشنل مشین کی ساکڑی شفٹنگ اور پھر یہ خدشہ کہ کہیں یہ مشین دوبارہ لوگاری نہ شفٹ کر دی جائے کی تفصیلی وضاحت کر لوں۔

"لیکن"...... کیپٹن شکیل نے کچھ کہنا چاہا۔

"پہلے میری بات مکمل ہونے دو۔ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے کافرستان کے پرائم منسٹر غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں اور ہم نے ان کے اس دورے کے دوران ہر صورت میں یہ مشین بھی حاصل کرنی ہے ۔اس کا سائنسی تجزیہ بھی کرنا ہے اور پھر اصل بلاسٹنگ مشین کو ناکارہ کرنے کے لئے اس کے اندر موجود کمپیوٹر کی مکمل فیڈنگ بھی تبدیل کرنی ہے ۔شاگل کا ہمارے پیچھے لگ جانے کا مطلب تھا کہ وہ ہمیں لامحالہ روکنے کی کوشش کرے گا اور اس سے الجھنے کی وجہ سے لامحالہ ہمارا وقت ضائع ہوگا۔شاگل کو اپنے پیچھے سے اتارنے کے لئے میں نے ایک سکیم تیار کی ۔فراز کے بارے میں مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ اس کا قد وقامت میری طرح کا ہے اور وہ اگر ذہانت سے کام لے

تو میرا رول آسانی سے ادا کر سکتا ہے اور وہ کام بھی کافرستان کی ملٹری اینٹلی جنس میں کرتا ہے ۔اس لئے میں نے تمہارے چیف سے بات کی کہ شاگل اور مادام ریکھا کو اگر ڈاج دے دیا جائے اور فراز میرے روپ میں ٹیم کو لیڈ کرے اور شاگل اور مادام ریکھا کے ساتھ الجھا رہے تو میں ایک ممبر کو ساتھ لے کر علیحدہ وہ آپریٹنگ مشین حاصل کر لوں تو اس طرح مشن مکمل ہو سکتا ہے ۔ تمہارے چیف نے اس منصوبے کی منظوری دے دی اور فراز کو احکامات دے دیئے کہ وہ مجھ سے فوری طور پر رابطہ کرے ۔فراز جان پور پہنچ گیا لیکن یہاں پہنچتے ہی فراز نے شاگل کے ایک مخبر کو ٹریس کر لیا ۔اسی مخبر نے ہی جان پور میں ہماری موجودگی کی اطلاع شاگل کو دی تھی کیونکہ آپ لوگوں نے ڈائننگ ہال میں میرا نام دو تین بار لیا ۔آپریٹنگ مشین کا بھی ذکر کیا اور ساکڑی کا بھی ۔وہ مخبر ساتھ والی میز پر موجود تھا ۔وہ میرا نام سن کر چونکا اور پھر اس نے باقی باتیں سن کر شاگل کو مخبری کر دی ۔میں اس وقت ساکڑی جانے کے انتظامات میں مصروف تھا شاگل اپنے ساتھیوں سمیت فوراً جان پور پہنچ گیا ۔وہ اس پورے ہوٹل کو ہی اڑانا چاہتا تھا ۔جس میں ہم رہ رہے تھے ۔اگر فراز اس مخبر کو چیک کر کے پکڑ نہ لیتا تو ہم سب یقیناً شاگل کے ہاتھوں ختم ہو جاتے ۔جب تم لوگ کھانا کھانے کے بعد باہر گئے تو میری واپسی ہوئی ۔اس وقت فراز نے مجھے فون کر کے یہ ساری تفصیل بتائی تو میں نے اسے سراج کالونی کے ہوٹل سن ریز کا پتہ دیا کہ وہ وہاں پہنچ جائے اور میں تمہیں

ساتھ لے کر سراج کالونی کے ہوٹل سن ریز پہنچ گیا۔چونکہ میں فراز سے
واقف نہ تھا اس لئے میں تمہیں کمروں میں چھوڑ کر ہوٹل کے ہال میں
پہنچا اور مخصوص اشاروں کی مدد سے ہم نے ایک دوسرے کو تلاش کیا
پھر میں اسے لے کر قریبی پارک میں چلا گیا تاکہ کوئی آدمی ہماری گفتگو
نہ سن سکے۔وہاں ہمارے درمیان یہ بات طے ہوئے کہ شاگل کو چکر
دیا جائے کہ میں لوگاری جا رہا ہوں۔وہ لامحالہ میرے پیچھے آئے گا۔
شاگل کے مخبر کا ٹرانسمیٹر فراز کے پاس تھا۔جس کوڈ میں ہماری گفتگو
ہوئی ہے یہ کوڈ کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کا خصوصی کوڈ ہے۔چونکہ
شاگل کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے نہیں ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا
کہ اسی کوڈ میں گفتگو کی جائے گی۔فراز اس کوڈ سے واقف تھا اور مجھے
بھی آتا تھا۔اس کے بعد میں واپس آ گیا جب کہ فراز نے شاگل کے مخبر
کے ٹرانسمیٹر سے شاگل سے ایسی گفتگو کی کہ شاگل کو اس پر شک پڑ گیا
پھر شاگل کے آدمیوں نے اسے پارک سے اغوا کر لیا۔اس کے بعد فراز
کی کال آ گئی۔گو یہ گفتگو زیرو سکس ٹرانسمیٹر پر ہو رہی تھی اس لئے کال
رسیو ہونے کی جگہ ٹریس نہ ہو سکتی تھی لیکن کوڈ کے ذریعے فراز نے
مجھے بتایا کہ وہ شاگل کو چکر دے رہا ہے کہ میں لوگاری جا رہا ہوں اور
فراز نے اپنے آپ کو شاگل کے سامنے میرا ذاتی ملازم ظاہر کیا۔شاگل
نے لامحالہ اس بات کو کنفرم کرنا تھا۔چنانچہ میں نے لوگاری کی بات
کر کے اسے کنفرم کر دیا۔لیکن چونکہ یہ بات شاگل کے لئے انوکھی تھی
اس لئے وہ پوری طرح مطمئن نہ ہوا وہ خاصا ذہین آدمی ہے اور جب

اس پر جذبات کا غلبہ نہ ہو تو انتہائی ذہانت سے کام کرتا ہے۔چنانچہ
اس نے ذہانت سے کام لیتے ہوئے فراز کو واپس پارک میں پہنچا دیا کہ
فراز آزاد ہوتے ہی لامحالہ مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات کرے گا۔اس طرح
اصلیت سامنے آ جاتی۔فراز بھی یہ بات سمجھتا تھا۔چنانچہ اس نے پارک
میں واپس پہنچتے ہی مجھے دوبارہ کال کی اور ایک بار پھر کوڈ میں گفتگو
ہوئی اور میں نے وہ پہلے والی بات کنفرم کر دی کہ میں جان پور سے
روانہ ہو کر لوگاری پہنچنے والا ہوں اور ساتھ ہی میں نے فراز کی جان
چھڑانے کے لئے اسے واپس جانے کا بظاہر حکم دے دیا۔اب شاگل کے
لئے فراز کو پکڑنا یا مارنا بے کار تھا۔چنانچہ اس نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا۔
اس دوران ہم پرائیویٹ رہائش گاہ میں شفٹ ہوئے اور میک اپ
بھی تبدیل کر لیا۔میں نے یہاں تک پہنچنے کے انتظامات کرنے تھے
اس لئے میں انتظامات میں مصروف رہا۔اس دوران فراز کی کال آئی تو
میں نے اسے ہدایت کر دی کہ وہ یہاں پہنچ جائے تاکہ یہاں سے وہ
میرے میک اپ میں ٹیم کو لیڈ کر کے آگے نمیرانی جائے اور وہاں
موجود مادام ریکھا کو الجھائے جب کہ میں یہاں سے کسی ممبر کو ساتھ
لے کر علیحدہ ساکڑی جاؤں اور مشن مکمل کروں۔چنانچہ ہم یہاں پہنچ
گئے اور اب تمہارا نیا لیڈر بھی یہاں پہنچنے والا ہو گا...... عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا اسے یہ ساری تفصیل بتانے کے لئے کیپٹن
شکیل کے تجزیہ نے مجبور کر دیا تھا ورنہ وہ اپنی عادت کے مطابق ٹیم کو
اس وقت تک سسپنس میں رکھتا جب تک فراز یہاں پہنچ نہ جاتا۔

"اوہ تو فراز کو اس لئے لیڈر بنایا جا رہا ہے کہ اس کا قدوقامت تمہارے جیسا ہے۔ اب اصل بات سامنے آئی"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اصل بات وہ تو بعد میں سامنے آئے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا جو کچھ تم نے بتایا ہے یہ اصل بات نہیں ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میرے خیال کے مطابق تو اصل بات یہی ہے لیکن چیف کے خیال کے مطابق یہ اصل بات نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"اصل میں چیف میرے خلاف انتہائی گہری سازش کر رہا ہے۔ فراز صاحب کا قدوقامت بھی میرے جیسا ہے۔ میک اپ بھی وہ میرا کرے گا اور ظاہر ہے حماقتیں بھی وہ مجھ جیسی کرے گا۔ تو پھر ہو سکتا ہے کہ آئندہ کے لئے میرا پتا مستقل طور پر کٹنے کا بندوبست ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ مستقل طور پر تمہارے میک اپ میں رہے گا وہ کیوں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے اس دوران اسے تم سے بھی میری طرح درخواستیں کرنی پڑیں گی اور ہو سکتا ہے کہ تم اس کی درخواست منظور بھی کر لو"۔ عمران نے کہا تو ایک لمحے کے لئے تو خاموشی طاری رہی پھر یکلخت سب

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ جولیا بھی مسکرا دی لیکن اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نقلی کی درخواست منظور کر لوں" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنی اپنی زبان کی تاثیر بھی تو ہوتی ہے۔ عمران نے کہا تو ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب خطرہ تو واقعی موجود ہے اس کے باوجود آپ نے کوئی احتجاج نہیں کیا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے احتجاج صرف اس لئے نہیں کیا کہ بیچارے فراز کو تنویر کی رقابت بھی تو بھگتنی پڑے گی اور یہ تو میرا دل گردہ ہے کہ میں اس خوفناک رقابت کے باوجود زندہ سلامت موجود ہوں"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اگر اس نے ایسا کیا تو حقیقتاً میں اسے گولی مار دوں گا"...... تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک باہر سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔

"میرا خیال ہے تمہارا نیا لیڈر آگیا ہے"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور وہ سب انتہائی اشتیاق اور تجسس بھری نظروں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔

"عمران صاحب اچانک باہر سے آواز سنائی دی اور سب سمجھ گئے

که آنے والا واقعی فراز ہے۔ کیونکہ اس کی آواز وہ ٹرانسمیٹر پر سن چکے تھے۔

" اندر آجاؤ اب اتنا بھی شرمانے کی ضرورت نہیں ہے"....... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازے پر ایک نوجوان نظر آیا۔ اس کا قد وقامت واقعی ہو بہو عمران جیسا تھا۔

" السلام علیکم میرا نام فراز ہے"....... نوجوان نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا ظاہر ہے وہ بلیک زیرو تھا۔ گو سب اسے چونک کر دیکھ رہے تھے لیکن یقیناً ان کے ذہن میں تصور تک موجود نہ تھا کہ آنے والا ان کا چیف ایکسٹو ہے۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"....... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں آنے والے کا سب ساتھیوں سے تعارف کرایا۔

" آپ سب سے مل کر مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے کیونکہ آج سے پہلے میرے لئے آپ سے ملاقات میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا تھی"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس مسرت کو سنبھال رکھنا کیونکہ یہ سب انتہائی خطرناک ترین حد تک ذہین لوگ ہیں۔ معمولی سی غلطی بھی معاف نہیں کرتے اور جب یہ ایکشن میں آتے ہیں تو پھر مسرت حسرت میں بدل جایا کرتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کیا آپ نے پھر اسی کوڈ میں گفتگو کرنی شروع کر

دی ہے"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کوڈ"....... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

" میں نے بتایا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک حد تک ذہین لوگ ہیں۔ جو بات شاگل نہ سمجھ سکا وہ انہوں نے آسانی سے سمجھ لی کہ میری اور تمہاری گفتگو جو ٹرانسمیٹر پر ہوئی وہ کوڈ تھی اور کیپٹن شکیل صاحب نے اس پر گہرا تجزیہ کر دیا تو مجھے مجبوراً ساری تفصیل بتانی پڑ گئی۔ صفدر اسی کوڈ کا حوالہ دے رہا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایسا تو ہونا ہی تھا آخر یہ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اور اب تم نے انہیں لیڈ بھی کرنا ہے اور کنٹرول میں بھی رکھنا ہے اس لئے اچھی طرح سوچ لو۔ اب بھی وقت ہے۔ پھر نہ کہنا کہ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ویسے تو یہ چیف کا حکم ہے لیکن میرے لئے ذاتی طور پر یہ بہت بڑا اعزاز بھی ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈ کروں گا۔ ہم نے شاگل کو چکر دینے کی جو منصوبہ بندی کی تھی وہ ناکام ثابت ہوئی ہے۔ شاگل اپنے ساتھیوں سمیت اپ کے پیچھے لوگاری جانے کی بجائے براہ راست ساکڑی روانہ ہو گیا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" اوہ یہ کیسے ہوا۔ وہ تو کنفرم ہو گیا تھا کہ میں ساتھیوں سمیت

لوگاری گیا ہوں"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرا اپنا اندازہ ہے کہ اس نے لامحالہ صدر سے بات کی ہو گی اور صدر صاحب آپ کو شاگل سے زیادہ جانتے ہیں اس لئے انہوں نے اسے سمجھا دیا ہو گا کہ ایسا حقیقتاً نہیں ہے بلکہ آپ نے اسے چکر دیا ہے لیکن اس سے بہرحال یہ بات ہمارے لئے کنفرم ہو گئی ہے کہ آپریٹنگ مشین ساکری میں ہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن وہاں تو پہلے سے مادام ریکھا موجود ہے پھر صدر صاحب نے اسے کیسے وہاں جانے کی اجازت دے دی"...... عمران نے کہا۔

"مادام ریکھا تو نیرانی میں ہے اور میں نے نیرانی جا کر جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق پاور ایجنسی نے ساکری جانے والے تمام راستوں کی انتہائی سخت پکٹنگ کر رکھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نیرانی آنے والوں کی باقاعدہ چیکنگ ہو رہی ہے وہاں کے ہوٹلوں اور پرائیویٹ رہائش گاہوں کی بھی انتہائی سخت نگرانی کی جا رہی ہے اور آپ شاید یہ سن کر حیران ہو جائیں کہ شاگل اور اس کے ساتھیوں کی بھی نیرانی میں باقاعدہ چیکنگ ہوئی ہے اس کے بعد انہیں ساکری جانے کی اجازت ملی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اچھا پھر تو وہ منظر واقعی دیکھنے کے قابل ہو گا جب مادام ریکھا کے حکم پر شاگل کی چیکنگ ہو رہی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے بھی یہ منظر دیکھنے کی حسرت رہی ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ شاگل اپنے ساتھیوں سمیت اب لیبارٹری کے گرد گھیرا ڈالے گا جب کہ بیرونی اطراف میں پاور ایجنسی گھیرا ڈالے ہوئے ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں اب مجھے پہلے پاور ایجنسی سے نمٹنا ہو گا پھر شاگل سے۔ پھر ہی ہم لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے یہ معلومات کیسے حاصل کر لیں"...... عمران نے کہا

"میں نے پاور ایجنسی کے ایک آدمی کو اغوا کر کے اس سے یہ معلومات حاصل کی ہیں پھر اس کی گردن توڑ کر اسے پہاڑی چٹان سے نیچے لڑھکا دیا تاکہ اسے اتفاقی حادثہ سمجھا جائے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ معاملہ اور زیادہ گھمبیر ہو گیا میں نے یہ ساری پلاننگ اس لئے کی تھی کہ تم ساتھیوں سمیت پاور ایجنسی کو سنبھال لو گے اور میں لیبارٹری اسانی سے پہنچ جاؤں گا لیکن اب تو مسئلہ ٹیڑھا ہو گیا۔ اب شاگل سے نمٹے بغیر لیبارٹری تک پہنچا نہ جا سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ شاگل کو سنبھالیں میں مادام ریکھا کو سنبھال لیتا ہوں" بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

"خدایا تیرا شکر ہے تو واقعی بڑا رحیم و کریم ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب میں نے ایسی کیا بات کر دی ہے جس پر آپ نے یہ رد عمل ظاہر کیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی کہا ہے کہ تم مادام ریکھا کو سنبھال لو گے اس کا مطلب ہے کہ میرے ذہن میں جو خطرہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ کیوں جولیا اس بات پر شکر کرنا واجب ہو گیا تھا ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ میں سمجھ گیا کہ آپ نے یہ بات کس پیرائے میں کی ہے آپ بے فکر رہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر کمرے میں موجود سب افراد ہنس پڑے۔

"اوکے اب کھل کر بات ہو سکتی ہے تو مسٹر فراز ایسا ہے کہ تم واقعی مادام ریکھا کو الجھاؤ میں شاگل کو چکر دے کر لیبارٹری میں داخل ہونے کا کام کروں گا۔ میں اپنے ساتھ خاور اور تنویر کو لے جاؤں گا"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی لیکن آپ کا مجھ سے رابطہ تو بہرحال رہے گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اس لمحے کے بعد تم عمران ہو اور میں فراز"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ فراز صاحب فراز صاحب

ہی رہیں۔ آپ کی جگہ نہ لیں۔ مقصد تو مادام ریکھا سے نمٹنا ہے اس کے لئے یہ ضروری تو نہیں کہ فراز صاحب لازماً آپ کا روپ دھار لیں"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اب جب میں مطمئن ہوں تو تمہیں کیا خدشہ پیدا ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ مادام ریکھا بھی بے حد شاطر عورت ہے اور فراز صاحب چاہے لاکھ کوشش کر لیں وہ بہرحال آپ کی طرح نہیں بن سکتے جب کہ اگر یہ فراز رہیں تو ریکھا اس چکر میں رہ سکتی ہے کہ عمران کہاں ہے اور اسی چکر سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو فراز صاحب کے لیڈر بننے کا بھی کوئی جواز نہیں رہتا"...... جولیا نے کہا۔ اس کا ذہن شاید ابھی تک فراز کو بطور لیڈر قبول نہ کر رہا تھا۔

"مجھے تو لیڈر بننے کا کوئی شوق نہیں ہے مس جولیا مسئلہ چیف کا ہے اگر آپ چیف سے آرڈر کروا لیں تو میں آپ کا ساتھی بلکہ ماتحت بن کر بھی کام کرنے کے لئے تیار ہوں"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر آپ ظاہری طور لیڈر بن جائیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آپ ہمیں ڈیل بھی لیڈر کی طرح ہی کریں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا اگر میں لیڈر رہوں گا تو پھر مجھے عملی طور پر بھی لیڈر بننا ہو گا کیونکہ پھر مشن کی مکمل ذمہ داری مجھ پر آجاتی ہے"...... بلیک

زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب کیا آپ ہم پر حکم چلائیں گے"...... جولیا نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے لیڈر کا حکم سب کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اس میں غصے کی کیا بات ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں ان معاملات میں کسی نرم رویے کا عادی نہیں ہوں"...... بلیک زیرو نے دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر آپ ہوں گے لیڈر لیکن مس جولیا سے بات کرتے ہوئے ذرا ہوش میں رہا کریں۔ آپ کی یہ لیڈری آپ کو قبر میں دفن کرا سکتی ہے"...... یکلخت تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اب اسے کیا معلوم کہ وہ کس سے یہ سب کچھ کہہ رہا ہے۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں"...... بلیک زیرو کا لہجہ یکلخت بے حد سخت ہو گیا۔

"ارے ارے آپ نے تو آپس میں لڑنا شروع کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے مجھے چیف سے پھر بات کرنی ہو گی۔ یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی"...... جولیا نے کہا اور ایک بار پھر نیچے رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

"تمہیں چیف نے ایک ہدایت کی تھی کہ جب فراز آئے تو تم فراز کی بات چیف سے کراؤ گی۔ اس لئے ٹرانسمیٹر اسے دے دو یہ خود بات

کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میں خود پہلے بات کروں گی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی اس پر پہلے سے فکسڈ تھی۔

"ہیلو ہیلو جولیا کالنگ اوور"...... جولیا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"سرفراز صاحب آ گئے ہیں۔ آپ نے ہدایت کی تھی کہ جب آئیں تو ان کی بات آپ سے کراؤں اوور"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کراؤ بات اوور"...... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور جولیا نے خاموشی سے ٹرانسمیٹر بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔ شاید اسے بات کرنے کی ہمت ہی نہ پڑی تھی۔

"یس سر میں فراز بول رہا ہوں سر اوور"...... بلیک زیرو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے عمران سے مشن کو ڈسکس کر لیا ہے اوور"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر میں نے عمران صاحب کو بتایا ہے کہ شاگل کو لوگاری بھجوانے کی جو پلاننگ ہم نے کی تھی وہ کامیاب نہیں ہوئی۔ شاگل بجائے لوگاری جانے کے ساکڑی پہنچ گیا ہے۔ اور اب صورت حال یہ ہے کہ لیبارٹری کے گرد شاگل اور اس کے ساتھی ہیں جب کہ نگرانی

کے راستوں پر پاور ایجنسی موجود ہے۔ عمران صاحب کی تجویز ہے کہ
میں سیکرٹ سروس کے ممبرز کے ساتھ پاور ایجنسی کا اٹھاؤں جب کہ
عمران صاحب دو ممبرز کو ساتھ لے کر لیبارٹری پہنچ کر مشن مکمل
کریں اوور"...... بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے
کہا۔

"کیا یہ تجویز عمران نے دی ہے اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میری اس سے بات کراؤ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد
لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان
خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں جناب اوور"...... عمران نے چہکتے
ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری زبان تمہارے دہن سے باہر بھی آسکتی ہے سمجھے۔ پھر تم
نہ بزبان خود بول سکو گے اور نہ بدہان خود اوور"...... ایکسٹو نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا تو عمران سہم گیا لیکن بلیک زیرو بڑی دلچسپ نظروں
سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی
عمران کے علاوہ صرف اسے ہی معلوم تھا کہ جس سے عمران ڈانٹ کھا
رہا ہے وہ اس کا باورچی سلیمان ہے۔

"ج ج جناب میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی واقعی بزبان خود
بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں جناب اوور"...... عمران نے سہمے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"اس قدر اہم مشن کے دوران میں اس قسم کی فضولیات برداشت
نہیں کر سکتا۔ اسے میری طرف سے لاسٹ وارننگ سمجھنا۔ تم نے کیا
سوچ کر یہ تجویز دی ہے کہ فراز سیکرٹ سروس کے ساتھ پاور ایجنسی کو
اٹھائے۔ کیا اب سیکرٹ سروس اس سطح پر پہنچ گئی ہے کہ پاور ایجنسی
کو صرف اٹھا سکنے کا کام کر سکتی ہے اوور"...... ایکسٹو کا لہجہ بے حد تلخ
تھا۔

"وہ وہ جناب فراز صاحب نے خود ہی کہا تھا کہ وہ مادام ریکھا کو
سنبھال لیں گے۔ مم۔ مم میرے حصے میں شاگل آیا ہے جناب
اوور"...... عمران بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس یہ اٹھانے ٹائپ کے کاموں کا قطعاً وقت نہیں ہے
پوری فورس کے ساتھ کام کرو اور مشن مکمل کرو اوور"...... ایکسٹو
نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم مگر جناب اب تو لیڈر فراز صاحب نے ہونا ہے اس لئے
آپ اسے یہ سخت قسم کی ہدایات دیں اوور"...... عمران منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"فراز سے بات کراؤ اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر اوور"...... بلیک زیرو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم چونکہ اس سارے علاقے کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو
جہاں یہ مشن مکمل ہونا ہے اس لئے اب تم نے ٹیم کو لیڈ کر کے اس

مشن کو مکمل کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم نے یہ مشن انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے پہلے بھی کافی وقت ضائع ہو چکا ہے۔ اب تمہارے پاس صرف چار روز ہیں ان چار دنوں میں ہر قیمت پر مشن مکمل ہونا چاہیئے اوور"...... ایکسٹو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر لیکن سر مس جولیا کو میرے لیڈر بننے پر اب بھی اعتراض ہے کیونکہ وہ ذہنی طور پر مجھے بطور لیڈر قبول نہیں کر پا رہیں اس لئے جناب میری درخواست ہے کہ آپ لیڈر عمران صاحب کو ہی رہنے دیں میں بطور گائیڈ ساتھ چلا جاتا ہوں اوور"...... بلیک زیرو نے کہا کیونکہ اس نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ ممبرز اسے ذہنی طور پر کسی صورت بھی عمران کی بجائے بطور لیڈر قبول نہیں کر رہے۔

"جولیا سے بات کراؤ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ یس سر میں جولیا بول رہی ہوں سر اوور"...... جولیا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں میرے احکامات تسلیم نہیں ہیں اوور"...... ایکسٹو کا لہجہ پھاڑ کھانے والا تھا۔

"تسلیم ہیں سر۔ میں تو ویسے ہی بات کر رہی تھی سر۔ ورنہ سر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے سر اوور"...... مس جولیا نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے اپنے احکامات کی تعمیل

میں اس انداز میں بات کرنا بھی پسند نہیں ہے۔ پھر تم نے اس طرح بات کیوں کی اوور"...... ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ غصیلا ہو گیا تھا۔

"آئی ایم سوری سر۔ آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہو گی سر اوور"۔ جولیا نے اس بار رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گڈ تمہاری اس طرح معذرت کرنا بتا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ درست ہے۔ بہرحال اب جب کہ صورت حال تبدیل ہو گئی ہے تو اب فراز کے لیڈر بننے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب عمران ہی ٹیم کو لیڈ کرے گا۔ البتہ فراز چونکہ اس سارے علاقے سے اچھی طرح واقف ہے اور اس اہم اور حساس مشن میں ہم کسی اجنبی گائیڈ کا رسک نہیں لے سکتے اس لئے فراز ٹیم کے ساتھ بطور ایجنٹ اور گائیڈ اس مشن پر کام کرے گا اوور"...... اس بار ایکسٹو نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر اوور"...... جولیا نے ایکسٹو کے اس طرح کھلے عام تعریف کرنے اور اس کی بات مان لینے پر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ پہلے اس کا چہرہ لٹک گیا تھا لیکن اب وہ اس طرح کھلا ہوا نظر آ رہا تھا جیسے گلاب کا تازہ پھول کھلتا ہے۔

"فراز اور عمران تم دونوں میرا حکم سن رہے ہو اب تم نے اس پر فوری عمل کرنا ہے اوور اینڈ آل"...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"شکریہ مس جولیا آپ نے میرے کاندھوں سے ایک بہت بڑا

بوجھ اتروا دیا ہے"...... بلیک زیرو نے جولیا سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی اعلیٰ ظرف انسان ہیں جو اس طرح کا رد عمل ظاہر کر رہے ہیں مجھے آپ کی اس اعلیٰ ظرفی نے واقعی متاثر کیا ہے"...... جولیا نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لو میں سوچ رہا تھا کہ لیڈر بن کر کہیں یہ صاحب میرے رقیبوں میں اضافہ نہ کر دیں یہ تو لیڈر نہ بننے پر زیادہ رقیب ثابت ہو رہے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ فراز صاحب واقعی اعلیٰ ظرف انسان ہیں"۔ جولیا نے عمران کو بری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں بیٹھ کر صرف ایک دوسرے کی تعریفیں ہی ہوتی رہیں گی یا کام بھی ہو گا"...... اچانک تنویر نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران سمیت سب بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ جولیا کی بلیک زیرو کی تعریف تنویر کو کیسے پسند آسکتی تھی۔

"عمران صاحب واقعی ہمیں کام کا آغاز کر دینا چاہیئے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"بالکل کرو لیکن کیا تمہیں خطبہ آتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"خطبہ کیا مطلب کیسا خطبہ"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا

"خطبہ نکاح۔ ظاہر ہے جب تک خطبہ تمہیں نہ آئے گا کام کا آغاز کیسے ہو سکے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے مشن کے سلسلے میں کام کا آغاز کہا تھا۔ شادی کے سلسلے میں نہیں کہا تھا۔ ویسے میں نے محسوس کر لیا ہے کہ آپ کے دل میں مس جولیا کے لئے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فراز اگر تمہیں اچھی بات کرنی نہیں آتی تو پھر خاموش رہا کرو"...... یکلخت تنویر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ اچھا یہ بات ہے یہاں بھی مثلث موجود ہے۔ اوکے مسٹر تنویر آئندہ میں محتاط رہوں گا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دھمکی تو تم نے سن لی تھی لیکن شکر کرو کہ تم نے لیڈر بن کر جولیا کو کوئی سخت سا حکم نہیں دیا ورنہ تنویر صاحب خالی دھمکیاں دینے کے قائل نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب اب آپ دوبارہ لیڈر بن گئے ہیں تو اب آپ سے بات کی جا سکتی ہے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ نجانے فراز صاحب کس طبعیت کے مالک ہوں ان سے بات کی جائے یا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ مشن ہم اس انداز میں کبھی مکمل نہیں کر سکتے جس انداز میں آج تک مشن مکمل ہوتے رہے ہیں یعنی ڈائریکٹ ایکشن کے ذریعے بلکہ اس بار ہمیں کوئی نیا اور منفرد پلان بنانا پڑے گا"...... کیپٹن شکیل

نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم سلیمانی ٹوپیاں پہن کر کسی کی نظروں میں آئے بغیر لیبارٹری میں داخل ہو جائیں اور مشین لے آئیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرا واقعی یہی مطلب تھا"....... کیپٹن شکیل نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب ساتھی اس کی اس غیر متوقع جواب پر بے اختیار چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر بھی حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے شاید اسے اپنے مذاق کے جواب میں کیپٹن شکیل جیسے سنجیدہ آدمی سے اس طرح کے جواب کی توقع نہ تھی۔

"اچھا یعنی اب تم بھی میری یعنی احمقوں کی صف میں شامل ہونے کے لئے پر تول رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب آپ نے تو مذاق کیا ہے لیکن میرے ذہن میں ایسا ہی ایک منصوبہ موجود ہے اس لئے میں نے ایسا جواب دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا کیا تم نے کوئی ایسی دکان دیکھ لی ہے جہاں سلیمانی ٹوپیاں فروخت ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب سپر ٹرانسپیرنٹ او کاماریز کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ تو تمہارا مطلب یہی تھا۔ یہ واقعی سلیمانی ٹوپی والی ہی بات ہے لیکن کیپٹن صاحب یہ ریز تو ابھی صرف تجربات تک ہی محدود

ہے ابھی تو اس پر صرف مضامین شائع ہو رہے ہیں تم نے یقیناً اس کے بارے میں کوئی تحقیقی مضمون پڑھ لیا ہو گا لیکن صرف مضمون پڑھ لینے سے تو یہ ریز نہ تیار ہو سکتی ہے اور نہ اس طرح عام حالات میں استعمال ہو سکتی ہیں یہ تو شاید آئندہ صدی کی کوئی انقلابی ایجاد بن جائے تو میں کہہ نہیں سکتا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا چیز ہے عمران صاحب کچھ ہمیں بھی تو بتائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"روسیاہی لیبارٹری میں ان ریز پر تجربات ہو رہے ہیں اور ایکریمیا نے بھی اس پر تجربات شروع کر دیئے ہیں۔ یہ ایسی ریز ہیں جو کسی ٹھوس مادے سے گزرتے ہوئے اسے اس حد تک شفاف بنا دیتی ہیں کہ دیکھنے والی انسانی آنکھ اسے دیکھنے سے قاصر ہو جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں بات وہی سلیمانی ٹوپی والی ہو گئی کہ اسے پہنتے ہی آدمی انسانی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب مجھے بھی یہ بات معلوم ہے کہ یہ ریز ابھی تجرباتی بلکہ ابتدائی تجرباتی حد تک ہی محدود ہیں لیکن ان ریز کی تھیوری کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم سٹیلائٹ سے ساکری لیبارٹری اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں تھری ایکس انفرالائٹ ریز کو استعمال کریں اور خود ایسا لباس پہن لیں جو ان ریز کی وجہ سے ٹرانسپیرنٹ ہو جائے تو کیا مسئلہ حل نہیں ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"اوہ تو تمہارے ذہن میں اصل بات یہ تھی۔ واقعی تم نے انتہائی گہری بات سوچی ہے لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ ان ریز کو اس انداز میں کارمن والوں نے استعمال کیا تھا جس پر ایکریمیا نے اقوام متحدہ کی مدد سے اسے تمام سٹیلائیٹس میں غیر قانونی قرار دلا دیا ہے اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں دنیا کے تمام ممالک کے سٹیلائیٹس سے اس سسٹم کو سیل کر دیا گیا ہے اس لئے اب اسے دنیا بھر میں کسی جگہ بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ واقعی یہ بات مجھے معلوم نہیں تھی۔ میں نے بھی کارمن کے اس کے استعمال کے بارے میں رپورٹ پڑھی تھی اس لئے میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ کیونکہ یہاں سے بہرحال کسی نہ کسی سٹیلائٹ سے کمپیوٹرائزڈ رابطہ کر کے ان کا بندوبست آسانی سے کیا جا سکتا تھا بہرحال اب تو یہ معاملہ ہی ختم ہو گیا"...... کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہو بھی سکتا تو اس کے لئے تو لمبی چوڑی مشینری کی ضرورت ہوتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں کمپیوٹر سگنل کاشنز کافرستان کے دارالحکومت سے مل سکتے ہیں مسئلہ ان کے استعمال کا ہے۔ اور استعمال بہرحال میں کر لیتا لیکن اصل بات اس سسٹم کے سیل ہونے کا ہے۔ اب ایسا نہیں ہو سکتا ورنہ واقعی کیپٹن شکیل کی تجویز انتہائی شاندار تھی۔ شاگل اور

مادام ریکھا کو معلوم ہی نہ ہو سکتا اور ہم مشین حاصل کر کے بھی واپس چلے جاتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اب بطور گائیڈ ہمارے ساتھ رہو تم نے اس سارے علاقے کو بھی دیکھا ہوا ہے اس لئے کوئی ایسا راستہ بتاؤ کہ ہم نمیرانی سے گزرے بغیر براہ راست ساکڑی پہنچ جائیں"...... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے ذہن میں یہ بات پہلے ہی تھی اس لئے میں یہاں آنے سے پہلے اپنے طور پر نمیرانی گیا تھا۔ ایسے چار راستے میں جانتا ہوں لیکن وہاں جا کر میں نے چیک کیا تو ان چاروں راستوں پر بھی پکٹنگ ہو رہی تھی شاید مادام ریکھا نے وہاں کے کسی مقامی آدمی کی مدد سے ان کا سراغ لگا لیا ہے البتہ ایک راستہ ایسا ہے جس پر تھوڑی سی کوشش سے ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کون سا راستہ ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر سامنے رکھی ہوئی میز پر بچھا دیا۔

"یہ دیکھئے نمیرانی سے تقریباً بیس کلو میٹر شمال میں یہ بستی ہے اس کا نام لوکاشا ہے۔ اس بستی سے مغرب کی طرف یہ ایک پہاڑی درہ ہے اس درے سے گزرنے کے بعد ایک کریک ایسی ہے جس کے ذریعے ہم بغیر کسی کی نظروں میں آئے ساکڑی پہنچ سکتے ہیں لیکن مسئلہ اس

درے کا ہے۔اس درے پر باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے اور وہاں ایک گن شپ ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے اور اس کے قریب مسلح آدمی بھی موجود ہیں اس کے علاوہ قریبی پہاڑی کے اوپر کافی بلندی پر انہوں نے ایک چھوٹا سا اڈہ بھی بنایا ہے جس پر گنیں اور دوربینیں فٹ ہیں"...... بلیک زیرو نے نقشے پر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود جا کر ان سب کا جائزہ لیا ہے یا کسی نے تمہیں بتایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے خود اس بستی میں جا کر جائزہ لیا ہے اس بستی کا ایک آدمی مجھے نمیرانی میں مل گیا تھا میں نے اسے بھاری رقم دی تھی وہ اس بستی کا نمبردار ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کریک کی کیا پوزیشن ہے۔کیا تم نے کبھی اس میں سفر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب میں نے اس میں سفر کبھی نہیں کیا لیکن میں نے سنا ہوا ہے کہ یہ کریک ساکڑی تک بہرحال پہنچ جاتی ہے اب اصل صورت حال تو وہاں جانے پر ہی معلوم ہو گی"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوکے پھر ہم اس بستی میں پہنچتے ہیں پھر وہاں سے اس کریک کے ذریعے آگے بڑھنے کی کارروائی کریں گے"...... عمران نے اچانک فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے اٹھتے ہی سب ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ جیپوں پر آئے ہوں گے میں نے تو اپنی جیپ پچھلی بستی میں چھوڑ دی تھی اور وہاں سے پیدل آیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا ہم اس بستی تک جیپوں میں پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا

"جی ہاں ہمیں جیپوں پر ہی جانا ہو گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اونچی نیچی پہاڑیوں سے کافی بلندی پر ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر میں مادام ریکھا اور کاشی موجود تھیں۔ وہ دونوں پائلٹ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ مادام ریکھا کی گود میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر میں خاموشی تھی وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھیں کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو مادام ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار چونک پڑیں مادام ریکھا نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرشن سپیکنگ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ریکھا اٹنڈنگ یو اوور"..... مادام ریکھا نے سخت لہجے میں کہا

"مادام وہ لوگ بستی سے ہٹ کر ایک پرانے سے مکان میں پہنچ چکے ہیں اوور"...... کرشن نے کہا۔

"ان کی تعداد کتنی ہے اوور"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"مادام دو عورتیں اور سات مردوں پر مشتمل ٹیم ہے اوور"۔ کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دو عورتیں۔ لیکن عمران کے گروپ میں تو ایک عورت ہے جولیا یہ دوسری کہاں سے آ گئی۔ کیا تم نے خود چیک کیا ہے اوور"۔ مادام ریکھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس مادام میں نے نائٹ ٹیلی سکوپ سے خود انہیں دیکھا ہے۔ مارکو ان کے ساتھ تھا اوور"...... کرشن نے جواب دیا۔

"مارکو وہ کون ہے اوور"...... مادام ریکھا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بستی لوکاشا کا نمبردار ہے مادام۔ اسی نے تو مجھے ان کی آمد کی اطلاع دی ہے۔ ان میں سے ایک آدمی پہلے اس مارکو سے مل چکا ہے مارکو نے اس سے بھاری معاوضہ لے کر اسے درہ ساراب کے بارے میں معلومات بھی مہیا کی تھیں اور اسے درے تک لے بھی گیا تھا۔ وہاں ہماری چیک پوسٹ بھی ہے اور ہنگامی حالات کے لئے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر بھی وہاں موجود ہے اوور"...... کرشن نے جواب دیا۔

"لیکن پھر اس نے تمہارے ساتھ کیسے تعاون کیا اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام ہم نے اس بستی کے اندر چیک پوسٹ بنائی ہے اور نمبردار ہی اجنبیوں سے تعاون کر سکتا تھا اس لئے نمبردار کو میں نے پہلے ہی سرکاری طور پر بھی اور ویسے بھی بھاری معاوضہ دے کر اپنے ساتھ

شامل کر لیا تھا۔ وہ انتہائی لالچی آدمی ہے پھر اس نے خود ہی مجھے آکر بتایا کہ ایک آدمی جس نے اسے پہلے درے کے معائنے کے لئے بھاری معاوضہ دیا ہے۔ اس کے پاس آیا ہے اور اس نے ایک بڑے معاوضے کی پیش کش کر کے اسے کہا ہے کہ اس کے ساتھیوں کو بستی میں پناہ گاہ چاہیے جس پر نمبردار نے بستی کے باہر والے مکان کی چابی دے دی پھر اس نے مجھے اطلاع دی تو میں بھی چونک پڑا۔ میں نے اس آدمی کا قد وقامت پوچھا تو مجھے شک پڑا کہ یہ آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عمران ہو سکتا ہے کیونکہ میں نے اسے اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا تھا جس پر آپ نے کہا تھا کہ آپ خود آ رہی ہیں۔ میں اس مکان کے قریب چلا گیا اور ٹائٹ ٹیلی سکوپ سے میں نے انہیں اس مکان کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ نمبردار بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ مجھ سے مل کر واپس چلا گیا تھا اب یہ لوگ مکان میں موجود ہیں اور"...... کرشن نے جواب دیا۔

"تم پائلٹ کو کسی ایسی جگہ پر ہیلی کاپٹر اتارنے کا کہو جہاں سے اس کی آواز عمران اور اس کے ساتھیوں تک نہ پہنچ سکے اور تم خود بھی وہاں موجود رہو ہم وہاں سے پیدل چیک پوسٹ پر پہنچیں گے اور پھر میں اپنی نگرانی میں اس مکان پر ریڈ کرواؤں گی اور"...... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پائلٹ کی طرف بڑھا دیا۔

پھر کرشن اور پائلٹ کے درمیان باتیں ہوتی رہیں اور اس کے بعد پائلٹ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس مادام ریکھا کو دے دیا۔

"کیا تم نے لینڈنگ پوائنٹ اچھی طرح سمجھ لیا ہے"...... مادام ریکھا نے ٹرانسمیٹر واپس لیتے ہوئے پائلٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس مادام"...... پائلٹ نے جواب دیا اور مادام ریکھا نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

"مادام کیا آپ کرشن کی رپورٹ سے مطمئن نہیں ہیں"۔ اچانک ساتھ بیٹھی ہوئی کاشی نے پوچھا۔

"تم نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا"...... مادام ریکھا نے چونک پوچھا۔

"آپ نے اس سے پوری تفصیل پوچھی ہے"...... کاشی نے جواب دیا۔

"ہاں دراصل عمران کے گروپ میں ایک عورت ہے لیکن کرشن بتا رہا ہے کہ اس گروپ میں دو عورتیں ہیں اس پر مجھے شک ہوا ہے کہ کہیں یہ کوئی اور گروپ نہ ہو"...... مادام ریکھا نے کہا

"ہو سکتا ہے کوئی مقامی عورت ان کے ساتھ ہو"...... کاشی نے کہا۔

"نہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں نے کافی قریب سے دیکھا ہے۔ یہ لوگ انتہائی اعلیٰ کردار کے مالک ہیں یہ اس قسم کی خرافات میں نہیں پڑ سکتے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا تو کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کوئی نئی ایجنٹ شامل ہوئی ہو۔ بہرحال وہاں جا کر معلوم ہو جائے گا"...... مادام ریکھا

نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو کاشی نے ایک بار پھر اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک پہاڑی مسطح چٹان کے اوپر اتر گیا۔ مادام ریکھا اور کاشی ہیلی کاپٹر سے باہر نکلیں تو ایک طرف سے ایک نوجوان جس کے ہاتھ میں ٹارچ تھی تیزی سے آگے بڑھا۔ چاروں طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ صرف اس نوجوان کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ کی روشنی سے ارد گرد کا ماحول قدرے روشن ہو رہا تھا۔ ٹارچ کی روشنی کے عقب میں اس نوجوان کا چہرہ واضح طور پر نظر نہ آ رہا تھا۔

"میں کرشن ہوں مادام"...... اس نوجوان نے قریب آ کر کہا۔

"ہم لوگ اس بستی سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"یہاں سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر بستی ہے"...... کرشن نے جواب دیا۔

"تو پھر تو یہ ٹارچ کی روشنی بستی سے بھی نظر آ رہی ہو گی"۔ مادام ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں مادام میں نے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا تھا۔ یہاں سے جس طرف بستی ہے اس طرف ایک اونچی پہاڑی ہے اس لئے اس کی روشنی کسی طرح بھی بستی سے نہیں دیکھی جا سکتی"...... کرشن نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ مجھے ایسی ہی ذہانت پسند ہے۔ عمران اور اس کے

ساتھی اس عمارت میں ہی ہیں وہاں سے نکل تو نہیں گئے"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"وہ وہیں ہیں مادام۔ میرا ایک آدمی وہاں کی نگرانی کر رہا ہے۔ ویسے میں نے درے پر موجود سب لوگوں کو پوری طرح الرٹ کر دیا ہے۔ چوکی کے انچارج کمانڈر داس کو میں نے خصوصی طور پر الرٹ بھی کیا ہے اور آپ کی آمد کے متعلق بھی بتا دیا ہے"...... کرشن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس عمارت پر ہی ریڈ کر دیا جائے۔ کمانڈر داس سے میری بات کراؤ"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یہاں سے قریب ہی ایک غار میں میرے دو ساتھی اور ٹرانسمیٹر وغیرہ موجود ہیں آئیے"...... کرشن نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اور پھر کرشن کی رہنمائی میں مادام ریکھا اور کاشی دونوں اس غار میں پہنچ گئیں"...... غار بیٹری سے چلنے والی ایک طاقتور لیمپ کی روشنی سے منور ہو رہا تھا۔ وہاں دو آدمی بھی موجود تھے۔ فولڈنگ کرسیاں اور میزیں بھی موجود تھیں۔

"کمانڈر سے بات کراؤ جلدی"...... مادام ریکھا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کرشن نے جلدی سے ایک طرف رکھا ہوا بڑا سا ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرشن کالنگ اوور"...... کرشن نے بار بار کال دیتے

ہوئے کہا۔

" یس کمانڈر داس اٹنڈنگ یو اوور "...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

" مادام ریکھا سے بات کرو اوور "...... کرشن نے کہا اور ٹرانسمیٹر مادام ریکھا کے سامنے رکھ کر وہ ایک طرف ہٹ گیا۔

" ہیلو مادام ریکھا سپیکنگ اوور "...... مادام ریکھا نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام میں کمانڈر داس بول رہا ہوں اوور "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" تمہیں کرشن نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم تمہارے والے درے سے گزر کر آگے بڑھنے کے لئے یہاں پہنچ چکی ہے اوور "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" یس مادام ۔ اب میں اور میرے ساتھی پوری طرح الرٹ ہیں مادام اوور "...... دوسری طرف سے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا گیا

" تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس فائر گنیں موجود ہیں اوور "...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

" یس مادام ہمارے پاس ضرورت کا ہر قسم کا جدید اسلحہ موجود ہے اوور "...... کمانڈر نے جواب دیا۔

" تو پھر کرشن تمہیں وہ جگہ بتائے گا جہاں تم نے چھ آدمیوں سمیت فوری طور پہنچنا ہے اوور "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" کرشن میں چاہتی ہو کہ کمانڈر داس کے آدمیوں کے ساتھ تم اس عمارت کو گھیر لو اور اس پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کروں اور پھر اندر داخل ہو کر ان افراد کو چیک کرو اور پھر مجھے اطلاع دو ۔ تاکہ میں جا کر انہیں چیک کروں اور اگر یہ لوگ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو میں انہیں اپنے سامنے گولی سے اڑوا دوں گی "۔ مادام ریکھا نے کرشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس مادام "...... کرشن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو کرشن سپیکنگ کمانڈر داس تم اپنے ساتھیوں سمیت تیار ہو جاؤ میں خود تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں ۔ پھر تمہیں ساتھ لے کر پوائنٹ پر جاؤں گا اوور "...... کرشن نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آجاؤ ہم تیار ہیں اوور "...... دوسری طرف سے کمانڈر واس نے کہا۔

" اوور اینڈ آل "...... کرشن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" مادام آپ یہیں رکیں ہم سارا کام مکمل کرنے کے بعد آپ کو وہاں لے جائیں گے "...... کرشن نے کہا۔

" ہاں یہی بہتر رہے گا ۔ کیونکہ اس وقت معمولی سی بھی ہلچل اگر انہوں نے مارک کر لی تو وہ چکنی مچھلی کی طرح ہاتھ سے نکل جائیں گے لیکن تم نے بھی انتہائی احتیاط سے کام لینا ہو گا ۔ اگر دن ہوتا تو میں خود اس ریڈ کی سربراہی کرتی ۔ لیکن ایک تو رات کا وقت ہے اور دوسری یہ

جگہ میرے لئے قطعی اجنبی ہے"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں مادام سب کچھ آپ کے احکامات کے مطابق ہوگا"۔۔۔۔۔۔ کرشن نے کہا اور پھر وہ اپنے دونوں ساتھیوں کو ساتھ لے کر غار سے باہر چلا گیا۔

"تم خاموش کیوں ہو کاشی"۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد مادام ریکھا نے کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا کہوں مادام صورت حال ہی ایسی ہے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔ عمران اور اس کے ساتھی حد درجہ شاطر لوگ ہیں کیا وہ کرشن اور کمانڈر داس کے ہاتھ آ جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار مسکرا دی۔

"تم فکر نہ کرو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس بار مار کھا جائیں گے کیونکہ ان کو تو یہی معلوم ہوگا کہ میں نمیرانی میں ہوں۔ جب کہ یہ جگہ نمیرانی سے کافی دور ہے۔ اس لئے وہ کسی طرح بھی اس بات کا تصور نہیں کر سکتے کہ میں یہاں بھی اس وقت پہنچ سکتی ہوں"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"وہ لوگ ظاہر ہے اطمینان سے پیر پسارے سو تو نہیں رہے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا ہیلی کاپٹر ہی انہوں نے مارک کر لیا ہو۔ بہرحال اب سوائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا اور مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد انہیں باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی

دیں تو وہ دونوں بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اسی لمحے کرشن کا ایک ساتھی جو پہلے اس غار میں موجود تھا غار میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کامیابی مادام وہ لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں"۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا تو مادام ریکھا کا چہرہ فرط مسرت سے بے اختیار کھل اٹھا۔

"کیا انہیں اندر جا کر چیک کر لیا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے پوچھا۔

"یس مادام آیئے میں آپ کو راستے میں تفصیل بتاتا ہوں"۔ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیٹری سے چلنے والا وہ لیمپ جس کی وجہ سے غار میں روشنی ہو رہی تھی اٹھا لیا اور پھر اس کی رہنمائی میں مادام ریکھا اور کاشی دونوں غار سے باہر آ گئیں۔

"کمانڈر داس کے آدمیوں سمیت ہم اس مکان کے قریب پہنچے وہاں ہمارا آدمی نگرانی پر موجود تھا اس نے بتایا کہ وہ سب لوگ اندر ہی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی باہر نہیں آیا تو کمانڈر داس کے حکم پر اس مکان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا اور پھر اندر پچاس کے قریب بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کیے گئے اس کے بعد پندرہ منٹ تک ہم انتظار کرتے رہے۔ اس کے بعد ہم مکان میں داخل ہوئے تو وہ سب ایک ہی کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ملے"۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے راستے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے تک پیدل چلنے کے بعد آخر کار وہ بستی سے ہٹ کر

بنے ہوئے مکان کے قریب پہنچ گئے۔

"آیئے مادام"....... کرشن نے مکان کے دروازے پر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں مادام ریکھا اور کاشی مکان میں داخل ہو گئے۔ دیہاتی انداز کے بنے ہوئے اس مکان کے ایک بڑے کمرے میں فرش پر بچھی ہوئی دری پر اس وقت دو عورتیں اور سات مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے یہ سب مقامی افراد تھے۔ ان کا لباس بھی مقامی تھا اور چہرے بھی۔ مادام ریکھا خاموش کھڑی ان سب کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ اصل لوگ نہیں ہیں"....... اچانک مادام ریکھا نے کہا تو کمرے میں موجود سب افراد اس طرح اچھل پڑے جیسے مادام ریکھا نے بات کرنے کی بجائے بم کا دھماکہ کر دیا ہو۔

"کیا۔ کیا یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"....... کرشن نے سب سے پہلے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں ٹریپ کیا گیا ہے۔ یہ لوگ اصل نہیں ہیں۔ نہ ہی ان میں سے کوئی عورت جولیا کے قدوقامت کی ہے نہ ہی ان میں سے کسی کا قدوقامت عمران یا اس کے ساتھیوں سے ملتا ہے۔ ان کا سامان کہاں ہے"....... مادام ریکھا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو کرشن دوڑ کر ایک طرف رکھے ہوئے دو بڑے بڑے بیگ اٹھا لایا۔

"انہیں کھول کر فرش پر الٹ دو"....... مادام ریکھا نے کہا تو کرشن نے جلدی سے ایک تھیلا کھولا اور فرش پر الٹ دیا۔ دوسرے لمحے وہ

بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ دونوں تھیلوں میں کرنسی نوٹوں کی گڈیوں کے علاوہ چند زنانہ اور مردانہ مقامی لباس تھے۔ نہ ہی کوئی ٹرانسمیٹر تھا اور نہ ہی کوئی ہتھیار۔

"کہاں ہے وہ نمبردار۔ یہ سب اسی کی سازش ہے"....... مادام ریکھا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"وہ تو گھر میں ہو گا میں بلا لاتا ہوں"....... کرشن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"کمانڈر داس کہاں ہے"....... مادام ریکھا نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو اسے اور کاشی کو غار سے یہاں لے آیا تھا۔

"وہ تو آپریشن مکمل کر کے واپس چلے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ چیک پوسٹ کو زیادہ دیر تک خالی نہیں چھوڑ سکتے"....... اس آدمی نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"خالی کیا مطلب۔ کیا وہاں کا سارا عملہ یہاں آ گیا تھا"....... مادام ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام وہاں کمانڈر داس کے علاوہ صرف آٹھ افراد ہیں اور وہ سب کمانڈر کے ساتھ آئے تھے"....... اس آدمی نے جواب دیا تو مادام ریکھا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

"اوہ اوہ تو یہ گیم کھیلی گئی ہے۔ اوہ ویری بیڈ ہمیں کس طرح احمق بنایا گیا ہے اوہ اوہ ویری بیڈ"....... مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔

" مادام نمبردار کے گھر تو تالا پڑا ہوا ہے وہ تو موجود ہی نہیں ہے"....... اسی لمحے کرشن نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" تم ۔ تم نے بیڑہ غرق کرا دیا ہے ۔ یہ ٹریپ تھا اور تمہاری وجہ سے ہم بھی اس ٹریپ میں پھنس گئے یو نانسنس"....... مادام ریکھا نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

" ٹریپ ۔ وہ ۔ وہ"....... کرشن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا مادام ریکھا نے جیکٹ کی جیب سے پسٹول باہر نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ دھماکوں اور کرشن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ وہ گولیاں کھا کر دھڑام سے پشت کے بل نیچے گرا تھا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا ۔ کمرے میں موجود اس کے چار ساتھی بری طرح سہم گئے تھے ۔

" کیا نام ہے تمہارا"....... مادام ریکھا نے اس آدمی سے پوچھا جو انہیں ساتھ لے آیا تھا۔

" جی میرا نام رام لال ہے"....... اس نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری کرشن کے بعد کیا حیثیت ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" جی میں ان کا نمبر ٹو ہوں"....... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب تم کرشن کی جگہ لو گے ۔ کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ "۔

مادام ریکھا نے پوچھا۔

" دس ہیں مادام"....... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان دس افراد کو اکٹھا کرو اور ہتھیار لے لو ۔ ہم نے فوری طور پر اس درے پر جانا ہے ۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً درہ کراس کر کے آگے جا چکے ہوں گے میں چاہتی ہوں کہ انہیں ساکڑی پہنچنے سے پہلے پہلے راستے میں ہی ختم کر دوں"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" یس مادام اب ان کا کیا کرنا ہے"....... رام لال نے کہا۔

" انہیں گولیوں سے اڑا دو ۔ ان کی وجہ سے تو ہمارے خلاف سازش مکمل ہوئی ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" ایسا نہ ہو مادام کہ بستی کے لوگ مشتعل ہو جائیں ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ان کا تعلق بستی سے ہو"....... رام لال نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

" ہاں مادام انہوں نے تو رقم لے کر یہ کام کیا ہے ۔ غریب لوگ ہیں ۔ ہم نے بھی اگر ٹریپنگ کرنی ہوتی تو انہیں ہی استعمال کرتے"....... کاشی نے کہا۔

" اوکے پھر چھوڑ دو انہیں خود ہی صبح انہیں ہوش آ جائے گا"۔ مادام ریکھا نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ اس وقت اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا ۔ حالانکہ جب وہ اس مکان میں داخل ہوئی تھی تو اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک نمایاں تھی۔

رات کا گھپ اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت بغیر کسی روشنی کے تیزی سے ایک بند کریک سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ لباس تھے اور ان میں سے چار کی پشتوں پر سیاہ رنگ کے تھیلے بھی لدے ہوئے تھے۔ انہوں نے بڑی آسانی سے درہ کراس کر لیا تھا۔ کیونکہ درہ اور اس کے اوپر پہاڑی پر موجود چیک پوسٹ دونوں خالی پڑی ہوئی تھیں اور یہ کارنامہ بلیک زیرو نے سرانجام دیا تھا۔ بستی سے کچھ فاصلے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو روک کر بلیک زیرو اکیلا بستی گیا اور پھر وہ نمبردار کو ساتھ لے آیا۔ اس نے نمبردار کے ساتھ مل کر جو پلاننگ کی تھی وہ واقعی عمران کو بھی پسند آگئی تھی۔ اس کے نتیجے میں انہیں بھاری رقم نمبردار کو دینا پڑی لیکن اس طرح انہیں درے کی چیک پوسٹ اور پہاڑی چوٹی دونوں خالی ملیں اور وہ انتہائی خاموشی سے اسے کراس کر

کے آگے بڑھ گئے۔ چونکہ یہ ساری منصوبہ بندی بلیک زیرو اور عمران کے درمیان ہوئی تھی اور ممبران کو اس منصوبہ بندی کا علم نہ تھا اس لئے وہ سب بار بار عمران سے اس بارے میں پوچھ رہے تھے۔ لیکن عمران انہیں اپنی عادت کے مطابق آئیں بائیں کر کے ٹالتا چلا آ رہا تھا۔

"فراز صاحب آپ ہمیں کیوں نہیں بتا رہے کہ یہ سب کچھ کیا ہوا اور کیسے ہوا"...... آخر کار جولیا نے بلیک زیرو سے براہ راست مخاطب ہو کر کہا

"مس جولیا کوئی لمبی چوڑی پلاننگ نہیں کرنی پڑی۔ جب میں نمبردار سے جا کر ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ یہاں پاور ایجنسی کا ایک گروپ موجود ہے اور ان کی موجودگی کی وجہ سے وہ ہماری کسی طرح بھی مدد نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر میں اس گروپ کے انچارج کو راضی کر لوں تو پھر کام ہو سکتا ہے اور اس نمبردار نے ہی مجھے بتایا کہ میں جب اس سے پہلی بار ملا تھا تو میں نے اسے جو معاوضہ دیا تھا اس میں سے بھی آدھی رقم اس انچارج نے جس کا نام کرشن ہے اس سے لے لی تھی۔ اس نمبردار نے ہی بتایا کہ کرشن انتہائی لالچی آدمی ہے اس لئے اگر اسے معاوضہ دیا جائے تو وہ ساتھ شامل ہو سکتا ہے۔ ہم نے چونکہ آگے بڑھنا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ اس کرشن سے بات کر لی جائے اگر وہ رضامند ہو گیا تو ٹھیک ورنہ اس سے مزید معلومات حاصل کر کے اسے ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے رضامندی ظاہر کر دی پھر نمبردار اس کرشن کو ساتھ لے کر آگیا۔ چیف نے مجھے بھاری

کرنسی پہلے ہی دے رکھی تھی اس لئے میں نے جب اسے کرنسی کی جھلک دکھائی تو وہ رضامند ہو گیا۔ میں نے اس سے مل کر جو منصوبہ بندی کی اس کے مطابق نمبردار ہم سے بھاری رقم لے کر بستی کی دو عورتوں اور سات مردوں کو اپنے ساتھ لے کر بستی سے ہٹ کر ایک مکان میں لے جائے گا۔ ادھر نمبردار ہمیں اس درے کے قریب لے جا کر چھپا دے گا کرشن درے کے کمانڈر داس کو اس کے آدمیوں سمیت یہاں طلب کرے گا اور انہیں بتائے گا کہ ہم لوگ مکان کے اندر موجود ہیں۔ اس طرح ہمیں چوکی خالی مل جائے گی اور ہم خاموشی سے اسے کراس کر جائیں گے۔ میں نے واپس آکر عمران صاحب سے یہ منصوبہ ڈسکس کیا تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی چنانچہ اس منصوبے پر عمل ہوا اور ہم خاموشی سے اس درے کو کراس کر کے آگے بڑھے چلے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے بڑے سادہ سے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اصل منصوبہ تو آپ نے بتایا نہیں کہ کرشن نے کس طرح یہاں کے عملے کو وہاں بلایا اور چیک پوسٹ خالی کرائی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اصل منصوبہ تو وہی تھا جو میں نے بتایا ہے لیکن نمبردار نے آکر جو کچھ بتایا وہ مختلف ثابت ہوا۔ اس کے کہنے کے مطابق کرشن نے اس کے سامنے مادام ریکھا کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے بستی کے نمبردار سے مل کر خفیہ

ٹھکانہ حاصل کر لیا ہے۔ اس کا مقصد تو مادام ریکھا کو صرف اطلاع دینی تھی تاکہ کل کو اس پر کوئی حرف نہ آسکے لیکن مادام ریکھا عمران صاحب کا نام سنتے ہی خود ہیلی کاپٹر پر فوراً یہاں پہنچ گئی۔ پھر کرشن نے ان کا بستی سے دور پہاڑیوں میں استقبال کیا اور پھر ساری کارروائی اسی طرح کی کہ نمبردار کے آدمیوں کو جن میں دو عورتیں اور سات مرد شامل تھے کرنسی دے کر بستی سے ہٹ کر ایک مکان میں ٹھہرایا۔ کمانڈر داس کو اس کے آدمیوں سمیت وہاں سے لے گیا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کیا جاسکے اور پھر مادام جا کر ان کا خاتمہ کر سکے۔ مقصد بہرحال یہ درہ خالی کرانا تھا وہ ہو گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" فراز صاحب آپ نے جس انداز میں یہ منصوبہ بندی کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ میں واقعی لیڈر بننے کے جراثیم موجود ہیں چیف نے ویسے ہی جذباتی طور پر آپ کو لیڈر نہیں بنا دیا تھا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" حالانکہ میرا خیال ہے کہ فراز صاحب کا منصوبہ الٹا ہمارے گلے میں پھندہ بن کر لٹک جائے گا"...... اچانک عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ چونکہ مسلسل اندھیرے میں چلتے ہوئے وہ اندھیرے سے مانوس ہو چکے تھے اس لئے اب انہیں اندھیرے کے باوجود ایک دوسرے کے چہرے پر ابھر آنے والی کیفیات بھی کسی حد

تک نظر آنے لگ گئی تھیں۔یہی وجہ تھی کہ عمران کے اس فقرے نے سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھار دیئے تھے۔

"وہ کیسے عمران صاحب"....... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ جب مادام ریکھا جا کر اس مکان میں ہماری جگہ اجنبی لوگوں کو دیکھے گی اور اس کے ساتھ ہی اسے یہ معلوم ہوگا کہ درہ اس دوران خالی رہا ہے تو وہ ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر واپس چلی جائے گی"....... عمران نے کہا۔

"جب تک وہ ان لوگوں کے میک اپ چیک کرائے گی۔ان سے پوچھ گچھ کرے گی تب تک ہم ساکڑی پہنچ بھی چکے ہوں گے اور وہاں شاگل موجود ہے ظاہر ہے وہ مادام ریکھا کو کسی طرح بھی اپنے ایریے میں مداخلت کی اجازت نہیں دے گا اس لئے اس کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ باقی نہ رہے گا کہ وہ واپس چلی جائے"....... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ریکھا سے تمہاری شاید ملاقات نہ ہوئی ہو لیکن ہم سب کی کئی بار ملاقات ہو چکی ہے اس لئے وہ ان لوگوں کو دیکھتے ہی سمجھ جائے گی کہ ان کا قدوقامت ہم سے نہیں ملتا۔اس لئے وہ میک اپ چیک کرانے اور ان سے پوچھ گچھ کے جھگڑے میں پڑنے کی بجائے سیدھا ہمارے پیچھے آئے گی اور اس کی کوشش ہوگی کہ ہمیں ساکڑی پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ ہم راتوں رات وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ہم لامحالہ دن کی روشنی میں ہی وہاں پہنچیں

گے"۔عمران نے کہا۔

"لیکن یہاں وہ کیا کرے گی۔کیا وہ اپنے ساتھیوں سمیت ان پہاڑیوں میں اتر کر ہم سے مقابلہ کرے گی۔اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ بھی ہمارے لئے زیادہ آسان شکار بن جائے گی"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ایسا کرنے کی بجائے اس جگہ پہنچ کر پکٹنگ کرے گی جہاں ہم نے بہرحال پہنچنا ہے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کا آئیڈیا درست ہے عمران صاحب میں تو یہ سمجھ کر مطمئن ہو گیا تھا کہ اب ساکڑی پہنچنے سے پہلے ہمیں کسی مقابلے کی ضرورت نہیں پڑے گی"....... بلیک زیرو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اتنا پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔اگر مادام ریکھا صرف میرا نام سن کر کھچی چلی آسکتی ہے تو مجھے سامنے پا کر اس کا رد عمل ظاہر ہے مزید خوشگوار ہوگا۔کیوں جولیا"....... عمران نے مسکراتے ئے کہا۔

"ہونہہ خوشگوار۔وہ تم سے گولی کی زبان میں بات کرنا زیادہ پسند کرے گی"....... جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب صالحہ سے تو بہرحال مادام ریکھا واقف نہیں ہوگی اس لئے اگر صالحہ کو اس تک بھیج دیا جائے تو صالحہ آسانی سے اسے الجھا سکتی ہے"....... صفدر نے کہا۔

" ارے ارے کیا ہوا۔ اتنی جلدی اکتا گئے ہو کہ اس طرح پیچھا
چھڑانا چاہتے ہو۔ ابھی تو ابتدا ہے ابھی سے "...... عمران نے چونک کر
کہا تو ایک بار پھر پہاڑی کریک قہقہوں سے گونج اٹھا۔
" مم۔ مم میرا یہ مطلب نہ تھا"...... صفدر نے سب کو اس طرح
ہنستے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
" صفدر صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ میں آسانی سے مادام ریکھا
اور ان کے آدمیوں کو اٹھا سکتی ہوں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
" مادام ریکھا شاگل کی طرح جذباتی نہیں ہے وہ خاصی ذہین اور
ٹھنڈے ذہن کی عورت ہے"...... عمران نے جواب دیا۔
" تو پھر آپ نے کیا پلاننگ کی ہے"...... صالحہ نے کہا۔
" ریکھا کا صحیح جوڑ شاگل سے بنتا ہے اس لئے شاگل اور ریکھا دونوں
کا جوڑ ڈال دیا جائے تو ہمارے لئے خاصی آسانیاں پیدا ہو سکتی ہیں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
" منصوبہ تو اچھا ہے عمران صاحب لیکن اس پر عمل درآمد کیسے ہو
گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
" مجھے شاگل کی ذاتی فریکونسی کا علم ہے اس لئے اگر مادام ریکھا کی
آواز میں گفتگو کی جائے تو شاگل کا آسانی سے جوڑ ڈالا جا سکتا ہے"۔
عمران نے کہا تو سب نے ہی اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سفر کافی طویل
ثابت ہو رہا تھا کیونکہ انہیں پہاڑی کریکوں اور کھلی جگہوں پر گھوم کر

آگے بڑھنا پڑتا تھا۔ اس لئے جب وہ اپنے حساب سے اس علاقے کے
قریب پہنچے جہاں ساکری کا علاقہ نزدیک تھا دن کی روشنی ہر طرف
پھیلنی شروع ہو گئی تھی۔
" میرا خیال ہے اب ہمیں یہاں رک جانا چاہیئے آگے یقیناً ڈینجر زون
ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے
" اگر آپ اجازت دیں تو میں آگے جا کر چیکنگ کر آؤں"۔ بلیک
زیرو نے کہا۔
" تمہیں واقعی لیڈر بننے کا بے حد شوق ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
" یہ بات نہیں اصل میں چونکہ آپ کے ساتھ یہ میرا پہلا مشن ہے
اس لئے مجھے آپ سے زیادہ شوق ہے اس میں کام کرنے کا"...... بلیک
زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" تنویر کو ساتھ لے لو"...... عمران نے کہا۔
" عمران صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں مسٹر فراز کے ساتھ چلی
جاؤں"...... تنویر کے بولنے سے پہلے صالحہ نے کہا۔
" صفدر سے پوچھ لو"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔
" آئیے مسٹر فراز عمران صاحب کو بس ہر وقت مذاق ہی سوجھتا
رہتا ہے"...... صالحہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
" بغیر عمران کی اجازت کے تم کہیں نہیں جاؤ گی سمجھیں اور عمران
نے اجازت نہیں دی"...... اچانک جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہوں نے منع بھی تو نہیں کیا"...... صالحہ نے چونک کر کہا

"مس صالحہ فراز ہماری ٹیم کا ممبر نہیں ہے اس لئے اگر یہ مادام ریکھا کے یا اس کے آدمیوں کے ہاتھ آجاتا ہے تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن تم بہرحال ٹیم کی ممبر ہو۔ میں نے تنویر کا نام اس لئے لیا تھا کہ مجھے تنویر کی صلاحیتوں کا علم ہے اگر ایسی کوئی سچوئشن سامنے آئی تو تنویر نہ صرف اپنا تحفظ بخوبی کر سکتا ہے بلکہ وہ فراز کو بھی بچالانے کی صلاحیت رکھتا ہے جب کہ تمہارے ساتھ جانے سے فراز کو تمہاری زیادہ فکر رہے گی"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں بھی یہی بات کرنا چاہتا تھا لیکن عمران صاحب نے تو میرے ساتھ چکر ایسا چلا دیا ہے کہ اگر میں بولتا ہوں تو آپ سب میری بات پر ہنسنا شروع ہو جاتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے اس طرح بہرحال ہماری یہاں موجودگی کا علم مادام ریکھا کو ہو جائے گا اور شاگل کو بھی۔ اور نجانے ان لوگوں کی تعداد کتنی ہو اس لئے آپ وہ ٹرانسمیٹر کال والی ترکیب ہی استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے"...... کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن جب تک ہمیں باہر کی صحیح صورت حال کا علم نہ ہو گا ہم آگے کیسے بڑھ سکیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"عمران صاحب چاہیں تو یہاں بیٹھے بیٹھے باہر کی صحیح صورت حال

معلوم کر سکتے ہیں آپ پہلی بار عمران صاحب کے ساتھ کام کر رہے ہیں اس لئے آپ کو ان کی صلاحیتوں کا درست طور پر علم نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ اصل میں تمہاری لیڈری سے ڈر رہے ہیں اور کچھ نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیپٹن صاحب نے غلط نہیں کہا عمران صاحب آپ کی صلاحیتوں سے تو بہرحال ایک دنیا واقف ہے"...... بلیک زیرو نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"جولیا کتنے عرصے سے میرے ساتھ ہے وہ تو آج تک میری صلاحیتوں کی قائل ہوئی نہیں۔ کیوں جولیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم میں سوائے بکواس کرنے کے اور کیا صلاحیت ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب روشنی تیز ہوتی جا رہی ہے اس لئے ہمیں بہرحال کچھ نہ کچھ کرنا ہی چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"لوگ تو ساری عمر روشنی کو ترستے رہتے ہیں تمہیں روشنی اچھی نہیں لگ رہی۔ بہرحال ٹرانسمیٹر مجھے دو میں دیکھتا ہوں کہ کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے جلدی سے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف

بڑھا دیا۔ عمران نے اس پر ریکھا کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو شیر سنگھ کالنگ اوور"....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں ٹرانسمیٹر پر جمی ہوئی تھیں چند لمحوں بعد جیسے ہی اس پر کال رسیو کرنے والا بلب جلا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو اوور"....... عمران نے شاگل کے انداز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس عمران اور اس کے ساتھی درہ ساراب سے مادام ریکھا اور اس کے آدمیوں کو ڈاج دے کر ساکری کی طرف بڑھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مجھے ابھی مادام ریکھا کے گروپ میں شامل ہمارے ایک مخبر نے کال کر کے بتایا ہے اور باس مادام ریکھا اپنے آدمیوں سمیت اسے ساکری پہنچنے سے روکنے کے لئے ان پہاڑیوں پر پہنچ گئی ہے اوور"۔ عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا وہ مسلسل بٹن دبا دبا کر خود ہی شاگل اور خود ہی شیر سنگھ کے لہجوں میں بول رہا تھا کیونکہ کال رسیور کرنے والا بلب جل رہا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ مادام ریکھا کال سن رہی ہے اور وہ یہی سمجھ رہی ہو گی کہ اچانک کال اس کے ٹرانسمیٹر پر کیچ ہو گئی ہے۔

"اوہ معلوم کرو کہ وہ کہاں ہے۔ میں اس احمق عورت کی بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ خود اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتا

ہوں اوور"....... عمران نے شاگل کے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"باس اس طرح میں نظروں میں بھی آ سکتا ہوں۔ بہرحال میرا آئیڈیا ہے کہ وہ سیاہ پہاڑی والی وادی کے پاس موجود ہو گی جہاں سے ساکری کے علاقے میں داخل ہونے کا راستہ موجود ہے اوور"۔ عمران نے شیر سنگھ کی آواز میں کہا لیکن لہجہ سہما ہوا تھا۔

"اوہ اوہ اچھا میں سمجھ گیا ٹھیک ہے میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے سے پہلے اس عورت کا خاتمہ کر دیتا ہوں اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ نے درست اندازہ لگایا ہے عمران صاحب۔ ہم اس وادی کے قریب پہنچ چکے ہیں اور مادام ریکھا نے یقیناً وہیں پکٹنگ کر رکھی ہو گی"....... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ اس بار اس نے ٹرانسمیٹر پر شاگل کی فریکونسی ایڈجسٹ کی تھی۔

"ہیلو ہیلو کوشن کالنگ مادام ریکھا اوور"....... عمران نے ایک بار پھر بدلی ہوئی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد جب ٹرانسمیٹر پر کال رسیور کرنے والا بلب جل اٹھا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو مادام ریکھا اٹنڈنگ یو کرشن کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اوور"....... عمران نے اس بار مادام ریکھا کی آواز اور لہجے میں بات

کرتے ہوئے کہا۔

"مادام عمران اور اس کے ساتھی درہ کراس کر کے ساکڑی کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں۔ان کا ارادہ سیاہ پہاڑی والی وادی سے گزر کر ساکڑی جانے کا ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں وہیں موجود ہوں۔ تم فکر نہ کرو میں انہیں کسی صورت بھی اس پاگل شاگل تک نہیں پہنچنے دوں گی۔میں دیکھتی ہوں کہ یہ احمق اور پاگل شاگل کس طرح اس بار کریڈٹ لے جاتا ہے اوور"۔ عمران نے مادام ریکھا کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام میں ان کے تعاقب میں ہوں اور اس وقت وہ اس سیاہ وادی کے قریب پہنچ چکے ہیں۔اگر آپ نے فوری کارروائی نہ کی تو وہ لامحالہ اس راستے پر روانہ ہو جائیں گے جو ساکڑی جاتا ہے اس طرح وہ شاگل کے علاقے میں داخل ہو جائیں گے اوور"...... عمران نے کرشن کے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو میں انہیں وہاں تک پہنچنے دوں گی تو وہ پہنچیں گے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ شاگل اور ریکھا آپس میں الجھ پڑیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد نتیجہ سامنے آجائے گا۔شاگل خود نہیں آئے گا لیکن وہ بہرحال اپنے آدمی ضرور بھیجے گا"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک انہیں دور سے تیز فائرنگ اور میزائلوں کے تیز دھماکے سنائی دینے لگے تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ جلدی کرو یہی موقع ہے ہمارے نکلنے کا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس وادی سے نکل کر چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے اس کے پیچھے اسی طرح اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

شاگل انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں دیہاتی انداز میں بنے ہوئے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ ایک طرف ایک لکڑی کی میز اور اس کے ساتھ ایک کرسی پڑی ہوئی تھی۔ میز پر ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ شاگل بار بار ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔

"نانسنس نجانے کہاں مر گیا ہے۔ اب تک تو ان سب کی لاشیں یہاں تک پہنچ جانی چاہئیں تھیں"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ٹرانسمیٹر خاموش تھا وہ مسلسل بڑبڑاتا رہا اور اضطراب کے عالم میں ٹہلتا رہتا۔ پھر اچانک ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو وہ اس طرح ٹرانسمیٹر پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس نے تیزی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو مادام ریکھا کالنگ شاگل اوور"...... ٹرانسمیٹر کا بٹن دبتے ہی

مادام ریکھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو شاگل اس طرح بھڑک کر پیچھے ہٹا جیسے ٹرانسمیٹر سے اسے بجلی کا طاقتور شاک لگا ہو۔ کال مسلسل دی جا رہی تھی۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اوور" شاگل نے آگے بڑھ کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمیوں نے میرے علاقے میں مجھ پر اور میرے آدمیوں پر فائر کھول دیئے میں نے تمہارے سارے آدمی مار گرائے ہیں البتہ ان کے انچارج گرومیت کو گرفتار کر لیا ہے اور اب میں صدر صاحب سے بات کرنے والی ہوں اوور"...... مادام ریکھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم جیسی احمق عورت کو نجانے کس نے ایجنسی کا چیف بنا دیا ہے۔ نانسنس وہ عمران اور اس کے ساتھی تمہارا گھیرا آسانی سے توڑ کر یہاں ساکری کے علاقے میں پہنچ گئے ہیں اور تم نے اپنی اہمیت بنانے کے لئے میرے علاقے میں میرے ہی آدمیوں پر حملہ کر دیا ہے نانسنس میں تمہارا کورٹ مارشل کراؤں گا اوور"...... شاگل نے بھی چیختے ہوئے جواب دیا۔

"سنو شاگل کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دونوں پہلے اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف مل کر جدوجہد کریں اپنے تنازعے بعد میں آپس میں ہی طے کر لیں گے اوور"...... مادام ریکھا نے فوراً ہی نرم پڑتے ہوئے کہا تو شاگل کے چہرے پر بے اختیار طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اب تمہاری سمجھ میں آئی بات اب بولو۔ کرو صدر کو کال اور بتاؤ انہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی تمہاری پاور ایجنسی کا گھیرا توڑ کر ساکڑی پہنچ گئے ہیں بتاؤ انہیں تاکہ انہیں بھی معلوم ہو سکے کہ شاگل کے علاوہ اور کسی میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ دشمنوں سے ٹکرا سکے اوور"۔شاگل نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری شاگل تم واقعی صلاحیتوں میں مجھ سے آگے ہو اور ویسے بھی میں تو تمہاری شاگرد ہی ہوں جو کچھ میں نے سیکھا ہے تم سے ہی سیکھا ہے۔ تمہیں تو میں اپنا استاد مانتی ہوں اوور"...... مادام ریکھا نے اس بار قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو شاگل کا سینہ اس طرح پھول گیا جیسے غبارے میں اچانک ہوا بھر جانے سے غبارہ پھول جاتا ہے۔

"او کے۔ او کے لیکن تم نے تو میرے آدمی مار ڈالے ہیں اوور" شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمیوں نے بھی تو میرے چھ آدمی مار دیئے ہیں اور آدمیوں کا کیا ہے وہ تو مرتے رہتے ہیں۔ ملک وقوم کی خاطر قربانیاں تو بہرحال دینی ہی پڑتی ہیں اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ خود اکیلی یہاں آجاؤ لیکن تمہارے آدمی یہاں نہیں آسکتے۔ میرا وعدہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد میں جب صدر صاحب کو رپورٹ دوں گا تو تمہارا ذکر بھی اس رپورٹ میں کر دوں گا اوور"...... شاگل نے اسی طرح فاخرانہ لہجے میں

کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ تمہاری مہربانی ہو گی لیکن کاشی میرے ساتھ ہے وہ میرے ساتھ ہی آئے گی میں اپنے آدمیوں کو وہیں چھوڑ آؤں گی اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"چلو کوئی بات نہیں کاشی کو بھی ساتھ لے آؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ اب تمہاری دم چھلا بن کر وقت گزار رہی ہے اوور"...... شاگل نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں موجود ہو اوور"...... دوسری طرف سے مادام ریکھا نے کہا۔

"گرومیت کو معلوم ہے وہ تمہیں لے آئے گا اوور"...... شاگل نے کہا۔

"وہ تو شدید زخمی اور بے ہوش ہے۔ مجھے اس کو بچانے کے لئے نیچے اپنے طبی سنٹر میں بھیجنا پڑے گا وہ تو اس وقت رہنمائی کے قابل نہیں ہے اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"تم ہیلی کاپٹر پر آؤ گی اوور"...... شاگل نے کہا۔

"میرا ہیلی کاپٹر تو تمہارے آدمیوں نے تباہ کر دیا ہے البتہ تمہارا ہیلی کاپٹر صحیح سلامت موجود ہے اس پر ہی آسکتی ہوں اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ساکڑی پہاڑی کے شمال کی طرف واقع بستی میں آ جاؤ میرے آدمی تمہیں کاشن دے دیں گے اوور"...... شاگل نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو تم اپنے آدمیوں سمیت بستی میں موجود ہو حالانکہ تمہیں تو لیبارٹری کے انتہائی قریب ہونا چاہئے ایسا نہ ہو کہ وہ شیطان اپنے ساتھیوں سمیت دوسری سمت سے لیبارٹری میں داخل ہو جائے اوور"...... مادام ریکھا کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

" تم مجھے اپنی طرح احمق سمجھتی ہو۔ میرے آدمی لیبارٹری کے نیچے موجود ہیں اور ویسے بھی لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر سریندر سے میری ٹرانسمیٹر پر بات ہو چکی ہے۔ میں نے اسے سختی سے کہہ دیا ہے کہ وہ میری اجازت کے بغیر کسی صورت بھی کسی کو لیبارٹری میں نہ آنے دے اور میں نے صدر صاحب کو کہہ کر بھی اسے ہدایات دلوا دی ہیں اور ویسے لیبارٹری کے انتظامات اس قسم کے ہیں کہ عمران تو ایک طرف اس کی روح بھی اندر نہیں جا سکتی اوور"...... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے پھر میں آ رہی ہوں اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" آ جاؤ تم بھی کیا یاد کرو گی اوور اینڈ آل"...... شاگل نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ہونہہ نانسنس چلی تھی مجھ سے مقابلہ کرنے کل کی چھوکری اب آئی ناں سیدھی راہ پر"...... شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر کے مسرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ اس نے اس طرح زور سے تالی بجائی جیسے بادشاہ غلاموں کو بلانے کے لئے تالی بجاتے

ہیں۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" ورما پاور ایجنسی کی مادام ریکھا ہمارے ہیلی کاپٹر پر یہاں آ رہی ہے اس کا ہیلی کاپٹر جیسے ہی یہاں پہنچے اسے کاشن دے کر لینڈ کراؤ اور پھر اسے یہاں لے آؤ"...... شاگل نے اس نوجوان سے کہا جس کا نام ورما تھا۔

" یس باس"...... ورما نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑیوں کے اندر ایک لمبا چکر کاٹ کر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اس کے ہاتھ میں نقشہ موجود تھا اور وہ بار بار نقشے کو کھول کر دیکھتا اور پھر آگے بڑھ جاتا۔ سوائے عمران کے باقی سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔ فائرنگ اور میزائلوں کی آوازیں ابھی تک سنائی دے رہی تھیں۔ اس دوران ایک ہیلی کاپٹر کو بھی انہوں نے تیزی سے نمیرانی کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کی پرواز کے بعد فائرنگ کا زور یکلخت مدھم پڑ گیا تھا اور اب کبھی کبھار اکا دکا آوازیں سنائی دے جاتی تھیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں بھی ختم ہو گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھی مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک وہ سب ٹھٹک کر نہ صرف رک گئے بلکہ ان سب نے بے اختیار مختلف چٹانوں کی اوٹ لے لی کیونکہ انہیں قریب سے ہی کسی کے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں

اور پھر چند لمحوں بعد ایک چٹان کے پیچھے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی لڑکھڑاتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا اور وہ اس طرح جھولتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے نیچے گر جائے گا۔ اس کے ہاتھوں میں کوئی اسلحہ نہ تھا۔

"اوہ یہ تو شاگل کا آدمی ہے۔ اسے میں جانتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اسے سنبھال لیا۔

"پانی لاؤ جلدی کرو یہ ختم ہو رہا ہے"...... عمران نے اسے نیچے لٹاتے ہوئے کہا تو اس کے ایک ساتھی نے جلدی سے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے پانی کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکنا ہٹا کر اس نے بوتل اس نیم بے ہوش آدمی کے منہ سے لگا دی۔ وہ آدمی غٹا غٹ پانی پینے لگا۔ کافی سارا پانی پینے کے بعد اس نے ہاتھ سے بوتل ہٹا دی۔ اب اس کے چہرے پر پھیلا ہوا زرد رنگ تیزی سے سرخی میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس سے پوچھا۔

"مم مم میرا نام گرومیت سنگھ ہے۔ تت تت تم کون ہو کیا مادام ریکھا کے آدمی ہو"...... اس آدمی نے اٹک اٹک کر کہا اور ساتھ ہی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے وہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تم شاگل کے آدمی ہو۔ کیا ہوا تمہیں۔ کیا مادام ریکھا نے تمہارا

یہ حال کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں وہ خود شدید زخمی ہو کر گر گئی ہے۔اس کے سارے آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔صرف اس کی ساتھی عورت بچ گئی ہے وہ اسے ہیلی کاپٹر پر لے گئی ہے لیکن ہمارے آدمی بھی ختم ہو گئے ہیں۔میں شدید زخمی ہوں۔یہاں سے کچھ فاصلے پر ہمارا ہیلی کاپٹر ہے پلیز مجھے اس ہیلی کاپٹر تک پہنچا دو۔میں نے ٹرانسمیٹر پر چیف شاگل کو کال کرنی ہے پلیز پلیز"...... گرومیت سنگھ نے رک رک کر کہا اور پھر آخری الفاظ کے ساتھ ہی اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور دوسرے لمحے اس کی گردن ڈھلک گئی وہ ختم ہو چکا تھا۔عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اسے چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"جا کر دیکھو ہیلی کاپٹر موجود ہے جلدی کرو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب تیزی سے ادھر ادھر پھیل گئے۔اب چونکہ انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ مادام ریکھا اور شاگل کے آدمی ختم ہو چکے ہیں اس لئے اب انہیں چھپ کر آگے بڑھنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

"آپ کی سکیم انتہائی شاندار انداز میں کامیاب رہی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے جو عمران کے قریب کھڑا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا واقعی کیا جولیا نے ہاں کر دی ہے"...... عمران نے اس طرح چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے انہونی ہونی ہو گئی ہو اور ساتھ موجود صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔جب کہ جولیا صرف [illegible]

کر رہ گئی۔اس وقت عمران کے ساتھ بلیک زیرو جولیا اور صالحہ ہی رہ گئی تھیں باقی سب ساتھی اس ہیلی کاپٹر کی تلاش میں نکل گئے تھے۔

"میرا مطلب اس سکیم سے تھا جو آپ نے علیحدہ علیحدہ مادام ریکھا اور شاگل کو ٹرانسمیٹر کال کر کے بنائی تھی۔اس طرح وہ دونوں آپس میں لڑ پڑے اور ہمیں آگے بڑھنے کا موقع مل گیا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تم اس سکیم کی بات کر رہے تھے۔یہ کیا سکیم ہے۔ایسی سکیمیں تو بنتی بگڑتی رہتی ہیں اصل سکیم تو وہ ہوتی ہے جس کے کامیاب ہونے پر زندگی میں بہاروں کے رنگ کھل جاتے ہیں۔چہروں پر اجالے پھیل جاتے ہیں"۔عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی

"بکواس مت کرو تمہیں سوائے بکواس کرنے کے اور آتا ہی کیا ہے"...... جولیا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے دیکھا فراز مجھے کیا آتا ہے۔تم خواہ مخواہ میری تعریفیں کرنے میں لگے ہوئے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مسٹر فراز پلیز۔عمران تو احمق آدمی ہے لیکن میں اس طرح اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتی"...... جولیا نے سچ مچ بلیک زیرو پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری مس جولیا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے

کہا۔ تھوڑی دیر بعد خاور واپس آتا دکھائی دیا۔

" ہیلی کاپٹر یہاں سے قریب ہی ایک وادی میں موجود ہے ۔ سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر ہے "...... خاور نے قریب آ کر کہا۔

" اس گرومیت کو بھی اٹھا لو ۔ کسی غار میں ڈال دینا ۔یہاں تو چیل کوے اسے کھانا شروع کر دیں گے "...... عمران نے کہا تو خاور نے سر ہلاتے ہوئے جھک کر گرومیت کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈالی اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے پھر ایک غار میں عمران کے کہنے پر خاور نے گرومیت کی لاش غار کے کافی اندر لے جا کر رکھی اور واپس آگیا۔ تھوری دیر بعد وہ وادی میں موجود ایک بڑے سے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے جہاں باقی ساتھی بھی موجود تھے ۔

" ٹرانسمیٹر مجھے دو اب مجھے ایک بار پھر شاگل سے بات کرنی پڑے گی ۔ اگر گرومیت کو زندگی اور تھوڑی سی مہلت دے دیتی تو معاملات زیادہ آسان ہو جاتے "...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو صفدر نے اپنے بیگ میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر شاگل کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو مادام ریکھا کالنگ شاگل اوور "...... عمران نے مادام ریکھا کی آواز میں بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ غصے کی شدت سے بری طرح چیخ رہا ہو ۔

" شاگل اٹنڈنگ یو کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اوور "...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے شاگل کا پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب سنائی دیا۔

" تمہارے آدمیوں نے میرے علاقے میں مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر فائر کھول دیئے میں نے تمہارے سارے آدمی مار گرائے ہیں البتہ ان کے انچارج گرومیت کو گرفتار کر لیا ہے اور اب میں صدر صاحب سے بات کرنے والی ہوں اوور "...... عمران نے مادام ریکھا کی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ انداز ایسا تھا جیسے مادام ریکھا شدید غصے کے عالم میں بول رہی ہو ۔ دوسری طرف سے بولتے ہوئے شاگل کو اس قدر غصہ آیا کہ اس نے جواب میں مادام ریکھا کو احمق اور نانسنس تک کہہ دیا اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو آنکھ ماری اور پھر یکلخت اس نے مادام ریکھا کے لہجے کو اس طرح نرم کر دیا جیسے وہ شاگل کے رعب میں آ گئی ہو اور پھر شاگل نے جس طرح فاخرانہ انداز میں جواب دینے شروع کر دیئے اس پر سارے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے ۔ عمران مادام ریکھا کی آواز میں بات کرتا رہا اور آخر کار اس نے اسے نفسیاتی انداز میں ڈیل کر کے یہ بات منوا لی کہ وہ اس کے ساتھ مل کر عمران کو لیبارٹری میں داخل ہونے سے روکے گا اور شاگل نے اسے اجازت دے دی کہ وہ ہیلی کاپٹر اس کے پاس آجائے ۔ عمران نے گفتگو کے دوران اس سے یہ بھی معلوم کر لیا کہ وہ سناکڑی پہاڑی کے قریب ایک بستی میں ٹھہرا ہوا ہے اور اس کے آدمیوں کا ایک گروپ

لیبارٹری کے گرد بھی موجود ہے اور شاگل نے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر سریندر سے بھی بات چیت کی ہے۔

"اب دیکھنے والا تماشہ ہوگا جب مادام ریکھا اور کاشی کی بجائے وہاں جولیا اور صالحہ پہنچیں گی"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب کیا آپ صرف جولیا اور صالحہ کو وہاں بھیجیں گے"۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"اب تو صحیح معنوں میں مشن مکمل کرنے کی سکیم تیار ہوئی ہے ورنہ مجھے واقعی بے حد فکر تھی کہ لیبارٹری میں کس طرح داخل ہو کر وہ مشین حاصل کی جائے کیونکہ اس بار مشن لیبارٹری کو تباہ کرنا نہیں بلکہ وہاں سے مشین کو صحیح سلامت نکال کر لے آنا ہے اور لیبارٹری کو سیل کر دیا گیا تھا۔ اب ہم سب پہلے اس بستی میں جائیں گے جہاں شاگل موجود ہے۔ وہاں ہم نے شاگل کو کور کرنا ہے اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کر دینا ہے اس کے بعد شاگل کے ہیلی کاپٹر میں ہم نے لیبارٹری کے گرد موجود اس کے آدمیوں کے پاس پہنچ کر ان کا خاتمہ کرنا ہے اور پھر شاگل کے حکم پر وہ مشین لیبارٹری سے باہر آئے گی اور پھر شاگل کے ہیلی کاپٹر میں ہم یہاں سے شوگران کی سرحد میں داخل ہو کر وہاں سے اس مشین کا تجزیہ کرا کر اور بلاسٹنگ اسٹیشن کے کمپیوٹر کو آف کر کے واپس پاکیشیا پہنچیں گے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب نے مسرت بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلانے

شروع کر دیئے کیونکہ اب ان کی سمجھ میں بھی یہ بات آ گئی تھی کہ عمران نے اپنی ذہانت سے اس مشین کو حاصل کرنے کا کامیاب سکوپ بنا لیا ہے۔

شاگل بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھا مادام ریکھا کی آمد کا انتظار کر رہا تھا کہ اسے کمرے کے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن جب اسے احساس ہوا کہ قدموں کی آواز دو عورتوں اور ایک مرد کی ہے تو وہ مطمئن ہو گیا۔ اس کا سینہ بے اختیار پھول گیا اور چہرے کے اعصاب اکڑ سے گئے۔ ظاہر ہے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ آنے والی مادام ریکھا اور اس کی ساتھی عورت کاشی ہے اور اس کے ساتھ اس کا آدمی ورما ہو گا۔ دوسرے لمحے بند دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"....... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے شاگل بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اندر آنے والی دونوں عورتیں مقامی ہونے کے باوجود اجنبی تھیں اور

ان کے ساتھ ورما کی بجائے کوئی اجنبی مقامی آدمی تھا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب کی طرف گیا۔

"ارے ارے کیوں اپنے ہاتھ کو تکلیف دے رہے ہو۔ رہنے دو۔ مہمانوں کا استقبال ہاتھ کی بجائے مسکراتے ہوئے چہرے سے کرنا چاہئے"....... اچانک عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی تو شاگل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ بے اختیار اچھلا تو دوسرے لمحے وہ کرسی سے ٹکرا کر نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ کسی نے اسے سنبھال لیا اور پھر اسے جیسے احساس ہوا کہ اس کے دونوں ہاتھ انتہائی تیزی سے اس کی پشت پر ہوئے اور پھر اسے کسی نے دھکیل کر کرسی پر بٹھا دیا تھا۔

"بیٹھو بیٹھو اطمینان سے بیٹھو۔ تم جیسے چیف کو ہم جیسے ادنیٰ ایجنٹوں کے استقبال کے لئے کھڑا نہیں ہونا چاہئے یہ وقار کے خلاف ہے"....... ایک بار پھر عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور شاگل کے ماؤف ہوتے ہوئے ذہن کو ایک بار پھر اس طرح جھٹکا لگا جیسے کسی نے اس کے ذہن کا لنک بجلی کے انتہائی طاقتور کرنٹ سے جوڑ دیا ہو۔ اس نے ایک بار پھر جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔

"اطمینان سے بیٹھے رہو ورنہ تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے"....... اس بار عمران کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو جیسے شاگل کو ہوش سا آگیا۔

"تم۔ تم عمران۔ تم۔ یہ۔ یہ کیا ہے"....... شاگل نے انتہائی

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ میں ہوں میں نے سوچا کہ میرا دوست یہاں ویران پہاڑیوں میں اکیلا بور ہو رہا ہوگا اس لئے میں یہاں آگیا ہوں تاکہ گپ شپ بھی ہو سکے اور تمہارا دل بھی بہلا رہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن ۔ ابھی ۔ لیکن وہ مادام ریکھا ۔ وہ کاشی ۔ وہ ۔ وہ ۔ تو" ۔ شاگل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اسے واقعی اس سچویشن کی کسی طرح بھی سمجھ نہ آرہی تھی۔

" مادام ریکھا کو تمہارے آدمیوں نے شدید زخمی کر دیا ہے ۔ اسے کاشی بچا کر لے گئی ہے وہ تو کسی ہسپتال میں پڑی ہائے ہائے کر رہی ہو گی ۔ یہ مادام جولیا ہیں اور اس کے ساتھ صالحہ ہے وہی صالحہ جس نے سردار کارو والے مشن میں تمہارے خلاف کام کیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مم ۔ مم ۔ مگر ۔ وہ ۔ وہ ۔ مادام ریکھا کی کال وہ"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ اس کا ذہن واقعی مسلسل قلابازیاں کھا رہا تھا۔

" تم خواہ مخواہ اپنے اس قیمتی ذہن پر دباؤ ڈال رہے ہو ۔ جب تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ کسی کی آواز اور لہجہ بنا کر بولنا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے تو پھر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شاگل کا ذہن بھک سے اڑ گیا ۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی

آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیلتا چلا جا رہا ہو ۔ اس نے سر کو جھٹکے دے کر سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود ۔ اس کی آنکھوں کے سامنے پھیلنے والا اندھیرا مسلسل گہرا ہوتا گیا لیکن پھر جس تیزی سے اندھیرا پھیلا تھا اسی تیزی سے سمٹنے لگا اور جیسے ہی اس کے ذہن میں دوبارہ روشنی ہوئی وہ بے اختیار اچھل پڑا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اسی کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا ۔ کمرہ خالی تھا ۔ نہ ہی وہاں عمران تھا اور نہ اس کی ساتھی عورتیں۔

" ورما ۔ ورما ۔ ورما"...... شاگل نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن جب اس کی آواز پر کوئی اندر نہ آیا تو اس نے ہونٹ بھینچے اور ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی کے ساتھ بندھا ہونے کی وجہ سے وہ کیسے اٹھ سکتا تھا۔

" نانسنس یہ سب کہاں مر گئے ہیں ۔ یہ ۔ یہ مجھے کس نے باندھ دیا ہے اب کیا خواب بھی سچ ہونے لگ گئے ہیں"...... شاگل نے بری طرح جدوجہد کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر جنونی انداز میں مسلسل جدوجہد کرنے کی وجہ سے اس کے جسم کے گرد موجود چند رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں تو اس نے ایک بار پھر جدوجہد کرنی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رسی توڑنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا ۔ اس نے جلدی سے باقی ماندہ رسیاں ہٹائیں اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بھاگ پڑا ۔ اس

نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ اس نے بے اختیار دروازے پر زور زور سے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے اور حلق کے بل پوری قوت سے چیخنا شروع کر دیا۔ لیکن دیہاتی انداز کا بنا ہوا بھاری دروازہ باہر سے بند ہونے کی وجہ سے کھل ہی نہ رہا تھا۔ شاگل نے پیچھے ہٹ کر پوری قوت سے دروازے کو لات ماری اور پھر وہ جنونیوں کے انداز میں مسلسل دروازے پر لاتیں مارتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ بری طرح ہانپنے لگا تھا۔ پسینے سے اس کا پورا جسم بھیگ گیا تھا۔ وہ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوا اور اپنی سانس برابر کرنے لگا ہی تھا کہ اسے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔

" کھولو دروازہ کھولو "...... شاگل نے قدموں کی آواز سنتے ہی ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بھاری زنجیر ہٹنے کی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک مقامی دیہاتی کھڑا حیرت سے پلکیں جھپک رہا تھا۔

" کون ہو تم۔ وہ وہ ورما کہاں ہے۔ کہاں مر گیا ہے وہ۔ وہ کہاں ہے "...... شاگل اس طرح آنے والے پر چڑھ دوڑا جیسے اس نے دروازہ کھول کر دنیا کا سب سے سنگین جرم کیا ہو۔

" ج ج جناب میں تو بستی کا آدمی ہوں۔ میرا نام گوگل ہے۔ میں تو یہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے آوازیں سنیں اور یہاں آ گیا "...... آنے والے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر ہٹو ایک طرف یوں دروازے میں کھڑے ہو کر میرا منہ

کیوں دیکھ رہے ہو نانسنس "...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ گوگل تیزی سے مڑ کر ایک طرف کو ہو گیا تو شاگل تیزی سے باہر نکلا برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا۔ باہر صحن کا پھاٹک بھی کھلا ہوا تھا۔

" وہ میرے آدمی کہاں ہیں وہ کہاں مر گئے ہیں میں ان سب کو گولی مار دوں گا "...... شاگل نے غصے کی شدت سے بری طرح ناچتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم جناب مجھے تو پتہ نہیں جناب "...... دیہاتی نے اور زیادہ سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو بھاگ جاؤ یہاں کھڑے کیوں ہو نانسنس "...... شاگل نے ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں وہاں اس کے چھ ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ سب کیا ہے "...... شاگل نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اسے اس کمرے میں جہاں سے وہ باہر نکلا تھا ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا واپس اسی کمرے میں داخل ہوا آواز دیوار میں موجود ایک الماری سے نکل رہی تھی اس نے الماری کا پٹ کھولا تو اندر اس کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے سنائی دے رہی تھی شاگل نے جلدی سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور ایک طرف موجود

میز پر رکھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ مسٹر شاگل اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی عمران کی آواز سنائی دی تو شاگل اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے اس کے پیروں میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔

"ہیلو عمران کالنگ شاگل اوور"...... عمران مسلسل کال دے رہا تھا۔ شاگل نے ہونٹ بھینچے اور آگے بڑھ کر اس نے بٹن دبا دیا۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو اوور"...... شاگل نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ۔ اوہ کہیں دماغ کی رگ نہ پھٹ جائے اتنا غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ویسے مجھے تمہیں مبارک باد دینی چاہئے کہ تم نے اپنے آپ کو رسیوں سے آزادی دلا دی ہے ویسے میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ کمزور سی رسیاں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کا مقابلہ کہاں کر سکتی ہیں اوور"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم کہاں سے بول رہے ہو اور یہ تم نے میرے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا تم نے سمجھ کیا رکھا ہے اوور"...... شاگل نے غصے کی شدت سے بری طرح کانپتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ دراصل تمہارے یہ ساتھی کچھ ضرورت سے زیادہ عقلمند اور چالاک بننے کی کوشش کر رہے تھے اور تم جانتے ہو کہ میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ تم جیسے چیف کے اسسٹنٹ تم سے زیادہ

عقلمند ہوں اس لئے میں نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ میرا مشورہ مانو تو احمقوں کو اسسٹنٹ بنایا کرو۔ یہ عقلمند لوگ کسی روز تمہیں چیف کی کرسی سے اٹھا کر خود اس پر بیٹھ جائیں گے۔ ویسے تم نے پوچھا ہے کہ میں کہاں سے بول رہا ہوں۔ تو تمہیں بتا دوں کہ تمہارے دو ہیلی کاپٹر شوگران کی سرحد کے قریب موجود ہیں وہاں سے واپس لے لینا اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"شوگران کی سرحد کے قریب کیا مطلب اوور"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے لئے مسئلہ ہی دراصل یہی تھا کہ لیبارٹری میں وائرلیس کنٹرول طاقتور بم فٹ کرنے کے بعد ہم جلد از جلد کافرستان کی سرحد سے باہر جانا چاہتے تھے اس لئے ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ ہم تمہارے ہیلی کاپٹروں میں شوگران کی سرحد تک پہنچیں اور پھر شوگران میں اطمینان سے داخل ہو جائیں۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا البتہ تمہارے ہیلی کاپٹر ہم نے تمہاری ہی سرحد میں چھوڑ دیئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہارے محکمے کے قیمتی ہیلی کاپٹر شوگران کے قبضے میں آ جائیں اس طرح تمہارے ملک کو نقصان پہنچے اوور"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو شاگل کے ذہن میں پہلے سے بھی زیادہ تیز دھماکے ہونے لگ گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب یہ کیا کہہ رہے ہو۔ لیبارٹری میں وائرلیس کنٹرول بم۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ بکواس کر رہے ہو تم پاگل

سمجھتے ہو مجھے ۔ تم چاہے لٹے ہو جاؤ تم کسی طرح بھی لیبارٹری میں
داخل نہیں ہو سکتے اور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" دھیرج دھیرج مسٹر شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس ۔
میں اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے چل کر ان خشک اور ویران
پہاڑیوں میں صرف تمہاری شکل دیکھنے کے لئے تو نہیں آیا تھا میں نے
مشن مکمل کرنا تھا اس لئے جب میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارے
پاس پہنچا اور تم حیرت کی شدت سے بے ہوش ہو گئے تو میں نے
تمہاری گردن پر ایک خاص عمل کر کے تمہیں طویل عرصے کے لئے
بے ہوش کر دیا تاکہ تمہارے اعصاب پر سکون ہو سکیں کیونکہ مجھے
خطرہ تھا کہ کہیں تمہارا نروس بریک ڈاؤن نہ ہو جائے اور تم سڑکوں پر
بریک ڈانس کرتے نظر آؤ ۔ تمہاری بے ہوشی کے دوران میرے
آدمیوں نے لیبارٹری کے گرد موجود تمہارے آدمیوں کا خاتمہ کیا اور ہم
نے انہیں چیل کوؤں سے بچانے کے لئے غاروں میں پہنچا دیا تاکہ وہ
وہاں اطمینان سے ابدی نیند سو سکیں ۔اس کے بعد لیبارٹری انچارج
ڈاکٹر سریندر کو تمہارے ملک کے صدر صاحب نے خصوصی کال کر
کے کہا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف عالی جناب شاگل صاحب
لیبارٹری میں تشریف لا رہے ہیں تاکہ لیبارٹری کے اندرونی حفاظتی
انتظامات کا جائزہ لے سکیں ۔ پھر تم نے خود ہی مجھے اس وقت بتایا تھا
جب میں مادام ریکھا کی آواز میں تم سے بات کر رہا تھا کہ تمہاری بات
ڈاکٹر سریندر سے ہو گئی ہے ۔چنانچہ میں نے تمہاری آواز میں ڈاکٹر

سریندر سے بات کی اور ڈاکٹر سریندر نے لیبارٹری کھول دی ۔چونکہ
تمہارا ان سے پہلے کبھی تعارف نہ ہوا تھا صرف آواز کی حد تک تعارف
تھا اس لئے انہوں نے میرا بطور شاگل شاندار استقبال کیا اور میں نے
پوری لیبارٹری کا جائزہ لیا ۔ لیبارٹری کے اندر ایک جگہ وائرلیس
کنٹرول انتہائی طاقتور بم فٹ کیا اور ڈاکٹر سریندر کے حفاظتی انتظامات
اور کنٹرول پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ جناب
شاگل صدر صاحب سے ڈاکٹر سریندر کی فرض شناسی کی تعریف کریں
گے ۔ باہر آ گیا پھر میرے آدمیوں نے تمہیں کرسی سے باندھا اور
دروازے کو باہر سے بند کر کے ہم تمہارے دو ہیلی کاپٹروں میں
شوگران کی سرحد پر پہنچے اور پھر وہاں ہیلی کاپٹر چھوڑ کر ہم آگے بڑھ گئے
اور اس وقت ہم شوگران میں موجود ہیں ۔ویسے تمہارا ایک ہیلی کاپٹر
وہیں تمہاری بستی کے قریب موجود ہے ۔ تم چاہو تو اس پر بیٹھ کر
اطمینان سے واپس دارالحکومت جا سکتے ہو کیونکہ اب تمہارے ملک کی
یہ انتہائی قیمتی لیبارٹری میرے صرف ایک بٹن پریس کرتے ہی کسی
خفیہ آتش فشاں کی طرح اچانک پھٹ پڑے گی اور میں نہیں چاہتا کہ
تم اس کی زد میں آ کر مارے جاؤ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے اور
اسی لئے اب میں نے تمہیں ساری تفصیل بتا دی ہے اس لئے تم ہیلی
کاپٹر میں بیٹھ کر جس قدر جلد ہو سکے یہاں سے روانہ ہو جاؤ ۔ میں تمہیں
اس کے لئے صرف دس منٹ دے سکتا ہوں ۔ دس منٹ بعد تمہاری
لیبارٹری تباہ ہو جائے گی اور یہ بھی سن لو کہ یہ دس منٹ ڈاکٹر سریندر

کو کال کرنے میں ضائع نہ کر دینا کیونکہ لیبارٹری میں ڈاکٹر سریندر سمیت تمام سائنس دانوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور لاشیں کال کا جواب نہیں دے سکتیں۔ اگر تم نے دس منٹ ضائع کر دیئے تو پھر قیامت کے روز مجھے گلہ نہ کرنا۔ گڈ بائی اوور اینڈ آل“...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا کمرے سے نکل کر صحن کے بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے اچھی طرح تجربہ تھا کہ عمران جو کچھ کہتا ہے ویسے ہی کرتا ہے اس لئے اگر اس نے کہا ہے کہ دس منٹ بعد لیبارٹری تباہ ہو جائے گی تو یقیناً ہو جائے گی اس لئے ان دس منٹوں میں بہرحال وہ وہاں سے دور نکل جانا چاہتا تھا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ لیبارٹری جو کافی بلندی پر ہے۔ اگر پھٹی تو ارد گرد کے علاقے پر یقیناً پہاڑی چٹانوں کی بارش سی ہو جائے گی اور اسے اس وقت لیبارٹری سے زیادہ اپنی جان کی فکر تھی اس لئے اس مکان سے نکل کر وہ اور زیادہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ جدھر اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس وقت وہ جس انداز میں دوڑ رہا تھا اگر کوئی اسے دیکھ لیتا تو یقیناً یہ انتہائی حیرت انگیز منظر ہوتا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف جو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا اس وقت اس طرح دوڑ رہا تھا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔

عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر تیزی سے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ اوور“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اٹنڈنگ کون ہیں آپ اور آپ نے اس فریکونسی پر کیسے کال کی ہے اوور“...... دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کافرستان کے صدر کا کوئی نیا ملٹری سیکرٹری ہے ورنہ پہلے والا تو عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

”میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے صدر صاحب مجھ سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ ان سے میرا نام لے لیں اور انہیں کہہ دیں کہ اگر انہوں نے مجھ سے فوری طور پر بات نہ کی تو کافرستان کو ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچ سکتا ہے اوور“...... عمران نے کہا۔

"ہیلو اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کافرستان کے صدر کی حیرت بھری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ یقیناً انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں گے اس لئے ڈسٹرب کرنے کی معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے کال اس لئے کی ہے کہ آپ کی ساکڑی لیبارٹری جس میں آپ نے بلاسٹنگ اسٹیشن کی آپریٹنگ مشین چھپائی ہوئی تھی۔ اس لیبارٹری کے اندر میں نے انتہائی طاقتور وائرلیس کنٹرول بم نصب کر دیا ہے اور اب میں اس کا بٹن دبانے ہی والا ہوں۔ جناب شاگل اور مادام ریکھا دونوں نے ازحد کوشش کی کہ کسی طرح میں اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکوں لیکن لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سریندر کو جب آپ نے ٹرانسمیٹر کال کر کے حکم دے دیا تو ظاہر ہے اس نے تو حکم بجالانا تھا۔ چنانچہ میں نے آپ کی لیبارٹری اندر سے گھوم پھر کر اچھی طرح دیکھ لی ہے۔ واقعی انتہائی قیمتی مشینری نصب ہے اس میں۔ میں نے تو کوشش کی کہ یہ مشینری بچ جائے اور ڈاکٹر سریندر مجھے وہ آپریٹنگ مشین دے دے تاکہ میں اسے تباہ کر کے واپس چلا جاؤں لیکن ڈاکٹر سریندر صاحب واقعی انتہائی ذمہ دار آدمی ثابت ہوئے کہ انہوں نے اپنی اور اپنے ساتھی سائنس دانوں کی جانیں تو قربان کر دیں لیکن انہوں نے اس مشین کی نشاندہی نہ کی مجبوراً مجھے وہاں انتہائی طاقتور وائرلیس کنٹرول بم نصب کرنا پڑا۔ ڈاکٹر سریندر کی ذمہ داری کا نتیجہ یہ ہے کہ اب ساکڑی لیبارٹری چند لمحوں بعد کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ جائے گی

مجبوری ہے بہرحال میں نے اس مشین کو تو تباہ کرنا ہی تھا۔ تاکہ آپ پاکیشیا میں بنائے گئے خفیہ بلاسٹنگ اسٹیشن کو بلاسٹ نہ کرا سکیں۔ بس میں نے یہی اطلاع دینی تھی۔ گڈ بائی اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب کیا لیبارٹری تباہ کرنی ضروری ہے جب کہ وہاں سے اپنی مطلوبہ مشین تو ہم لے ہی آئے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"پہلے میں لیبارٹری تباہ کر لوں پھر تمہاری بات کا جواب دوں گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری حمایت صفدر بھی کرنا شروع کر دے اور پھر مجھے مجبوراً ارادہ بدلنا پڑے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی آلے پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی۔ شاگل کو دیئے ہوئے دس منٹ کے بعد پانچ منٹ مزید گزر چکے تھے۔

"فراز تم پہلی بار اس مشن میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہو اس لئے یہ کارنامہ تم انجام دو"...... عمران نے آلہ بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران سے ڈی چارجر لے کر اس نے اس کا دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی زرد بلب بجھا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا

بلب ایک لمحے کے لیئے جلا اور پھر بجھ گیا۔

"لو بھئی مجھ سے قسم لے لو کہ میں نے لیبارٹری تباہ نہیں کی۔ یہ کارنامہ فراز صاحب نے سرانجام دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب اب تو آپ نے لیبارٹری تباہ کر دی اب تو میرے سوال کا جواب دے دیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ میں تمہارے چیف سے ایک ضروری بات کر لوں پھر جواب دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر ایکسٹو کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس اوور"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو جناب ساکری لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے۔ میرا چیک تیار رکھیں کیونکہ آپ کو تو معلوم ہے کہ آغا سلیمان پاشا نے آخری الٹی میٹم دے دیا ہے کہ اب اگر اس کی سابقہ تنخواہوں، اوور ٹائم اور بونسوں کے بل اسے نہ ملے تو وہ کسی بھی لمحے کھانے میں کچلا ملا کر مجھے دے سکتا ہے اور اتنا رحم تو بہرحال آپ کے دل میں بھی ہو گا کہ مجھے کنوارہ مرنے سے بچا لیں گے اوور"...... عمران نے کہا تو بلیک

زیرو بے اختیار مسکرا دیا جب کہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ کے تاثرات نمایاں تھے البتہ صالحہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے لیکن جولیا کا چہرہ بگڑا ہوا تھا جیسے اسے عمران کا ایکسٹو سے اس طرح کا مذاق پسند نہ آرہا ہو اور بلیک زیرو سوچ رہا تھا کہ وہ اب ان لوگوں کو کیا بتائے کہ جس سے عمران سلیمان کا گلہ کر رہا ہے وہ خود سلیمان ہے۔

"آپریٹنگ مشین کا کیا ہوا اوور"...... ایکسٹو نے انتہائی سپاٹ لہجے میں مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جناب جب لیبارٹری تباہ ہو گئی تو آپریٹنگ مشین کیسے بچ سکتی ہے۔ میں نے صدر کافرستان کو بھی لیبارٹری تباہ ہونے کی اطلاع دے دی ہے تاکہ وہ کافرستان میں قومی سوگ منانے کا اعلان کرا دیں اس طرح کم از کم کافرستان کے دفتروں میں کام کرنے والے ملازمین، سکولوں اور کالجوں کے طالب علم تو ایک روز کی چھٹی منا سکیں گے اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے لیبارٹری سے آپریٹنگ مشین باہر نہیں نکالی اوور" ایکسٹو کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"ج۔ ج نکالی ہے۔ آپ کا حکم تھا اس لئے مجبوری تھی اوور"۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھلا اٹھا۔

"اس وقت کہاں موجود ہو اوور"...... ایکسٹو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"شوگران کے سرحدی شہر چیانگ میں جناب۔ ویسے مجھے یہ شہر بلکہ اس کا نام پسند آیا ہے کیونکہ اگر صفدر کو خطبہ نکاح یاد ہو جائے تو یہاں چیاؤں میاؤں کا سکوپ بن سکتا ہے اوور"...... عمران نے صفدر اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بلاسٹنگ اسٹیشن کے کمپیوٹر کی فیڈنگ تبدیل کر دی ہے یا نہیں اوور"...... چیف نے اس کی ساری باتیں نظر انداز کرتے ہوئے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"کمال ہے۔آپ کو وہاں بیٹھے کیسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں کیا کیا کرتا رہا ہوں۔ حیرت ہے ویسے سب سے پہلا کام بھی میں نے یہی کیا تھا بلکہ یہ کام کر کے ہی میں لیبارٹری سے باہر آیا تھا اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے کہ مشن مکمل ہو گیا۔اب تم واپس آسکتے ہو اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"وہ وہ میری چیک والی بات جناب وہ سلیمان کی دھمکی جناب اس کا بھی تو کچھ خیال کریں جناب اوور"...... عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیک کی بجائے سلیمان کو کھلا سپلائی کر دیا جائے گا اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیسے رابطہ ختم ہوا کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران اس طرح معصوم

اور حیرت بھری نظروں سے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ ساتھی آخر کس بات پر ہنس رہے ہیں۔

"کیا ہوا کیا چیف نے کوئی لطیفہ سنایا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب آپ لیبارٹری تباہ کر کے کافرستانی صدر کو یہ تاثر دینا چاہتے تھے کہ آپریٹنگ مشین بھی ساتھ ہی تباہ ہو گئی ہے اس طرح وہ مطمئن رہیں گے کہ بلاسٹنگ اسٹیشن میں موجود کمپیوٹر کی فیڈنگ موجود ہے اور ایسی دوسری مشین حاصل کر کے اس کا رابطہ دوبارہ بلاسٹنگ اسٹیشن سے کیا جا سکتا ہے"...... اچانک قہقہوں کے دوران کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اللہ تمہارا بھلا کرے کیپٹن شکیل اب تم صالحہ اور صفدر دونوں کو یہی بات سمجھا دو کہ لیبارٹری تباہ کرنی کیوں ضروری تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کیا بلاسٹنگ اسٹیشن تباہ نہیں کیا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ضرور کیا جائے گا لیکن یہ کام ملٹری انٹیلی جنس کے ماہرین آسانی سے کر لیں گے آپ جیسے معزز حضرات کو اس کے لئے تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے عمران صاحب تو پھر تو صدر صاحب کو لیبارٹری تباہ ہونے کا دکھ نہ ہوا ہو گا بلکہ وہ تو خوش ہو رہے ہوں گے

کہ ہم لوگ اس بار ان کے ہاتھوں احمق بن گئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں انہوں نے اس بار ایسا ذہانت آمیز منصوبہ بنایا تھا کہ واقعی میرا ذہن تک چکرا کر رہ گیا۔ آپریشنل سوئچ پرائم منسٹر کی تحویل میں تھا آپریٹنگ مشین کسی دور دراز پہاڑیوں میں اور بلاسٹنگ اسٹیشن پاکیشیائی میزائلوں کے سب سے بڑے اڈے کے نیچے۔ اگر بلاسٹنگ اسٹیشن کو ناکارہ کرنے کی کارروائی کی جاتی تو پھر اسٹیشن بلاسٹ ہو جاتا اور پاکیشیائی میزائلوں کا اڈہ ختم اور اس اڈے کے ختم ہوتے ہی پاکیشیائی دفاع بھی تاش کے پتوں کی طرح بکھر کر رہ جاتا۔ اگر آپریٹنگ مشین کو تلاش کیا جاتا تو پرائم منسٹر صاحب ایک بٹن دبا کر بلاسٹنگ اسٹیشن براہ راست بھی بلاسٹ کر سکتے تھے اور چونکہ یہ پاکیشیائی علاقے میں ہے اس لئے اس کی ذمہ داری بھی براہ راست ان پر نہ آتی اور اگر آپریشنل سوئچ حاصل کیا جاتا تو کسی بھی دوسرے سوئچ سے یہ کام لیا جاسکتا تھا اس لئے یہ واقعی چکرا دینے والا مشن تھا۔ اس کو مکمل کرنے کا کوئی طریقہ ہی سمجھ میں نہ آرہا تھا۔ یہ قدرت نے پاکیشیا کی مدد کی اور کافرستان کے پرائم منسٹر بین الاقوامی دورے پر چلے گئے اس طرح آپریٹنگ سوئچ والا خطرہ ختم ہو گیا اس کے ساتھ ہی تمہارے چیف نے منصوبہ بندی مکمل کر لی کہ لیبارٹری سے آپریٹنگ مشین حاصل کی جائے اور اس کی مدد سے بلاسٹنگ اسٹیشن میں فکسڈ کمپیوٹر کی فیڈنگ تبدیل کر دی جائے تاکہ بلاسٹنگ اسٹیشن ناکارہ ہو جائے

اور اس کے فوری طور پر بلاسٹ ہونے کا بھی خدشہ ختم ہو جائے اور پھر اس کے ناکارہ ہونے کی وجہ سے پاکیشیائی ماہرین اطمینان سے اسے مکمل طور پر تباہ کر سکیں لیکن اس میں صرف ایک خطرہ بہرحال موجود تھا کہ اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ہم نے آپریٹنگ مشین کی مدد سے کمپیوٹر کی فیڈنگ تبدیل کر دی ہے تو ان کے ماہرین فیڈنگ دوبارہ ایڈجسٹ کر سکتے تھے۔ اس طرح ہم یہی سمجھتے رہتے کہ بلاسٹنگ اسٹیشن ناکارہ ہو چکا ہے لیکن وہ ناکارہ نہ ہوتا اور جیسے ہی ہمارے ماہرین اسے چھیڑتے وہ بلاسٹ ہو جاتا اس لئے کافرستان کے صدر کو یہ تاثر دینا ضروری تھا کہ آپریٹنگ مشین حاصل نہیں کی گئی بلکہ تباہ کر دی گئی ہے اور یہ تاثر اسی صورت میں دیا جاسکتا تھا کہ لیبارٹری تباہ کر دی جائے تاکہ کافرستانی صدر مطمئن رہے کہ ہم احمق بن گئے ہیں ہم صرف آپریٹنگ مشین تباہ کر کے مشن کو مکمل سمجھ کر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ ماہرین سے دوسری آپریٹنگ مشین تیار کرا کے اسے دوبارہ کسی بھی لیبارٹری میں رکھوا دیں گے اور پھر جب چاہیں گے بلاسٹنگ اسٹیشن کو بلاسٹ کر دیں گے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اب بھی تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ ماہرین مشین تیار بھی کر سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ بلاسٹنگ اسٹیشن کی فیڈنگ تبدیل کی گئی ہے اور اگر آپ اس مشین کی مدد سے کمپیوٹر کی فیڈنگ بدل سکتے ہیں تو وہ بھی مشین کی مدد سے اسے دوبارہ ایڈجسٹ کر سکتے

ہیں کافرستان جیسے ملک میں ماہرین کی کمی تو نہیں "۔ صفدر نے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے تمہارے چیف کو کال اس لئے کی تھی کہ وہ واقعی سلیمان کو کچلا سپلائی کر دے اور میرا جنازہ تک نہ پڑھا جاسکے ۔اس کال کا مقصد یہی تھا کہ وہ فوری طور پر بلاسٹنگ اسٹیشن کو تباہ کرنے کے احکامات ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو دے دے تاکہ جب تک ہم واپس پہنچیں کارروائی مکمل ہو چکی ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب آخر آپ نے اس قدر ذہانت کہاں سے حاصل کی ہے ۔ میں تو آپ کی باتیں سن کر مسلسل یہی سوچتی رہتی ہوں کہ ذہانت کی بھی تو آخر کوئی حد ہوتی ہو گی آپ کے معاملے میں تو شاید کوئی حد ہی نہیں ہے "...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یہ آپ سب کی ذرہ نوازی ہے ۔ حکیم لقمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ اس نے دانائی اور بے پناہ عقلمندی کہاں سے اور کیسے حاصل کی ہے تو حکیم لقمان نے جواب دیا تھا کہ اس نے عقلمندی اپنے احمق ساتھیوں سے حاصل کی ہے کہ جو کام احمق کرتے ہیں میں وہ نہیں کرتا اور جو کام وہ نہیں کرتے وہ میں کرتا ہوں اور یہی حال میرا ہے آخر آپ سب میرے ساتھی ہی ہیں آپ سے ہی تو میں نے سب کچھ حاصل کرنا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" تمہیں واقعی کچلا ہی دینا پڑے گا آخر کار "...... جولیا نے ہنستے ہوئے قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر جولیا کا مقامی نام کچلا ہے تو مجھے دل و جان سے منظور ہے "...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر کمرہ بے تحاشا قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد